علمی، فکری اور نظریاتی جدوجہد کا امین

نقیبِ طلبہ

اسلام آباد
NEWS LETTER
جلد نمبر 16 | جنوری 2023 | شمارہ نمبر 1

جنرل (ر) حمید گل
ایم ایس او کی کوئی سرگرمی ایسی نہیں جو ملکی اقدار، سالمیت یا دینی اقدار کے خلاف ہو اور یہ خوش آئندہ بات ہے۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ
ایم ایس او حضرت شیخ الہندؒ کے خوابوں کی عملی تعبیر ہے، شیخ الہندؒ بھی دونوں طبقات کو بیدار کرنا چاہتے تھے۔

شاہد خاقان عباسی
(سابق وزیر اعظم پاکستان)
ہمارے ملک میں ایک ایسی بھی آرگنائزیشن ہے جو طلبہ کی تربیت کرتی ہے۔

علی محمد خان
(سابق وفاقی وزیر)
ایم ایس او کسی سیاسی جماعت کا ونگ نہیں بلکہ طلبہ کی نمائندہ تنظیم ہے۔ میں اس تنظیم کو اس وجہ سے اپریشیٹ کرتا ہوں کہ یہ سیاسی سرپرستی کے بغیر پاکستان اور دین کے لیے کام کر رہی ہے۔

اوریا مقبول جان
ایم ایس او ویسٹرن ورلڈ کے مقابلے میں نوجوانوں کو اکٹھا کر رہی ہے۔

علامہ ابتسام الہٰی ظہیر
ماشاء اللہ ایم ایس او نے ایک بہت ہی اچھے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا ہے۔

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیرت ✹ کردار ✹ فضائل و مناقب

طلبہ کی ملک گیر تنظیم
اور اس کی عملی جدوجہد

عہد ساز جدوجہد کے 21 سال مکمل ہونے پر

تجدید عہد وفا

یکساں نصاب و نظام تعلیم

علامہ محمد اقبالؒ کا دردِ دل

''ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہیں مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں، اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود ہوا۔ آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا''۔ (دینی مدارس: ماضی، حال، مستقبل:69)

حضرت مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں:

''اگر کسی ملک میں دین تسلسل کے ساتھ اور پائیدار طریقہ پر باقی رہ سکتا ہے تو وہ دینی تعلیم سے ہی باقی رہ سکتا ہے، ورنہ دیکھنے والوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے، پڑھنے والوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے کہ جن علاقوں میں دینی تعلیم کا سلسلہ بند ہوگیا، وہاں بالکل اسلام ختم ہو گیا۔''

نیز فرمایا:

''جب دنیا میں ڈنکے کی چوٹ پر کہا جا رہا ہو کہ دنیا میں صرف ایک حقیقت زندہ ہے اور سب حقیقتیں مر چکیں، اخلاقیات مر چکے، صداقت مر چکی، عزت مر چکی، غیرت مر چکی، شرافت مر چکی، خودداری مر چکی، انسانیت مر چکی، صرف ایک حقیقت باقی ہے اور وہ نفع اٹھانا ہے اور اپنا کام نکالنا ہے۔ وہ ہر قیمت پر عزت بیچ کر، شرافت بیچ کر، ضمیر بیچ کر، اصول بیچ کر، خودداری بیچ کر صرف چڑھتے سورج کا پجاری بننا ہے، اس وقت مدرسہ اٹھتا ہے اور اعلان کرتا ہے انسانیت مری نہیں ہے، اس وقت مدرسہ اعلان کرتا ہے کہ نقصان میں نفع ہے، ہار جانے میں جیت ہے، بھوک میں وہ لذت ہے جو کھانے میں نہیں، اس وقت مدرسہ یہ اعلان کرتا ہے کہ ذلت بعض مرتبہ وہ عزت ہے جو بڑی سے بڑی عزت میں نہیں، اس وقت مدرسہ اعلان کرتا ہے کہ سب سے بڑی طاقت خدا کی طاقت ہے، سب سے بڑی صداقت حق کی صداقت ہے۔''

(مدرسہ کیا ہے؟18)

علمی، فکری اور نظریاتی جدوجہد کا امین

نقیبِ طلبہ

اسلام آباد

MSO

News Letter

جلد نمبر 16 | جنوری 2023 | شمارہ نمبر 1

چیف ایڈیٹر

میاں محمود الحسن

ایڈیٹر

عبدالرؤف چوہدری

مجلسِ مشاورت

مولانا جہان یعقوب (ایڈیٹر اخبار المدارس کراچی)

مولانا عبدالقدوس محمدی (مذہبی سکالر)

سمیع ابراہیم (سینیئر اینکر پرسن و پریزیڈنٹ بول نیوز)

رانا طاہر محمود (سینیئر تجزیہ نگار، سابق ایڈیٹر اے آر وائی)

عبداللہ حمید گل

متین خالد (مصنف و مؤلف)

عبدالستار اعوان (صحافی و کالم نویس)

عظمت علی رحمانی (کالم نگار و صحافی)

خاور چوہدری (کالم نگار)

فیصل جاوید خان (صحافی)

مولانا عبدالرازق

عبدالباسط غفران

مجلسِ ادارت

شہزاد احمد عباسی

دانش مراد

مولانا محمد احمد معاویہ

مفتی تنویر احمد اعوان

قانونی مشیر

ملک مظہر جاوید ایڈووکیٹ (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

نیاز اللہ خان نیازی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

فہرست مضامین

	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
1	تجدید عہد وفا	ادارہ	3
2	طلبہ کی ملک گیر تنظیم اور اس کی عملی جدوجہد	قمر الزمان چوہدری	4
3	محبت مجھے ان جوانوں سے ہے	میاں محمود الحسن بالاکوٹی	7
4	یہ محبت ہمیں وراثت میں ملی ہے	محمد عنایت اللہ	8
5	ایم ایس او کی تاریخ اور جدوجہد	مولانا طارق نعمان گڑنگی	9
6	تعلیمی اداروں میں کام کیسے کریں؟	فیصل محمد زئی	10
7	فلسفہ شیخ الہندؒ کی امین	ابو محمد انصاری	11
8	میری جماعت، میرا فخر	حمزہ صفدر	12
9	قدردان بنیں	نصیر عثمانی	13
10	ایم ایس او یکساں نصاب تعلیم چاہتی ہے	اعزاز الحق عباسی	14
11	ایم ایس او دینی و عصری اساتذہ کی نظر میں	ادارہ	16
12	ایم ایس او وکلاء کی نظر میں	ادارہ	19
13	ایم ایس او دینی طلبہ کی نظر میں	ادارہ	20
14	ایم ایس او عہد ساز شخصیات کی نظر میں	ادارہ	21
15	ایم ایس او مذہبی سماجی شخصیات کی نظر میں	ادارہ	28
16	ایم ایس او عصری طلبہ کی نظر میں	ادارہ	32
17	سیدنا صدیق اکبرؓ کی اہل بیت سے رشتہ داری	ادارہ	34
18	ایم ایس او اہل قلم کی نظر میں	ادارہ	35
19	ایم ایس او طلبہ تنظیموں کی نظر میں	ادارہ	37
20	افضلیت سیدنا صدیق اکبرؓ	محمد احمد معاویہ	41
21	خلیفہ بلافصل رضی اللہ عنہ	محمد اسماعیل یوسف	43
22	قائدین کا پیغام	ادارہ	45
23	ویل ڈن ایم ایس او	محمد سعید ہزاروی	47
24	اور کارواں بنتا گیا	ادارہ	48

سرکولیشن مینیجر عمر فاروق

قیمت فی شمارہ -/60 روپے صرف

naqeebetalaba.isb@gmail.com

+92 311 4233952

@Naqeeb_tulaba

Disigned by: Shakir Online Designing Shop

درس قرآن

اگر تم ان کی (یعنی نبی کریم ﷺ کی) کی مدد نہیں کرو گے، تو (ان کا کچھ نقصان نہیں، کیونکہ) اللہ ان کی مدد اس وقت کر چکا ہے، جب ان کافر لوگوں نے ایسے وقت (مکہ سے) نکالا تھا جب وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے کہہ رہے تھے کہ: ''غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' چنانچہ اللہ نے ان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی، اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد کی جو تمہیں نظر نہیں آئے، اور کافر لوگوں کا بول نیچا کر دکھایا، اور بول تو اللہ ہی کا بالا ہے۔ اور اللہ اقتدار کا بھی مالک ہے اور حکمت کا بھی مالک۔ (توبہ 40)

درس حدیث

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اس حال میں کہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آگے چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے آگے کیوں چل رہا ہے جو تم سے بہتر ہے؟ (اس کے بعد فرمایا) جتنے لوگوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان تمام میں حضرت ابوبکرؓ سب سے افضل ہیں۔''

حضرت علیؓ المرتضی کرم اللہ وجہہٗ ایک دن خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ: بے شک لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ذاتِ گرامی ہے۔''

نعت رسول مقبول ﷺ

مرے نبی نے اندھیری شب میں چراغ الفت جلا کے رکھا
علَم جو تھاما تھا مرحمت کا وہ آندھیوں سے بچا کے رکھا
وہ زیورِ خُلق جو انہی کو مرے خدا نے عطا کیا تھا
ہمیشہ سینے لگا کے رکھا، اسی سے چہرہ سجا کے رکھا
رحیم و ہادی، کریم و شاھد، وہ فخر آدم وہ شاہ عالم
صفاتِ عالی کمال تھیں پر فروتنی کو جگا کے رکھا
جہانِ عظمت میں ہر پیمبر بلند تر ہے، عظیم تر ہے
مگر جو ختم رسل کا سہرا ہے رب نے ان پہ سجا کے رکھا
جو پتھروں سے صدائیں وحدت کی آ رہی تھیں، یہ معجزہ تھا
کسی نے اِس سے بڑھایا ایماں، کسی نے شر کو بچا کے رکھا
جہاں بھی جس نے رسول اکرم کی شان و حرمت پہ حرف بولے
وہیں محمد کے جانثاروں نے فرض اپنا نبھا کے رکھا
وفا کی حد ہے یا عشقِ احمد، کہ ہر صحابی نے طے کیا تھا
جہاں پسینہ گرے نبی کا، وہاں پہ سر کو کٹا کے رکھا
مجھے شفاعت کی آرزو ہے، تو ان کے قدموں کی جستجو ہے
اسی لیے تو فقیر شاکر! درود لب پر سجا کے رکھا

کلام: شاکر فاروقی

شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

زمانے سے صداقت کی وہ تابانی نہیں جاتی
دلوں کی سلطنت سے اس کی سلطانی نہیں جاتی
ابھی تک ہے اسے حاصل نبی کا ساتھ روضے میں
مریضِ بغض کے دل سے پریشانی نہیں جاتی
اٹھا کر دوش پر اپنے وہ ان کا غار تک جانا
خرد کی اب تلک اس پر وہ حیرانی نہیں جاتی
کوئی افلاک کے تاروں پہ بھی کیچڑ اچھالے گا؟
عدو کے دل سے اب تک کیوں یہ نادانی نہیں جاتی
کسی خطے، یا ملک وقوم سے ہو، پر حقیقت ہے
صحابہؓ منکروں کے رخ سے ویرانی نہیں جاتی
قلم نے جب سے لکھا ہے مرے اصحاب کا نغمہ
قلم کی بس اسی دن سے یہ جولانی نہیں جاتی
مصائب لاکھ حائل ہیں مگر اس کی کرامت ہے
دلِ اسعد سے الفت کی وہ طغیانی نہیں جاتی

کلام: اسماعیل یوسف

ادار یہ

تجدید عہد وفا

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان طلبہ کی وہ تنظیم ہے جو اس نفسا نفسی، غیر نظریاتی اور مایوس کن سیاسی وسماجی ماحول اور معاشرے میں بھی اپنے نظریات وافکار پر قائم ہے۔ ایم ایس او کا عزم ہے کہ ظلمت کے اندھیروں میں علمی، فکری اور نظریاتی چراغ روشن کرنا ہے۔ اور غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کی جدوجہد میں دن رات ایک کیے رکھنا ہے۔ ملکی یا عالمی سطح پر جتنے بھی سیاسی طوفان اٹھے، نظریاتی موجیں بلند ہوئیں، فکری وفاداریاں بدلیں مگر ایم ایس او نے بڑے سے بڑے چیلنج کا سامنے کرتے ہوئے بھی اپنے نظریات اور وژن کا دیا جلائے رکھا۔ ایم ایس او نے ملک بھر کے طلبہ کو ایک فکر دی، ایک مشن دیا، ان کے جذبوں کو زبان بخشی اور انہیں تندرست سوچ عطا کی۔ اسی لیے تو نہایت قلیل عرصے میں ایم ایس او نے اپنے عملی کام کی وجہ سے اپنا نام بنایا ہے۔

ایم ایس او نے اپنے قیام کے اول روز سے ہی نسل نو کی تنظیم اور تعلیم وتربیت کے لیے کام کیا۔ اور کوئی بھی موقع ضائع کیے بغیر نوجوانوں کی بروقت رہنمائی کو اپنا فریضہ گردانا۔ وطن عزیز جو اس وقت مختلف مسائل اور بحرانوں میں گرا ہے، بدامنی، تعصّبات، خود پرستی، مادیت اور فحاشی وعریانی نے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ تعلیمات الٰہیہ، اخلاق حسنہ اور مشرقی روایات سے عدم واقفیت کی بنا پر نوجوان نسل اپنے تاریخی، روایتی اور عظیم الشان ماضی سے کٹ چکی ہے۔ ایم ایس او نے انہی حالات کے پیش نظر نوجوان نسل میں شعور اجاگر کرنے کے لیے 21 برس پیشتر اپنا سفر شروع کیا تھا اور پوری دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص اسلام کے غلبہ، وطن عزیز کو مستحکم بنانے، ملا ومسٹر کی طبقاتی تفریق کے خاتمے، یکساں نظام تعلیم کے نفاذ، ناموس رسالت وناموس صحابہؓ واہل بیت کے تحفظ اور نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لیے جدوجہد شروع کی تھی۔ کیونکہ ایم ایس او اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ تمام مسائل کا حل صرف نظام خلافت راشدہ میں ہے۔ یہ طلبہ تنظیم پاکستان میں قرآن وسنت کی بالادستی کو عملی نفاذ اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کا احیا اسلامی شان وشوکت کی صورت حقیقی معنوں میں دیکھنا چاہتی ہے۔ ایم ایس او کی یہ بھی بنیادی کوشش ہے کہ نظریہ پاکستان، جذبہ حب الوطنی، متوازن طرز حیات، اسلامی اقدار ومشرقی روایات سے مزین ایک قومی طرز فکر کا حامل کردار ساز نصاب تعلیم کی تشکیل دی جائے، کیونکہ پاکستان میں طبقاتی نظام تعلیم رائج ہے، جس سے طرح طرح کے افراد تیار ہو رہے ہیں، جس سے قوم گروہ در گروہ مسلسل بٹ رہی ہے، ملت تقسیم ہو رہی ہے اور یہ نظام تعلیم ملت کو تباہی کے عمیق گڑھے کی طرف لے جا رہا ہے۔

ایم ایس او کے متوالو! جہاں آج 22 ویں یوم تاسیس کے موقع پر ہم نے ایک بار پھر تجدید عہد کرنا ہے کہ اپنی فکر اور نظریات کے بل بوتے پر ان شاء اللہ اپنے مشنو کاز پر کاربند رہیں گے وہیں پر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے گزرے ہوئے سال میں ہونے والی غلطیوں اور خامیوں پر نظر ڈال کر انہیں بھی دور کرنا ہے۔ ایم ایس او ملک بھر کے دینی اداروں اور عصری درسگاہوں کے طلبہ کو پیغام دیتی ہے کہ وہ تمام تعصّبات سے بالاتر ہو کر ایم ایس او کے پرچم تلے آئیں اور غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کو اپنے لیے حرز جاں بنالیں۔ ایم ایس او اپنی 21 سالہ جدوجہد پر پشیماں نہیں بلکہ فخر کرتی ہے کہ غلبہ اسلام واستحکام پاکستان، معاشرے میں سدھار لانے اور نظام خلافت راشدہ کے لیے جدوجہد اس کے حصہ میں آئی ہے اور ایم ایس او اس جدوجہد کو یقیناً اپنے لیے قابل فخر اعزاز سمجھتی ہے۔

طلبہ کی ملک گیر تنظیم اور اس کی عملی جدوجہد

تاسیسی رکن ایم ایس او پاکستان قمر الزمان چوہدری مرحوم کی یادگار تحریر سے چند اقتباسات

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے اپنے قیام کے اول روز سے ہی نسلِ نو کی تنظیم، تعلیم وتربیت کے لیے کام کیا ہے اور کوئی بھی موقع ضائع کیے بغیر نوجوانوں کی بروقت رہنمائی کو اپنا فریضہ گردانا ہے، وطن عزیز جو اس وقت مختلف مسائل اور بحرانوں میں گھرا ہے بدامنی، تعصّبات، خود پرستی، مادیت، فحاشی وعریانی نے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ تعلیمات الٰہیہ، اخلاق حسنہ اور مشرقی روایات سے عدم واقفیت کی بنا پر نوجوان اپنی تاریخی روایات اور عظیم الشان ماضی سے کٹ چکی ہے۔ ایم ایس او نے اسی صورت حال کے پیش نظر نوجوان نسل میں شعور اجاگر کرنے کے لیے اپنا یہ سفر شروع کیا تھا اور ملک میں قیام امن اور نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لیے جدوجہد شروع کی تھی۔

ذرا سوچیے! کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا اور لاکھوں لوگوں نے محض اس لیے اپنی جانوں اور عصمتوں کی قربانی دی تھی کہ ایک ایسی ریاست وجود میں آئے جہاں عملی طور پر اسلام کا نفاذ ہو۔ مگر صد افسوس کہ آج اسی سرزمین پر سب سے زیادہ مشکلات اسلام پسندوں کو درپیش ہیں، آج اسی سرزمین پر نبی کریم، امہات المؤمنین اور صحابہؓ واہلبیت عظام کی توہین اور ان کے خلاف نازیبا باتیں کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اس سازش کا مرکزی خیال یہ محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان میں مذہب کے نام پر اتنا فساد پھیلایا جائے کہ حالات ومعاملات کنٹرول سے باہر ہوجائیں اور پھر پاکستان کی نظریاتی اساس کو بدل ڈالا جائے اور سیکولرازم کی اساس پر ایک نیا پاکستان تشکیل دیا جائے۔ پرائیویٹ ٹی وی چینلز تعلیم اور حقوق نسواں کے پرفریب عنوان پر سازشوں کی تراش خراش میں پیش پیش ہیں اور نصاب تعلیم سے ایسا سب کچھ نکالنے کے لیے تمام تر گھناؤنے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں کہ نصاب تعلیم سے اسلاف کے ایمان افروز حالات وواقعات اور قوم کے اصل ہیروز کے حالات کو حذف کر دیا جائے۔ اس قسم کے حالات ہر پاکستانی بالخصوص نوجوانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بیدار ہوں اور اپنا کردار ادا کریں۔

اکابرین تحریک پاکستان کا خواب:

بانیان پاکستان نے مملکت کا مقصد لا الہ الا اللہ بیان کیا اور اس سے مراد ایک ایسا وطن جہاں مسلمان خدائے واحد کی اطاعت، آنحضور کی اتباع، خلفائے راشدین اور صحابہؓ کرام جیسا طرز زندگی، یعنی سچائی، بہادری، سادگی، خوداعتمادی، عاجزی وانکساری، عبادت گزاری، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھتے ہوئے امن وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔ جہاں اقلیتوں کو پورے حقوق حاصل ہوں اور پاکستان کا وجود عالم اسلام کے لیے اتحاد ویگانگت کا محور ہو، یہی خواب تھا جو بانیان پاکستان نے دیکھا مگر آج تک پاکستانی عوام اس کی تعبیر کے لیے بے چین ہے۔ ایم ایس او، پاکستان میں قرآن وسنت کی بالادستی کو عملی نفاذ اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کا احیا اسلامی شان وشوکت کی صورت میں حقیقی معنوں میں دیکھنا چاہتی ہے، جس کے متعلق شیخ الہندؒ مولانا محمود حسنؒ نے فرماتے ہیں کہ ”اگر تمہیں میدان محشر میں خدائے تعالیٰ کے سامنے محشر میں پیش ہونا ہے، رسول پاک ﷺ کی شفاعت کی آرزو ہے تو اس کے پاک دین کی حفاظت کرو، اس کے مقدس احکامات کی اطاعت کرو، اس کی امانت توحید کو برباد مت ہونے دو اور اس کی دی ہوئی عزت کو حقیقی عزت سمجھو۔ اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ وہ تمام مذہبی، تمدنی، اخلاقی اور سیاسی ضرورتوں کے متعلق ایک کامل ومکمل نظام رکھتا ہے۔ جو لوگ زمانہ موجود کی کشمکش میں حصہ لینے سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور صرف حجرہ میں بیٹھے رہنے کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لیے کافی سمجھتے ہیں وہ دراصل اسلام کے پاک وصاف دامن پر بدنما دھبہ لگاتے ہیں، ان کے فرائض صرف نماز، روزہ پر منحصر نہیں بلکہ اسلام کی عزت برقرار رکھنے اور اسلامی شوکت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہوتی ہے۔“

نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ

نصاب تعلیم کی تشکیل:

نظریہ پاکستان، جذبہ حب الوطنی، متوازن طرز حیات اور اسلامی اقدار ومشرقی روایات سے مزین ایک قومی طرز فکر کا حامل کردار ساز نصاب تعلیم ایم ایس او کا بنیادی مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان میں طبقاتی نظام تعلیم جس بری طرح سے ہمارے معاشرے پر اثرات مرتب کر رہا ہے اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ ہمارے ملک میں آج بھی انگریز دور کا تشکیل شدہ طبقاتی اور سیکولر نظام تعلیم رائج ہے جو دور غلامی کی یادگار ہے۔ ایم ایس او سمجھتی ہے کہ آج ہمارے ملک میں بحرانوں کا بسیرہ ہے، ہمارے تعلیمی ادارے دین دار اور محب وطن قیادت پروان چھڑانے سے بری طرح ناکام ہو گئے اور اس میں بڑی وجہ ہمارے ملک میں قائم فرسودہ نظام تعلیم اور بے مقصد نصاب تعلیم ہے جس کو قومی آہنگی کے تناظر میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اسی لیے ایم ایس او چاہتی ہے کہ پاکستان میں ایک ایسا نظام ونصاب تعلیم رائج کیا جائے جو نظریہ پاکستان، جذبہ حب الوطنی، متوازن طرز حیات، اسلامی اقدار ومشرقی روایات سے مزین کردار ساز طرز فکر پر مشتمل ہو۔ جس سے استفادہ کر کے آنے والی نسل پاکستان کو کٹھن حالات سے نکالنے، طلبہ کی شخصیت کو جامع شخصیت بننے میں مدد دے، طلبہ مذہبی اسلامی، سماجی اور معاشرتی طور پر بہترین فرد بن کر میدان عمل میں اتریں نہ کہ صرف ابن الوقت، مفاد پرست اور چند ٹکوں کے عوض اپنی شخصیت کو تباہ کر دینے والے۔

> ایم ایس او چاہتی ہے کہ پاکستان میں ایک ایسا نظام ونصاب تعلیم رائج کیا جائے جو نظریہ پاکستان، جذبہ حب الوطنی، متوازن طرز حیات، اسلامی اقدار ومشرقی روایات سے مزین کردار ساز طرز فکر پر مشتمل ہو۔ جس سے استفادہ کر کے آنے والی نسل پاکستان کو کٹھن حالات سے نکالنے، طلبہ کی شخصیت کو جامع شخصیت بننے میں مدد دے۔

دینی مدارس کا روشن کردار:

ایم ایس او چاہتی ہے کہ مدارس عربیہ کی کردار کشی وحاملین دینی اسناد کا استحصال ختم کر کے مدارس دینیہ کی تعلیمی، دینی، سماجی، ملی وقومی خدمات کا اعتراف کیا جائے کیونکہ مدارس دینیہ سائنسی ترقی اور جدید علوم وفنون کی تحقیقات کا بالکلیۃً انکار کی بجائے حقائق کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر رکھ کر روایت اور اسلام سے رشتہ جوڑنے کا ایک مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ مدارس اور علماء برصغیر کی خدمات عظیم الشان اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے اساسی کردار کا درجہ رکھتی ہیں، دینی ومذہبی فرائض، واجبات کی ادائیگی، اہل اسلام کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری بحسن خوبی نبھا رہے ہیں، یہ مدارس ایمان واعمال کو الحاد وبے دینی سے بچانے میں مصروف ہیں، مسلمانوں کو عبادات اور عبادت گاہوں سے جوڑ رہے ہیں اور دعوت وتبلیغ کا اہم فریضہ نبھا رہے ہیں۔ دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء کرام عملی سیاست، سماجی ومذہبی اور قومی خدمات اور تحاریک میں قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔

اسلامی وفلاحی معاشرے کا قیام:

ملک وملت کے نظریاتی تشخص کا تحفظ، فرقہ واریت، ناانصافی، ظلم واستحصال سے پاک بطرز خلافت راشدہ اسلامی فلاحی معاشرے کا قیام ایم ایس او کے کارکنوں کی دلی تڑپ، جذبہ، احساسات اور خواب ہے جس کی تعمیر ایم ایس او اپنی جدوجہد کے ذریعے تعلیمی اداروں سے مؤثر لیڈرشپ پیدا کر کے حاصل کرنا چاہتی ہے اور یہی ہر مسلم کی ذمہ داری بنتی ہے اور پاکستان میں سرمایہ دارانہ اور استحصالانہ نظام سے تنگ ہر شخص یہی تبدیلی چاہتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت انگریز عہد کا نظام عدل رائج ہے جس میں عدل پیچیدہ، طویل، مہنگا اور غیر شفاف ہے۔ چور لٹیرے اختیارات پر فائز ہیں، اقرباء پروری کی لعنت عام ہے، دولت عزت اور وقار کا پیمانہ ہے، یہ عمل اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی ہے، تقوی کی بجائے دولت کو عزت وشوکت کا معیار بنایا گیا ہے جو نص قرآنی (ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم) کے خلاف ہے۔ اس سارے کھیل کو صرف ایک ہی صورت میں بدلا جاسکتا ہے کہ جب اس ملک کے نوجوان بیدار ہوں اور آگے بڑھنے کی امنگ اپنے اندر پیدا کریں۔

تہذیبی اور فکری یلغار کی روک تھام:

آج تعلیمی اداروں میں جس طرح کا نظام تعلیم متعارف کرایا جا رہا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر کو بے لگام کر دیا گیا کہ وہ جو چاہیں تعلیم کی آڑ اور انجوائے منٹ کے دھوکے میں نوجوان نسل کو جس مرضی ڈگر پر چلا دیں، یہ شتر بے مہار عمل ایک نظریاتی ریاست کے لیے کتنا بڑا زہر قاتل ہے اور مملکت کے اسلامی تشخص کے لیے کتنا بڑا خطرہ

ہے اور اس سے کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے کوئی بھی باشعور آدمی اس سے انحراف نہیں کرسکتا۔ آج اگر ایک طرف تعلیم پر یلغار ہے تو دوسری طرف بھاری بھرکم ٹی وی چینل کی مدد سے اور دوسری این جی اوز ہیں جو بے لگام ہوکر ہمارے تعلیمی مراکز کا رخ کر رہی ہیں اور سپورٹس گالا میں بے ہنگم تفریح کے ذریعے قوم کی قابل عزت واحترام بیٹیوں کو مختلف ترغیبات اور رواجوں کے ذریعے غیر محسوس طریقے سے بے لباس کر رہی ہیں اور انہیں آزادی کے نام پر ورغلا کر اسلامی اقدار ومشرقی روایات سے بغاوت پر اکسایا جارہا ہے۔

ایم ایس او سمجھتی ہے کہ مرد وزن کے اختلاط، جنسی بے راہ روی ہمارے اس خطے کے مسائل ہی نہیں تھے، بلکہ غیرت پردہ، باہمی احترام اس خطے کا ورثہ تھا جسے طعنہ بنایا جارہا ہے، مغربی معاشرے کو قیاس کرتے ہوئے پاکستان میں قانون سازی کی کوشش ہورہی ہے، یہ ساری وہ چیزیں ہیں جو ہم سے ہماری تہذیب، ہماری ثقافت اور فکر کو چھیننا چاہتی ہیں اور ہمیں ''گلوبل ویلج'' کی نئی پہچان دے کر اسلاف سے رشتہ ناطہ توڑنے اور اسلامی تاریخ سے لاتعلق کرنا چاہتی ہے۔

ایم ایس او سمجھتی ہے کہ مرد وزن کے اختلاط، جنسی بے راہ روی ہمارے اس خطے کے مسائل ہی نہیں تھے، بلکہ غیرت پردہ، باہمی احترام اس خطے کا ورثہ تھا جسے طعنہ بنایا جارہا ہے مغربی معاشرے کو قیاس کرتے ہوئے پاکستان میں قانون سازی کی کوشش ہورہی ہے، یہ ساری وہ چیزیں ہیں جو ہم سے ہماری تہذیب، ہماری ثقافت اور فکر کو چھیننا چاہتی ہیں اور ہمیں ''گلوبل ویلج'' کی نئی پہچان دے کر اسلاف سے رشتہ ناطہ توڑنے اور اسلامی تاریخ سے لاتعلق کرنا چاہتی ہے۔

یہ سازشیں کسی بھی صورت میں ہوں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوگی اور ان عظیم مقاصد کے لیے دیگر طلبہ تنظیموں سے تعاون حاصل کرنے میں بھی ایم ایس او کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی۔

اے نوجوانانِ وطن! اسلام کے دفاع، اسلامی اقدار کے احیاء، اسلامی شریعت کے نفاذ، اسلامی تعلیمات کے ابلاغ اور اسلام کے ہر شعبے کی وضاحت کے لیے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن صحابہؓ کرام، خلفائے راشدین اور اہل بیت عظام کے افکار کو مرکز ومحور قرار دیتی ہے۔ مذہبی اختلافات کے دور جدید میں یہی نسخہ کیمیا ہے، فرقہ وارانہ تعصّبات کے زہر کا یہی تریاق ہے اور فروعی مسائل کی اونچ نیچ کا واحد حل یہی اسوہ حسنہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کی فکر ہی طمانیت قرار کی ضامن، عاقبت وامن کا گہوارہ اور اسلام کے خلعت امن کا شاہکار ہے۔ آیئے! ایم ایس او پاکستان کی دعوت کا حصہ بنیں، مل کر آگے بڑھیں اور وطن عزیز کو بدامنی، بدعنوانی، اور مایوسی کے اندھیروں سے نکالیں اور امید سحر بن کر ملک وملت کے دکھوں کا مداوا کریں ❀❀❀

بقیہ: مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی تاریخ اور جدوجہد

وطن عزیز پاکستان کے وقار کو بڑھانے اور دشمن سے بچانے کا مسئلہ ہو یا طلبہ برادری کے حقوق کی بات ہو، "MSO" اپنے نصب العین، دستور، پروگرام اور روایات کی پابندرہ کر تعلیمی خدمات کے میدان اور ایسی تمام مہمات، تحریکات اور جدوجہد کی جان رہی ہے۔ "MSO" کے موجودہ ناظم اعلیٰ محترم جناب سردار مظہر صاحب حال ہی میں اس عہدے پر فائز ہوئے ہیں، انتہائی مخلص، باصلاحیت، باہمت، جرئتمند انسان ہیں، تمام طلبہ تنظیموں کو متحد کر کے طلبہ حقوق کی جدوجہد کررہے ہیں۔ یہ سفر 2002 سے لے کر آجتک جاری ہے ۔گزشتہ 21 سالوں میں "MSO" نے وطن عزیز کے تعلیمی اداروں میں جن تابندہ روایات کو فروغ دیا ہے وہ یقیناً ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے جملہ قائدین وکارکنان کی ملک وملت کے لیے قابل فخر خدمات کو قبول فرمائے (آمین)

بقیہ: محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

ونظریات کے بارے میں آگاہی کے لئے تحریری مواد یعنی لٹریچر بھی دستیاب؟ جی بالکل ایم ایس او کے شعبہ نشریات نے طلبہ کی فکری نظریاتی تربیت کے لئے قابل ذکر لٹریچر شائع کیا ہے۔ جو ہر یونٹ میں دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ ایم ایس او کے شعبہ نشریات کے تحت ایک ماہانہ معیاری علمی فکری رسالہ نقیب طلبہ کے نام سے تسلسل کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ سرا تنی مفید معلومات فراہم کرنے کا بہت شکریہ۔ میں ایم ایس او کے عالی شان ہدف نفاذ قرآن وسنت بطرز خلافت راشدہ کے لئے اپنی طلبہ برادری میں بھر پور محنت کروں گا۔ ❀❀

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

میاں محمود الحسن بالاکوٹی

"سر! دو درجن سے زائد طلبہ جماعتوں کی موجودگی میں ایم ایس او کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

سکول کی سالانہ غیر نصابی سرگرمیوں کی تقریب کے بعد میرے ایک شاگرد نے سوال کیا۔ یہ طالبعلم سوشل میڈیا پر میری ایم ایس او کے حوالے سے سرگرمیوں کو دیکھتا تھا۔

بیٹا دراصل بات یہ ہے کہ کوئی بھی نظم یا تنظیم مخصوص اہداف کو سامنے رکھ کے تشکیل دی جاتی ہے۔ اور پھر وہ اسی دائرہ کار میں رہ کر اپنی پالیسی مرتب کرتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں تو اب اہداف صرف تنظیم بنانے کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں۔ اور تنظیم سازی کے بعد آمدن نشستن خوردن برخاستن والی صورتحال ہوتی ہے۔ بہت کم تنظیمیں اہداف کو سامنے رکھ کے آگے بڑھتی ہیں۔ ایم ایس او کے بانی اراکین بھی اپنے اپنے دائرہ کار میں عقائد ونظریات کے حوالے سے مصروف عمل تھے۔۔ ایک طالبعلم کے طور پر وہ تعلیمی ماحول میں ایک ایسے نظم کے خواہاں تھے جو عقائد اہلسنت کی روشنی میں نوجوان نسل کی فکری نظریاتی تربیت کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

سر اس حوالے سے بھی کئی تنظیمیں میدان عمل میں پہلے سے موجود ہیں۔۔ وہ اسلامی نظریات کا پرچار بھی کر رہی ہیں۔ آپ ان کے ساتھ مل کر کام کرتے۔ انکی قوت بھی بڑھتی اور مقصد بھی حاصل ہوجاتا۔

بیٹا جب ہم نے پہلے سے موجود مختلف جماعتوں کے اہداف ومقاصد کا مطالعہ کیا تو ہمیں اپنی سوچ وفکر سے ہم آہنگی نظر نہ آیا لہذا طویل سوچ وبچار اور مشاورت کے بعد یہ طے پایا کہ ایک ایسا خودمختار نظم تشکیل دیا جائے کہ جہاں ہم آزادانہ طور پر اپنے اہداف ومقاصد کے لئے محنت کرسکیں۔

اب آتے ہیں ان اہداف ومقاصد کی طرف کہ جو ایک آزاد وخودمختار نظم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے تھے۔۔ اللہ تعالی نے قیامت تک آنے والے انسانوں کی کامیابی کے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔ یہ دین ہم تک قدسی جماعت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کے ذریعے پہنچا ہے۔ صحابہ کرامؓ، نبی ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ اور پل ہیں۔ اسلام کے عینی گواہ ہیں۔ حاملین دین متین ہیں۔ گویا ساری عمارت اسلام حضرات صحابہ کرامؓ پر استوار ہے۔ اگر خدانخواستہ درمیان سے حضرات صحابہ کرامؓ کا واسطہ نکال دیا جائے تو دین اسلام کا ایک جزء بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔۔ اس تاریخی تناظر میں اس بات کی ضرورت تھی کہ مسلم نوجوانوں کو اپنے اسلاف کا اصل کردار اور مقام سمجھایا جاے۔ تا کہ عقائد ونظریات کی صحیح بنیاد پر تعمیر کی جاسکے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس امت کے بعد میں آنے والوں کی بقاء اور کامیابی امت کے پہلے طبقے کی پیروی اور تابعداری میں ہے۔ چنانچہ

ان عوامل کی بنیاد پر مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے نام سے ایک نظم 11 جنوری 2002 کو تشکیل دیا گیا۔ جس کا اولین مقصد ملک پاکستان میں آفاقی قرآنی قوانین کا نفاذ تھا۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی نوجوان نسل کے عقائد ونظریات کی صحیح نہج پر تربیت کرنا تھا۔ کیونکہ مضبوط بنیادوں پر ہی مضبوط عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے ان شاہینوں نے مکران سے کاغان تک گوادر سے چترال تک شہر شہر قریہ قریہ مسلم نوجوانوں کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کے عقائد ونظریات اور سیرت و کردار سے روشناس کرایا۔ اس حوالے سے یونٹ کی سطح سے لے کر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر علمی فکری نظریاتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ آج کے ایم ایس او کے نوجوان کو کیا معلوم کہ وسائل سے عاری طلبہ کے بیسروساماں اس نظم نے یونٹ سے کنونشن سنٹر کا فاصلہ کیسے طے کیا ہے۔ کتنے ہی محسنین طلبہ ہیں کہ جنہوں نے اپنا مستقبل داؤ پر لگا کے مسلم نوجوانوں کا دینی ملی مستقبل محفوظ کیا ہے۔

جلتا ہے جن کا خون چراغوں میں رات بھر
ان غمزدوں سے پوچھ کبھی قیمت سحر

سر آپ نے میری پریشانی (کنفیوژن) دور کر دی۔ اب مجھے پتہ چلا کہ اتنی تنظیموں کے ہوتے ہوے ایم ایس او کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

سر کیا ایم ایس او کے افکار (بقیہ صفحہ نمبر 6 پر

یہ محبت ہمیں ورثے میں ملی ہے

محمد عنایت اللہ

11 جنوری 2002ء پاکستان کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے کہ جس دن چند نوجوانوں نے مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی بنیاد رکھی۔ دین کے متوالوں اور غلبہ اسلام کے علمبرداروں نے انگریزی نظام کے شدید مظالم کے مقابلے میں دل برداشتہ اور مایوس ہونے کے بجائے عزم کامل اور پوری جرات وشجاعت کے ساتھ حریتِ اسلامی، نظام خلافت راشدہ کا نفاذ اور استحکامِ وطن کا علم بلند کیا ہے۔ اکابرین امت کے روحانی بیٹوں نے نوجوان مسلمانوں کی شیرازہ بندی کی، انہیں منظم کیا، عدم تشدد کی حکمت، مخلوق کی خدمت اور پرامن جدوجہد کے اصولوں کی بنیاد پر آگے بڑھے اور بڑھتے ہی چلے گئے۔ انھوں نے انگریزی استبداد کے تمام تر مظالم کے مقابلے میں ایم ایس او کا چراغِ مصطفوی روشن رکھا۔ ایم ایس او کا قافلہ ولی اللّٰہی اپنی مکمل دینی شناخت اور پہچان کے ساتھ غلبہ اسلام و استحکام وطن میں کامیابی، مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کی حفاظت اور خدمت انسانیت کے جذبوں کو پروان چڑھانے کی جدوجہد میں اپنی قربانیوں کا رنگ بھرتا چلا جارہا ہے۔

انوکھی وضع ہے ان کی سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب! رہنے والے ہیں

قحط الرجال کے اس موسم خزاں میں بھی پاکستان کے گلشن کو نظریاتی، ایماندار، وفا شعار اور ملک و ملت کی محبت سے سرشار بلا تفریق رنگ ونسل قیادت فراہم کرنا اور ایسے افراد تیار کرنا کہ جن کو جھکایا نہ جاسکے، جن کو خریدا نہ جاسکے، جو ملک وملت کی خاطر اپنی ذات کی قربانی دے کر خوشی خوشی ہر قربانی دے کر اپنے رب کے حضور جا پہنچنے کو اپنے لیے اعزاز سمجھیں، مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ہی کے مرہون منت ہیں۔ تحفظ ختم نبوت

تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ ہو یا ناموس صحابہ واہل بیت کرامؓ، میدان صحافت ہو یا سیاست، درس وتدریس یا تعلیم و تعلم، کارزار معیشت ہو یا معاشرت، ہر میدان میں بااخلاق وباصفا یہ لوگ اپنے کردار اور اپنی عادات سے پہچانے جائیں گے۔

صلی اللہ علیہ ہو یا ناموس صحابہ واہل بیت کرامؓ، میدان صحافت ہو یا سیاست، درس وتدریس یا تعلیم وتعلم، کارزار معیشت ہو یا معاشرت، ہر میدان میں بااخلاق و باصفا یہ لوگ اپنے کردار اور اپنی عادات سے پہچانے جائیں گے۔

اسلام اور سرزمین پاکستان سے
محبت ان نوجوانوں کو اپنے اکابرین سے ورثے
میں ملی ہے۔ اس سرزمین پاکستان کے بام و در اس بات کی گواہی دیں گے کہ بات غلبہ اسلام کی ہو یا استحکام پاکستان کی، ایم ایس او پاکستان نے ہمیشہ اسلام، ملکی سالمیت اور نظریہ پاکستان کو مقدم اور محترم جانا، سیلاب کی تباہ کاریاں ہوں یا مغربی تہذیب کی سیاہ کاریاں، ہر فورم پر اپنی آواز بلند کی، اپنے نظریے اور آدرش پر قائم رہنا اور سُوئے منزل کشاں کشاں چلتے جانا، اسی قافلے کی روایت ٹھہری ہے۔ بات نظام تعلیم کی ہو یا طلبہ حقوق کی، تذکرہ نجکاری کا ہو یا نجکاری کے نام پر اساتذہ و طلبہ کا استحصال، تعلیمی ادارے کی دہلیز پر نئے آنے والوں کو چشم ما روشن دل ماشاد کہنا ہو یا انٹری ٹیسٹ کی تیاری سے لے کر یونیورسٹی اور کالج کے آخری دن تک رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا ہو، غریب اور نادار طلبہ وطالبات کے وظائف کا اہتمام کرنا ہو، اساتذہ کے تعاون سے نوٹس کی فراہمی کرنا یا پھر اساتذہ کی عزت وتوقیر کو قائم دائم رکھنا ہو، غرض کہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں نظر دوڑا لیں، یہ سب سرگرمیاں ہمیشہ ایم ایس او پاکستان کے ماتھے کے جھومر رہی ہیں۔ بات صرف پاکستان کی ہی نہیں بلکہ کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق یا برما کی بھی ہو تو اخوت ومحبت سے سرشار یہ قافلہ ہمیشہ دامے، درمے، سخنے اور کلمے ان کی مدد واستعانت کو اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔ ہمارے اسلاف و اجداد سے یہ محبت ہمیں ورثے میں ملی ہے۔

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی تاریخ اور جدوجہد

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی (مرکزی صدر اسلامک رائٹر مومنٹ)

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن وطن عزیز کے پاکیزہ صفت نوجوانوں کے ایسے گروہ کا نام ہے جو گزشتہ 21 برسوں سے ملک وقوم کو قیادت کی فراہمی کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت و رہنمائی اور تعلیم کو درپیش مسائل کے حل کے لئے ہمہ تن جدوجہد میں مصروف ہیں۔مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر اور قائد اعظم کے پیغام کا مظہر ہے۔گزشتہ 21 برسوں میں اس نے ایسی تابندہ روایات ترتیب دی ہیں کہ وطن عزیز سے محبت کرنے والا ہر شخص "MSO" کو بھی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔اپنے قیام سے اب تک ''MSO'' نے تعلیمی مسائل کے حل ،مسٹرو ملا کی تفریق کے خاتمے کو اپنے ایجنڈے میں سرفہرست رکھا۔مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن اپنا ایک واضح اور مستقل نصب العین رکھتی ہے۔اور وہ غلبہ اسلام اوراستحکام پاکستان ہے۔یعنی پوری دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص قرآن وسنت کے نظام کی بالادستی جس کی عملی شکل تاریخ اسلامی میں دور خلافت راشدہ ہے۔لیکن قرآن و سنت کی بالادستی سے مقصود نہ صرف ریاستی استحکام کوملحوظ رکھنا ہے بلکہ ''MSO'' یہ سمجھتی ہے کہ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کا استحکام قرآن وسنت کی بالادستی میں ہی مضمر ہے۔

2005 میں جب زلزلے نے ملک بھر میں قیامت صغری بپا کردی تھی تو "MSO" کے کارکنان نے ریلیف آپریشن کے ساتھ ساتھ متاثرہ اضلاع کے ہزاروں طلبہ کے لئے فری اسٹڈی سینٹرز کا آغاز کیا اور ان کا تعلیمی مستقبل تباہی سے بچانے میں کردار ادا کیا۔اب 2022 کے آنے والے سیلاب میں بھی ''MSO'' نے پورے پاکستان کے تعلیمی اداروں میں کیمپ لگائے جس میں طلبہ سمیت زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے سیلاب زدگان کے لیے امداد دی۔

''MSO'' کے موجودہ ناظم اعلی ،میرے بہت ہی پیارے محترم جناب سردار مظہر صاحب خود سیلاب والے علاقوں میں امداد لے کر پہنچے۔راجن پور تحصیل میں سو سے زائد گھرانوں کے لیے خیمہ بستیاں قائم کی،جس میں متاثرین کے لیے کھانے کا بندوبست ، بیماروں کے لیے عارضی ہسپتال،عبادات اوردینی تعلیم کے لیے درسگاہ ، اور دنیاوی تعلیم کے لیے سکولوں کا انتظام کیا ۔اس قیامت خیز گھڑی میں "MSO" نے صف اول میں بھرپور کردار ادا کیا اور ریلیف میں ملکی اداروں کے ساتھ مل کر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

آج کسی فرد کے نظریات کچھ بھی ہیں لیکن ''MSO'' کی تعلیمی ورفاعی خدمات کو کسی صورت فراموش نہیں کیا جاسکتا۔یہ بھی اسی کا اعجاز ہے کہ قومی اہمیت کے حامل ایام ہوں یا اسلامی تاریخ میں نمایاں مقام رکھنے والے دن ہوں،مسلمانوں کے حقوق کی آواز اٹھانا یا کسی قومی وبین الاقوامی ایشو پر صدائے احتجاج،تعلیم و درسگاہ کے حوالے سے شعور و آگاہی ہو یا طلبہ میں جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے کے لیے ہم نصابی مثبت سرگرمیاں،تحریری وتقریری مقابلے ہوں یا کھیل کے میدان میں نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کے موقع فراہم کرنا ہے۔ذہین اور باصلاحیت طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کیلئے ٹیلنٹ ایوارڈز کا اہتمام بھی اس کی خوبصورت روایت بن چکا ہے۔طلبا وطالبات میں ذوق کتب بینی کو پروان چڑھانے اور علم ادب سے فیضیاب کرانے کے لیے ماہنامہ نقیب طلبہ کے اہتمام کا اعزاز بھی "MSO" کو ہی جاتا ہے۔

طلبہ میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو منظر عام پر لانے کی بات ہو یا طلبہ مسائل کو حل کروانے کی جدوجہد،ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کا مرحلہ درپیش ہو یا ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بے باک انداز میں پاکستان کے طلبہ کی نمائندگی کا چیلنج،تعلیمی اداروں میں پرامن تعلیمی ماحول کو پروان چڑھانے کی ذمہ داری ہو یا نصابِ تعلیم میں شرمناک تبدیلی کے خلاف علم جہاد بلند کرنا،اسلام اور پاکستان کے خلاف ہونے والی سازشوں کو بے نقاب کرنے کا کارنامہ ہو یا اسلام کے پرچم کی سربلندی، (بقیہ صفحہ نمبر 6 پر)

قسط اول

تعلیمی اداروں میں کام کیسے کریں؟

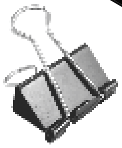

فیصل محمد زئی

جب میں پہلی مرتبہ سٹوڈنٹ کی حیثیت سے کالج میں داخل ہوا تو میرے ساتھ ایک سینئر کولیگ (ساتھی) تھے۔ انہوں نے مجھے پورے کالج کی سیر کرائی، مختلف شعبہ جات کا تعارف اپنے مخصوص انداز میں کرایا، ''بنگلہ دیش'' یعنی آرٹسٹ ڈیپارٹمنٹ ''یورپ'' یعنی سائنس ڈیپارٹمنٹ، ''امریکا'' یعنی ایڈمنسٹریشن بلاک۔ میں انتہائی دلچسپی سے سیر میں مگن تھا کہ وہ اپنے مخصوص انداز سے ہٹ کر سنجیدگی سے گویا ہوئے: بھیا! کالج کی دوستی گیٹ تک ہوتی، میں تعجب سے ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے وضاحت کی کہ کالج کے تعلقات کالج میں ہی رہ جاتے ہیں بعد میں کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔ لیکن الحمدللہ ایسا نہیں ہوا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس تعلق میں مزید پختگی اور جدائی کی بجائے انسیت بڑھتی جارہی ہے۔ اس کی وجہ وہ نظریہ ہے جو انہوں نے ہمیں عطا کیا، ان حضرات سے وابستگی ہے جو شفقت ومحبت کا پیکر ہیں، انھی کی بدولت ہم نے اپنے کالج میں جب ایم ایس او کی یونٹ سازی کی تو ہم صرف چھ دوست تھے، اور جب ہم کالج سے رخصت ہورہے تھے تعداد سینکڑوں میں تھی۔ انھی دوستوں نے یونٹ سے لے کر ضلع اور ڈویژن تک منظم انداز میں کام کیا۔ ابتدا میں ہمیں کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، بہت سارے امور کی سمجھ نہ تھی، اور سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ہم کالج میں کام کیسے کریں اور اپنی دعوت کس انداز سے پہنچائیں؟ عصری اداروں میں کام کی ابتدا اور فعالیت کے لیے جو چیزیں درکار ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

پہلا کام:

اپنے ادارے میں یونٹ سازی کے بعد سب سے پہلے اپنے ہم خیال اساتذہ کے سامنے اپنی دعوت پیش کریں اور انہیں اعتماد میں لیں۔ اسی طرح دفتری امور سے وابستہ افراد سے اپنا تعارف کرانے کے ساتھ اچھے تعلقات ومراسم قائم کریں۔ پرنسپل صاحب سے وفد کی صورت میں ملاقات کی ترتیب بنائیں اور مناسب انداز میں اپنا تعارف پیش کریں۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ ان حضرات کی طرف سے پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

دوسرا کام:

کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سٹوڈنٹس کی آمد ورفت رہتی ہو، مثلاً Lawns (چمن) وغیرہ۔ ایسی جگہ کو Stand کہا جاتا ہے۔ یہ Stand آپ کا سٹڈی سرکل، مشاورت گاہ، درس قرآن اور باہمی گفت وشنید کا ڈیرہ، یعنی بیک وقت آپ کا آفس اور کامن روم ہوگا۔

Stand کی بنیادی ضرورت:

میں آپ اخبارات، تنظیمی لٹریچر اور اصلاحی رسائل رکھا کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مختلف مزاج واذہان کے سٹوڈنٹس آپ کے پاس بیٹھا کریں گے اور کسی نہ کسی درجہ میں استفادہ کرتے رہیں گے۔ یہ Stand چھٹی تک قائم رہے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ادارے میں سٹوڈنٹس کی کوئی نہ کوئی کلاس فارغ ہوتی ہے، کسی کی پہلی کلاس، کسی کی دوسری کسی کی تیسری۔ جن کی پہلی کلاس فارغ ہو ان کی ڈیوٹی پہلے لگائیں، دوسری والوں کی دوسرے نمبر پر اور تیسری والوں کی تیسرے نمبر پر، اسی ترتیب سے نظام بنا لیا جائے۔ اس سے دوستوں کی تعلیم بھی متاثر نہیں ہوگی اور Stand بھی قائم رہے گا۔

Stand کا طریقہ:

سٹینڈ میں آپ درس قرآن، درس حدیث اور تربیتی نشستوں کا اہتمام کریں۔ نئے دوستوں سے تعارف اور ساتھ جڑنے کی دعوت دیں۔ روزمرہ کے مذہبی مسائل کا مذاکرہ کریں۔ علمی، ادبی اور طنز ومزاح کو بھی شامل کرتے رہیں۔

تیسرا کام:

سات یا آٹھ دوستوں پر مشتمل ایک ویلفیئر سوسائٹی قائم کیجیے۔ اس ویلفیئر سوسائٹی کی درج ذیل ذمہ داریاں ہوں گی۔ (بقیہ صفحہ نمبر 12 پر)

فلسفہ شیخ الہند کی امین

ابومحمد انصاری

آزادی ہند کے پُرزور داعی اور عالم اسلام کو ایک پرچم تلے جمع کرنے کے لیے پیرانہ سالی کے باوجود عملی جدوجہد کرنے والے عظیم ہیرو شیخ الہندؒ مولانا محمود حسن رحمہ اللہ جب انگریز کی اسارت اور مالٹا کے عقوبت خانوں سے رہائی پاکر متحدہ ہندوستان واپس تشریف لائے تو آپ نے اپنی چار سالہ اسارت کا نچوڑ ایک فلسفے کی صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ وہ فلسفہ کیا تھا؟ چنانچہ حضرت شیخ خود فرماتے ہیں کہ میں نے دوران اسارت بڑا غور وخوض اور تدبر وتفکر کیا کہ آخر مسلمانوں کے زوال کی وجوہات کیا ہیں؟ تو غور وخوض کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مسلمانوں کے عروج وزوال کی دو بڑی وجہیں ہیں۔ قرآن کریم سے دوری اور باہمی اختلاف وانتشار۔

حضرت شیخ الہندؒ کا فلسفہ تھا کہ اگر امت مسلمہ کو پھر سے متحد ومتفق دیکھنا چاہتے ہو تو ان دونوں چیزوں پر گرفت کرلو کامیابی تمہارا مقدر ٹھہرے گی۔ اس بھولی ہوئی قوم کو بیدار کرکے پھر سے اس کا ناطہ قرآن کریم سے جوڑ دو۔ اور اس کو آپس کے تمام تر اختلافات سے نکال کر بحثیت مسلمان یکجان کردیجیے، مسلمانوں کی قوت خود بخود بحال ہوتی چلی جائے گی۔

نہ صرف یہ کہ حضرت شیخ نے یہ فلسفہ پیش کیا بلکہ آپ بنفس نفیس ان دونوں کاموں کے احیاء وانعقاد کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ باوجود بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کے ایمانی طاقت کے ساتھ مسلح ہوکر جہاں آپ نے قرآنی تعلیم وتربیت کے اسباب و درسگاہیں قائم کیں وہیں پر آپ دو بڑے گروہوں کو ایک کرنے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی علی گڑھ کے طلبہ کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ زندگی کے آخری ایام تھے، اور کیفیت یہ تھی کی آپ چلنے پھرنے سے قاصر تھے۔ چارپائی پر اٹھا کر آپ کو دیوبند اسٹیشن پر لایا گیا۔ متعلقین نے بہت منت سماجت کی کہ نہ جائیں لیکن آپ نے ایک ہی جواب دیا کہ اگر میرے اس عمل سے انگریز کو تکلیف ہوگی تو میں ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہاں تشریف لے گئے، طبیعت اس قدر ناساز ہوچکی تھی کہ بولنے کی بھی سکت نہیں تھی، آپ کا لکھا گیا خطبہ پڑھ کر سنایا گیا، جس میں آپ نے علی گڑھ کے طلبہ کو احساس دلایا کہ آپ انقلاب کے لیے بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

حضرت شیخ الہندؒ کے اس فلسفے کو اپناتے ہوئے ایم ایس او پاکستان نے 20 سال قبل جب یہ نعرہ لگایا کہ

”ملا و مسٹر کی اس طبقاتی تفریق کا خاتمہ ہونا چاہیے“

تو بہت سے علمی حلقوں سے اس کے خلاف بہت سی آوازیں اٹھیں، کسی نے کہا کہ یہ نوجوان سیکولرزم کی طرف چل پڑے ہیں، کسی نے کہا کہ اپنے نظریات سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ الغرض جس کے جی میں جو آیا کہہ دیا گیا لیکن وہ چند صالح، متدین، باہمت اور پرعزم نوجوان کسی ملامت کی پرواہ کیے بغیر اپنی سوچ وفکر اور نظریات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سرتوڑ کوششیں کرتے رہے۔ بالآخر محض اللہ کے فضل وکرم سے وہ وقت آیا کہ جب ایم ایس او پاکستان نے نہ صرف ملا و مسٹر کے درمیان پائے جانے والے خلا کو کم کیا بلکہ فکری انارکی کے اس دور میں ان شخصیات کو بھی ایک سٹیج پر لا کھڑا کیا جو ایک دوسرے کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔ مدارس دینیہ اور کالجز، یونیورسٹیوں کے طلبہ کو ایک دوسرے کی رہنمائی کے لیے ایک ہی سٹیج پر لا کھڑا کیا۔ جہاں مدارس دینیہ کے طلبہ کو یہ سوچ وفکر دی کہ آپ قوم کا قیمتی سرمایہ ہو، آپ نے امت مسلمہ کی قیادت وسیادت کے فرائض سرانجام دینے ہیں اس کے لیے خود کو تیار کیجیے وہیں پر عصری اداروں میں زیر تعلیم سٹوڈنٹس کو یہ باور کرایا کہ جہاں ہم ایک پاکستانی ہیں وہیں پر ہم مسلمان بھی ہیں، جس طرح قوانین پاکستان کی پاسداری کرنا ضروری ہے وہیں پر قوانین اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا بھی ایک مسلمان کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ جب آپ کسی بھی منصب پر بیٹھیں تب جہاں قوانین پاکستان کو مدنظر رکھنا ہے وہیں پر یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ہمارا فیصلہ قرآن وسنت کی خلاف ورزی تو نہیں کررہا۔

(بقیہ صفحہ نمبر 48 پر)

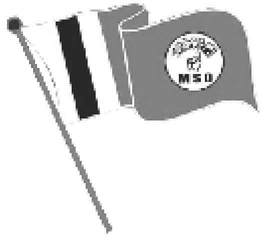

میری جماعت میرا فخر

حمزہ صفدر
ناظم عمومی MSO جھنگ، متعلم: جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

اسلام کے نام پر حاصل کی جانے والی مملکت خداداد پاکستان میں جب لادین قوتیں اسلام سے دور کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی بالخصوص نوجوان نسل کے اذہان وقلوب میں اسلام اور اسلامی شعائر کے حوالے سے اشکالات پیدا کیے جا رہے تھے، ملک کی نظریاتی سرحدوں کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا تھا، ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے چند صالح باکردار نوجوانوں نے مملکت خداداد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے 11 جنوری 2002 کو مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے نام سے ایک نظم ترتیب دیا جس کا مقصد قوم وطن کا مستقبل یعنی نوجوان طبقہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنا اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک کو تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن کرنا تھا آج الحمدللہ 22 سال کے مختصر عرصہ میں ایم ایس او اس عظیم مقصد کے لیے ایک بڑی کھیپ تیار کر چکی ہے جو کہ ملک کے طول و عرض میں مملکت خداداد پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنے میں سرگرداں ہیں خواہ وہ اسلامی شعائر کے تقدس کا معاملہ ہو یا مقدس شخصیات کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہو، طلبہ مسائل کے حل کی جدوجہد ہو یا سیلاب متاثرین کو امداد کی فراہمی ہو مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن آپ کو صف اول کا کردار ادا کرتی نظر آئے گی۔

آج مسجد الحرام میں یہ سطور لکھتے ہوئے دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ سٹوڈنٹس تنظیموں میں اتنی بلند سوچ، فکر اور کردار کی حامل تنظیم آپ کو نہیں ملے گی اور دعا گو ہوں کہ رب اصحاب ؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان افراد کو اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے اس سوچ اس فکر اور اس نظم کو نسل نو تک پہنچانے کے لیے جدوجہد کی یا کر رہے ہیں اور آپ احباب سے نظم کا حصہ بن کر ملک و ملت کی خدمت کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

Sometimes I think that if I were not the part of MSO. Where did I spent my free time, my energy, my god gifted capabilities, my speaking abilities etc. Among the blessings of Allah; MSO is, I think, one of the most valuable thing. I searched a lot but no other political, social, religious or any other type of organization can compete it in its Ideology. If any of us including me wants Dominancy of Islam or Stability of Pakistan, as these are nearly the same things, he ought to follow and adopt the Ideology of MSO wether he joins it or not. The methodology of MSO is efficient, effective,needs less sacrification and yeild more effective and prominent results. And the thing I love the most is that it is working beyond the sectarianism.

نصیر اچھا ہوا در ان کا مل گیا، ورنہ
کہاں رکتے، کہاں تھمتے، خدا جانے کہاں جاتے

''MSO will be the saviour of Muslim Ummah in the near future InshAllah'

AH Siddiqi Social Media Organizer MSO Attock

Muslim Students Organization Pakistan is nationwide student organization. Today, where imperialist forces trying to divide our youth at the

name of Politics, Religion, Color, Race, Caste etc, there MSO Pakistan is struggling to gather it's Youth at one platform above all the differences.

MSO Pakistan wants our youth work together for the "Dominance of Islam and Stability of Pakistan". Efforts of MSO Pakistan for Islam and Pakistan are commendable. In this Era existence of MSO is Mercy of Almighty ALLAH. I invite all the youngsters be a part of MSO Pakistan, for the achievement of this Great Mission.

"Abdul Rahman Mohmmadi"
President MSO Pakistan)
(Naushahro Feroze

قدر دان بنیں!!

نصیر عثمانی

دنیا میں قدردان لوگ بہت کم ہیں مگر اُن میں وہ بھی انتہائی کم ہیں جو وقت پر قدر کرتے ہیں اور یہی لوگ سرمایہ ہوتے ہیں۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اِن لوگوں کی قدردان ہے جنہوں نے ہر مشکل اور کٹھن موقع پر اِس کے کارکنان کو حوصلہ اور ہمت دی۔

سیاہ رات نہیں لیتی نام ڈھلنے کا
یہی تو وقت ہے سورج ترے نکلنے کا

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اپنے برسوں کی اب بائیسویں بہار دیکھنے جارہی ہے، اِس عرصہ میں ملک میں قدرتی آفت آئی، MSO کے کارکنان وعہدیداران آفت زدہ لوگوں کی خدمت میں مصروف دکھائی دیے ہیں، تعلیمی اداروں میں کسی بھی باطل یا شریر قوت کی یلغار ہو یہ جوان اُس یلغار کے سامنے مضبوط چٹان کی طرح کھڑے نظر آتے ہیں، ملک کے کسی بھی حصہ میں خاتمہ النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت یا ناموس پر حملہ ہو، یا حضرات صحابہ کرامؓ یا اہلبیتِ عظامؓ کے تحفظ، حرمت یا تقدیس کی بات ہو MSO عقائد ونظریات کی محافظ بن کر اپنا کلیدی کردار ادا کرتی دکھائی دیتی ہے۔

ہم کو مالی کی مشقت کا بھرم رکھنا تھا
سو جہاں کوئی بھی نہ مہکا وہاں ہم مہکے

موجودہ دورہ میں سب سے بڑی طلبہ تنظیم کا اعزاز بھی MSO کو حاصل ہے اِس لیے اس کی قیادت پر ذمہ داریاں بھی زیادہ عائد ہوتی ہیں جنکی ادائیگی انتہائی ضروری فرض ہے جو مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ کارکنان اپنے مرکز سے ہر دم وابستہ رہ کر منزل کے لیے کوشاں رہیں.

منزلیں قدم چومیں گی، راستہ خود بن جائیگا
حوصلہ کر تُو بلند، آسماں بھی جھک جائیگا

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے نوجوانوں کے عقائد ونظریات کو قرآن وسنت کے مطابق بنانے اور دینی مدارس وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ کے اتحاد واتفاق سے غلبہِ اسلام واستحکامِ پاکستان کے لیے اپنا عظیم سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ دینی وعصری طلبہ سے فقط یہی گزارش ہیکہ اپنے بہترین مستقبل، پاکستان کی تعمیر وترقی اور اسلام کے غلبہ کے لیے MSO کا دست وبازو بنیں تاکہ آپکی صلاحیتیں اور توانائیاں بہترین مصرف میں استعمال ہوسکیں اور اپنے حصّہ کا فرض بھی ادا ہوسکے اور آپ قدردان بھی بن جائیں.

ہم نے سیکھا ہے، آذانِ سحر سے یہ اصول
لوگ خوابیدہ ہی سہی، ہم نے صدا دینی ہے

ایم ایس او

یکساں نصاب و نظام تعلیم کا نفاذ چاہتی ہے

اعزاز الحق عباسی

قوموں کی مستقبل کی ترقی کا انحصار نسل نو کے اوپر ہوتا ہے، نسل نو جتنی زیادہ باشعور اور جدید علوم سے لیس ہوگی اتنا ہی ترقی کی شرح میں اضافے کا امکان ہوتا ہے۔ تعلیم کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اگر شریعت مطہرہ کے احکامات کو دیکھا جائے تو وحی الٰہی کی بنیاد ہی ''اقراء'' پڑھو سے ہوتی ہے، تو کہیں نبی اکرم خاتم المعصومین ﷺ قیدیوں کی رہائی کے بدلے مسلمانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی شرط رکھتے ہیں۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں جہاں آج تک سامراجی نظام کے اثرات موجود ہیں، جہاں برطانوی سامراج کو ختم ہوئے نصف صدی سے زیادہ کو عرصہ گزر گیا لیکن اپنے نقوش ایسے چھوڑ گیا کے آج تک مٹنے کا نام نہیں لے رہے۔ انہی نقوش میں ایک طبقاتی نظام تعلیم ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں چار سے پانچ قسم کے مختلف نظام ہائے تعلیم رائج ہیں، حکمران طبقہ اور بیوروکریسی کے بچوں کے لیے الگ سسٹم ہے جہاں وہ ان کو اپنی جانشینی کے لیے تیار کرتے ہیں۔

موجودہ حکمرانوں اور آج کی ٹاپ بیوروکریسی پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو یہ دعوی سچ لگتا ہے۔ الٹرا ماڈرن تعلیمی ادارے اپنے سٹوڈنٹس کو اے اور او لیول کراتے ہیں۔

دوسری قسم شمار کئے جاتے ہیں وہ لوگ جو اول الذکر اداروں میں کسی وجہ سے رسائی حاصل نہیں کر پاتے وہ اس دوسری قسم کے اداروں میں قسمت آزمائی کرتے ہیں۔

تیسری قسم گلی گلی کھلے انگلش میڈیم پرائیویٹ سکول و کالجز کی ہے۔ یہ پہلی اور دوسری قسم کے اداروں کی بھونڈی نقل کرتے ہیں۔ تاہم براہ راست جواب دہی، آپس کے مقابلے اور خود کو زندہ رکھنے کی تگ و دو میں یہ ادارے اپنے سٹوڈنٹس کو نصابی کتابیں رٹوانے اور بورڈ کے امتحانات میں کامیابی دلوانے کی حد تک بہتر خدمات انجام دے لیتے ہیں۔

چوتھی قسم سرکاری تعلیمی اداروں کی ہے۔ یہاں تعلیم فری ہے بلند و بالا عمارتیں ہیں، اساتذہ بھی بہت ہیں۔ مگر کارکردگی صفر ہے۔

پانچویں قسم دینی مدرسوں کی ہے۔ یہ ادارے قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ملکی سرکاری سلیبس پڑھا کر میٹرک، ایف اے بھی کرواتے ہیں ان کا مقصد مستقبل کے حفاظ، علمائے دین اور امام مسجد تیار کرنا ہے اور امت مسلمہ کی رہنمائی اور احکامات شرعیہ کی ترویج و اشاعت مقصود ہے جو کافی حد تک اپنی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں اور پاکستان میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی بڑی NGO میں شمار ہوتے ہیں۔

پہلی اور دوسری قسم جس میں ایچی سن اور لارنس کالج وغیرہ جیسے اداروں کی ہے ہائی کلاس غیر ملکی سلیبس پڑھاتے ہیں اور اپنے سٹوڈنٹس کو او اور A لیول کراتے ہیں۔ تاہم جو سٹوڈنٹس او/اے لیول میں نہ چل سکیں اسے میٹرک اور ایف ایس سی بھی کرا دیتے ہیں۔ تیسری قسم کے ادارے جو ہر شہر کی ہر کالونی، ہر سیکٹر یا ٹاؤن میں درجنوں کی تعداد میں گھروں، کوٹھیوں اور پلازوں میں کھلے ہوئے ہیں ولائتی اور دیسی دونوں اقسام کا سلیبس پڑھاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ او اور اے لیول بھی کراتے ہیں مگر زیادہ تر میٹرک اور ایف ایس سی ہی کرواتے ہیں۔ چوتھی قسم کے تعلیمی ادارے وہ ہیں جو سرکاری تعلیمی ادارے ہیں ان میں صرف اور صرف دیسی سلیبس پڑھایا جاتا ہے اور صرف میٹرک اور ایف ایس سی ہی کرایا جاتا ہے۔ بڑے شہروں کے بعض سرکاری سکول و کالج کچھ گزارا کرتے ہیں مگر چھوٹے

ہمارا المیہ یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں جہاں آج تک سامراجی نظام کے اثرات موجود ہیں، جہاں برطانوی سامراج کو ختم ہوئے نصف صدی سے زیادہ کو عرصہ گزر گیا لیکن اپنے نقوش ایسے چھوڑ گیا کے آج تک مٹنے کا نام نہیں لے رہے۔

شہروں، قصبوں اور دیہات کے سرکاری تعلیمی اداروں کا حال ناقابلِ بیان حد تک بُرا ہے۔

پہلی قسم کے ادارے ہمارے معاشرے کے ایک فی صد سے بھی کم امیر ترین طبقے کے لوگوں کے بچوں کے لیے ہیں۔ ان کی فیس پچاس سے پچھتر ہزار روپے ماہانہ ہے۔ ان کے بڑے عظیم کیمپس ہیں۔ بے حد کشادہ کلاس رومز، ہاسٹلز، بڑے بڑے کھیل کے میدان، لائبریریاں، سائنس، کمپیوٹر لیبارٹریاں اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔

دوسری قسم کے ادارے بھی امیر طبقے کے بچوں کے لیے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان کے ہاں بھی پچیس سے چالیس ہزار روپے ماہانہ فیس لی جاتی ہے۔ ائیر کنڈیشنڈ کلاس رومز، غیر ملکی سیلبس، امریکی لہجے میں انگریزی بولتے اساتذہ اور شاہانہ رویہ ان کی پہچان ہے۔

تیسری قسم کے ادارے یعنی عام پرائیویٹ انگلش میڈیم سکولز، کالجز، مڈل کلاس کے بچوں کو ڈھائی تین سو سے ڈھائی تین ہزار روپے ماہانہ فیس لے کر کتابی و نصابی حد تک کہیں اچھی اور کہیں درمیانے درجے کی تعلیمی سہولیات مہیا کرتے ہیں۔ یہ زیادہ تر کرائے کے مکانوں، کوٹھیوں یا پلازوں میں بنائے گئے ہیں ان کے ہاں صرف کلاس رومز ہوتے ہیں۔ کھیل کے میدان آڈیٹوریم، معیاری لائبریری یا لیبارٹریاں وغیرہ ہوتی ہی نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی تو بس ٹوٹل پورا کرنے کی حد تک۔

ضرورت اس امر کی ہے کے یکساں نظام تعلیم کو رائج کر کے غریب و امیر کے بچوں کو یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کیئے جائیں تا کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اعلی اور معیاری تعلیم کا حصول ممکن بنا کر مملکت خداد پاکستان کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کر سکیں۔ طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ اور یکساں نظام و نصاب تعلیم کا نفاذ ایم ایس او کا دیرینہ مطالبہ ہے۔

اس طبقاتی نظام تعلیم نے معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا مذکورہ بالا ادروں کا تقابل کیا جائے تو غریب کے بچوں کے لیے علحیدہ نظام اور امیر کے بچوں کے لیے علحیدہ سسٹم، ایک ہی وقت میں ایک ہی کلاس میں پڑھنے والے بچوں کے نظریات کسی ایک چیز میں مختلف ہوتے ہیں بعض ہائی کلاس سکولوں میں تو نظریہ پاکستان اور اسلام سے متصادم نظریات پڑھائے جانے کے انکشافات ہوئے ہیں۔ اب اگر بات کی جائے اس نظام تعلیم کے خاتمے کی اور اس کے جگہ یکساں نصاب تعلیم کے نفاذ کی تو اس حوالے سے بہت ساری این۔جی۔اوز کام کر رہی ہیں کافی لوگ انفرادی سطح پر جبکہ گزشتہ حکومت نے کچھ اقدامات اٹھانے کا اعلان بھی کیا تھا جس پر شاید کچھ حد تک عملدرآمد کرنے کی کوشش بھی کی گئی مگر اشرافیہ اس کی راہ میں بھی رکاوٹ بن گیا۔

ملک کی ہچکولے کھاتے کشتی کو بچانے کے لیے یکساں نصاب تعلیم کا نفاذ ضروری ہے پاکستان کا آئین و قانوں حکومت کو پابند کرتا ہے کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق برابری کی سطح پر میسر ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کے یکساں نظام تعلیم کو رائج کر کے غریب و امیر کے بچوں کو یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کیئے جائیں تا کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اعلی اور معیاری تعلیم کا حصول ممکن بنا کر مملکت خداد پاکستان کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کر سکیں۔ طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ اور یکساں نظام و نصاب تعلیم کا نفاذ ایم ایس او کا دیرینہ مطالبہ ہے۔

ایم ایس او

دینی وعصری اساتذہ کی نظر میں

ایم ایس او سے میری وابستگی

مولانا جہان یعقوب، مدرس ونگران شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

ایم ایس او سے میری نظریاتی وابستگی ہے۔ یہ میرے لیے نرسری ہے، یہیں سے میں نے تقریر سیکھی، مافی الضمیر کا سلیقہ سیکھا، جماعتی نظم وضبط سیکھا اور "آنکھ کھول کر فلک، فضا اور مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج" کو دیکھنے کا گُر سیکھا۔ ایم ایس او کے ابتدائی قائدین کو میں اپنے اساتذہ کا مقام دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔ تب کی ایم ایس او اور اب کی ایم ایس او میں زمین آسمان کا فرق ہے، ہونا بھی چاہیے کہ ہر دور کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں اور کامیاب جماعتیں وہی ہوتی ہیں جو زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی پالیسیاں اور کام کرنے کے انداز بناتی اور بدلتی ہیں۔ اسی کا نام زندگی ہے، ورنہ تو جمود ہی جمود ہے۔ کئی قدامت پرست جماعتیں جمود کا شکار ہیں جس کی وجہ سے وہ آج بھی نصف صدی سے زائد گذرنے کے باوجود وہیں کھڑی ہیں جہاں پہلے دِن کھڑی تھیں۔

نسلِ نو کے نظریات کی محافظ

مفتی مختار احمد مدرس شعبہ تخصص فی الافتاء جامعہ معہد الخلیل الاسلامی کراچی

احقر کو بطورِ منصف مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی جانب سے منعقدہ پروگرام بعنوان: "نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور دکھی انسانیت" میں شرکت کا موقع ملا، بحمد اللہ تعالیٰ دِلی خوشی ہوئی اور جو سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متعلق پروگرام کیا گیا اس کا انعقاد ہماری جنریشن کے لیے انتہائی ضروری تھا جس سے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تعارف اور آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت دلوں میں اُجاگر ہوئی اور یہ تنظیم اپنے دامن میں لے کر ہمارے نونہار بچوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا تعارف کرانے کے لئے کوشاں ہے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس تنظیم کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ایم ایس او کیا ہے؟

مفتی جاوید اختر فاروقی

ایم ایس او غلبہ اسلام کی منظم جدوجہد کا نام ہے۔ ایم ایس او طلبہ برادری میں اسلامی اقدار کو فروغ دینے کا نام ہے۔ ایم ایس او عصر حاضر میں مغربی تہذیب و تمدن کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ایک ابھرتی روشنی کا نام ہے۔ ایم ایس او جبر واستبداد کے خلاف ایک توانا آواز کا نام ہے۔ ایم ایس او گولی اور گالی کے مقابلے میں دلیل اور حجت کو رواج دینے کا نام ہے۔ ایم ایس او عقیدہ ختم نبوت، صحابہؓ واہل بیت کی عزت وناموس کے گونجتے زمزموں کا نام ہے۔ ایم ایس او عزم وہمت کے چارہ گروں کی تحریک کا نام ہے۔ ایم ایس او اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے جذبے سے موجزن ایک تلاطم کا نام ہے۔ ایم ایس او اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے قانون کو عملی جامہ پہنانے کی سعی وکوشش کا نام ہے۔ ایم ایس او ہمارے دل میں بسنے والے، سنت کے متوالوں کا نام ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک اس تنظیم کو اخلاص واستقامت کے ساتھ اپنے طے شدہ اغراض ومقاصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائیں۔۔۔ آمین یارب العالمین بحرمۃ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایم ایس او کی محنت

مفتی نظام الدین عثمانی

میں بحیثیت ایک جماعت ایم ایس او کے متعلق لکھتا ہوں کہ ایم ایس او نے نوجوانوں کے جذبات اور احساسات کو دینِ اسلام کے لیے استعمال کرنے پر اس حد تک پہنچایا کہ ایم ایس او کی تنظیمی محنت نہ ہوتی تو یہ نوجوان راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہوتے صحیح معنوں میں نوجوانوں کو راہِ راست پر ڈال کر امت مسلمہ کا رہنما بنایا یہ ایم ایس او کی محنت ہے میں اس سطور کے توسط سے یہ پیغام نوجوانوں کے نام دیتا ہوں کہ آؤ ایم ایس او کا دست وبازو بنو۔

ایم ایس او نے ہمیں کیا دیا؟

مولانا محمد عمر عابد مدرس جامعہ خلفاء راشدین کلر سیداں

سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے ساتھ وابستگی 2011 سے ہے، یہ سفر مدرسہ سرکل کی نظامت سے شروع ہوا، 2018 تک بحیثیت ذمہ دار خدمت کا عظیم سفر جاری رہا۔ اب بھی ایم ایس او کے ساتھ قلب وروح کا رشتہ ہے کیونکہ یہی وہ درسگاہ ہے جس نے ہمیں ہماری ذمہ داری کا احساس دلایا۔ ہم کچھ نہ تھے ہمیں بہت کچھ بننے کا وژن دیا۔ یہی وہ تعمیری گود ہے جس نے ہمیں یہ احساس دلایا کہ صرف سبق یاد کر کے کسی ادارہ میں پابند ہو کر بیٹھنا ہمیں زیب نہیں دیتا ہم نظریاتی اور تحریکی لوگ ہیں ہمیں ہر ایک فرد میں ایک مکمل تحریک کو پیدا کرنا ہے۔ یہی وہ تربیت گاہ ہے جس نے بہت عجیب اذہان کو شخصیت پرستی سے نکال کر مخلص، دیوانہ اور نظریاتی بنا دیا۔ ایم ایس او ایک شجر سایہ دار ہے جس نے ہمیں زمانہ کی تیز وتند ہواؤں سے بچا کر نظریاتی، تربیتی اور تنظیمی سوچ وفکر کا سایہ فراہم کیا۔ ایم ایس او نے ہم جیسے شاطر مزاج لوگوں کو ایک نظریہ، سوچ، فکر کے ساتھ وابستہ کر کے یہ سمجھایا کہ دنیا میں آنے کا مقصد صرف قیام، طعام اور وفات نہیں بلکہ انسانیت کی خیر خواہی اور ملک وملت کی خدمت اصل زندگی ہے۔ ایم ایس او نے سکھلایا کہ ایک مسلمان کو ہمیشہ ایک نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ ایم ایس او نے سکھلایا ہے کہ منزل کا تعین کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ ایم ایس او نے سکھلایا ہے کہ مدرسہ سے نکلنے والے طالب علم کو ایسا میچور اور حالات حاضرہ پر ایسی گرفت ہونی چاہیے کہ وقت کے تقاضوں کے عین مطابق قوم کے جذبات کی ترجمانی کر سکے۔ اور کالج و یونیورسٹی سے نکلنے والا سٹوڈنٹ اسلام اور اسلامیات سے خوب آگاہی کے ساتھ ساتھ اسلام کے ایک ایک اصول پر مرنے کے لیے تیار ہو۔

ایم ایس او کا حسن

ڈاکٹر عمر اقبال، پرنسپل دی نالج سکول سسٹم خانیوال

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہاں تعلیمی اداروں کے اندرونی مناظر کیا ہیں اور سٹوڈنٹس کے مشاغل کیا ہوتے ہیں۔ عصری تعلیمی اداروں کے نوجوان بداخلاقی، بے راہ روی، جوا بازی اور معاشرے کے تمام جرائم میں سرفہرست ہیں۔ اخلاق باختگی کا یہ عالم ہے کہ بعض سٹوڈنٹس کو اپنے اساتذہ کو مارتے دھمکاتے ہوئے بھی دیکھا جا چکا ہے۔ لیکن آپ کو یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوگی کہ انہی تعلیمی اداروں میں انہی لوگوں کے درمیان کچھ ایسے نیک صالح اور پاکیزہ خیال سٹوڈنٹس بھی موجود ہیں جو اس اندھیر نگری میں ان اخلاق باختہ حرکتوں سے اپنے کو بچانے کی اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنانے کی فکر اور تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں۔ جی ہاں میں بات کر رہا ہوں مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے ذمہ داران وکارکنان کی جو ایک عظیم نصب العین اور نیک مقصد "غلبہ اسلام واستحکام پاکستان" کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام دینی اور عصری تعلیمی اداروں میں یکساں طور پر اپنا وجود رکھتے ہیں۔ اور ہر موقع پر اپنی ہمت سے بڑھ کر ملک وقوم کی خدمت میں لگے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس تنظیم کو دنیا آخرت کی ساری خوشیاں راحتیں عزتیں عظمتیں بھلائیاں برکتیں ترقیاں نصیب فرمائے۔ (آمین)

ایم ایس او میں کیا دیکھا؟

پروفیسر خان سعادت اکبر خان پرنسپل فلائینگ لفٹیننٹ افضل خان شہید کالج سدھنوتی

ایم ایس او کے اجلاس میں اپنے شاگرد عزیز ثاقب گوہر کے حکم پر شرکت کا موقع نصیب ہوا مجھے حقیقت میں اس تنظیم میں علی گڑھ یونیورسٹی کی مسلم سٹوڈنٹس کی ایک جھلک ایک چنگاری نظر آئی۔ آپ اگر اصحاب صفحہ اور علی گڑھ مسلم سٹوڈنٹس کو اور ان کے کارناموں کو اپنا رہنما و نصب العین بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یقیناً اللہ آپ سے بڑے کام کروائیں گے۔ مقصد جتنا بلند ہوگا اللہ کی مدد اتنی ہی عظیم ہوگی۔ میری دلی دعا ہے کہ وہ ذات کریم آپ سے اپنی شان کے مطابق کام لے جو تا قیامت قائم و دائم رہے آمین اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

محبتیں بانٹنے والی تنظیم

حافظ محمد علی گورنمنٹ سیکٹر ٹیچر ساہیوال

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، پاکستان میں ایک ایسی جماعت ہے جس نے ملک میں مدرسہ اور کالج کے درمیان محبت کو بڑھانے میں ایک اہم کردار کیا اور لارڈ میکالے کی ڈالی ہوئی اس تفریق کے خاتمے کے لیے عملی جدوجہد کی۔ اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا میں اس جماعت نے صحابہ کرامؓ کے کردار کو اجاگر کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایم ایس او نے اپنی محنت و کوشش سے بے شمار باصلاحیت نوجوان تیار کر کے وطن عزیز کے مختلف شعبہ جات کو مہیا کیے جو کہ انتہائی خوش آئند ہے۔ ایم ایس او نے اس انداز میں افراد سازی کی کہ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر انسانیت بھی ہو۔ یہی وجہ ہے ملک میں آنے والی آفات میں انسانیت کا درد رکھنے والے ان نوجوانوں کی خدمات کا اپنے پرائے سبھی نے اعتراف کیا۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو اور ترقی عطا فرمائے اور اس کے جوانوں کو اہلیان اسلام و وطن کے لیے امید کی کرن بنائے آمین

دکھی انسانیت کی مددگار

حنیف محمد ڈن کالج بھیرہ

مجھے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا تعارف اتنا زیادہ نہیں تھا کچھ دوست احباب ایسے تھے جن سے آشنائی تھی اور ان کے توسط سے مجھے ایم ایس او کا تعارف تھا اس لمحہ مجھے اس آرگنائزیشن کے جو خدوخال ہیں اور اس کے علاوہ اس آرگنائزیشن کے جو ہیڈ تھے پاکستان میں اور آزاد کشمیر کے مختلف اضلاع میں جو اس کے منتظمین ہیں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا اور اس کے علاوہ ثاقب گوہر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آرگنائزیشن جہاں گراؤنڈ میں اپنی جو اس کی ایکٹیوٹیز ہیں جس کار خیر اور جس نیک مقصد کی خاطر یہ پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اپنی آرگنائزیشن کے حوالے سے ان کی بہت زیادہ کاوشیں ہیں وہیں انسانیت کی خدمت میں یہ لوگ پیش پیش ہیں اور اس کا میں چشم دید گواہ ہوں کہ سیلاب کے دوران ہمیں بھی اتفاق ہوا کہ ہم جو لوٹے پھوٹے لوگ تھے ان کے پاس جائیں، ان کی دادرسی کریں۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے بہت سارے ساتھی ہمارے ساتھ موجود تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ وہ جو دو دن گزرے جو شام یا راتیں گزری تو میں نے پایا کہ یہ لوگ انسانیت کے درد کی خاطر انکے دکھوں کے مداوا کے خاطر انھوں نے کوئی پل ضائع کیے بغیر دور دراز مشکل علاقوں میں جہاں انسان کا پہنچنا سمجھ سے باہر ہے وہاں پہنچ کے انھوں نے انسانیت کی خدمت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑے یونیک اور بڑے منفرد لوگ ہیں اور ان کی مینجمنٹ بہت اچھی ہے اور ان کا آپس میں کارپریشن اور پھر یوٹیرین بیسز پر جتنے بھی لوگ کام کر رہے ہیں ان میں ان کا کردار بہت مثالی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک جتنے ایم ایس او کے لوگ ہیں سب کو اللہ پاک سلامت رکھے اور ہمیشہ یہ انسانیت کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن

وکلاء کی نظر میں

MSO

ایم ایس او کی جدوجہد خوش آئند ہے

عزیز گل توحیدی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

نظریاتی طور پر دیکھا جائے تو میری وابستگی ایم ایس او پاکستان سے 14 سال پرانی ہے۔ جہاں بہت کچھ سیکھنے کو ملا وہیں نظریاتی طور پر یہ عقیدہ لوہے کی لاٹھ کی طرح مضبوط ترین ہو گیا کہ ہمارے لئے آئین اور قانون خداوند متعال نے متعارف کروایا ہے جو کہ قرآن و سنت پر مبنی ہے اور ایک ایسا نظام فراہم کرتا ہے جس کی اساس حکم خدا اور سنت مصطفی ﷺ ہے۔ اس حال میں یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی تنظیم روپذیر ہوتی جو وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے "غلبہ اسلام و استحکام پاکستان" جیسے عظیم نصب العین کا بیڑا اٹھاتی اور اپنے ہم وطن نوجوانوں کو اس عظیم مقصد کی اہمیت سے روشناس کرواتی، مگر یہ بات میں سپرد قرطاس کرنے پر مجبور ہوں کہ ایم ایس او پاکستان کے نوجوانوں نے وقت کے تقاضوں کو صرف مدنظر ہی نہیں رکھا بلکہ مستقبل کی بلند و عالی سوچ و فکر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے غلبہ اسلام کے ساتھ ساتھ استحکام پاکستان کو اپنے نصب العین کا حصہ بنا کر ایک ساتھ محب اسلام اور محب پاکستان ہونے کی مہر ثبت کر دی۔ بحمد اللہ تعالیٰ جس طرح ایم ایس او پاکستان کے نوجوان "غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان" کے لیے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل ستائش اور خوش آئند ہیں۔ اللہ پاک ایم ایس او پاکستان کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائیں، تمام شر و رفتن سے محفوظ فرمائیں، اس کے راستے میں موجود تمام رکاوٹوں کو دور فرمائے، ذمہ داران و کارکنان کی صلاحیتوں کو نظریہ اسلام و نظریہ پاکستان کے لیے اجاگر فرمائے اور منزلِ مقصود تک پہنچائے۔ (آمین) ✡✡✡

خود مختار طلبہ تنظیم

مہتاب حمید ایڈووکیٹ آزاد کشمیر

جتنی بھی طلبہ تنظیمیں ہیں ان پر کوئی نہ کوئی بالائی آرگنائزیشن ہیں جو ان کو احکامات دیتی ہیں جس سے سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کو کچھ سیکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان وہ واحد طلبہ تنظیم ہے جو آزاد اور خود مختار ہے، اور یہ واحد طلبہ جماعت ہے جس میں طلبہ خود فیصلے کرتے ہیں۔ ملک و ملت کی تعمیر و ترقی کے لیے اور ملک کی بہتری کے لیے اس کا کردار نا قابل تسخیر بنتا جا رہا ہے۔ یہاں پر جو مروجہ نظام ہے اس میں موجود طبقاتی تقسیم ہے کہ مسلمان قومیت، لسانیت اور دیگر بنیادوں پر تقسیم در تقسیم ہوتے چلے جا رہے ہیں، اس کے خاتمے کے لیے ایم ایس او کا جو کردار رہا ہے وہ ہمیشہ سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ ایم ایس او وہ واحد آرگنائزیشن ہے جو حقیقی معنوں میں لاء کی انفورسمنٹ اور لوگوں کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانیوں سے روکنے کے لیے، اور سوسائٹی کی بہتری کے لیے اور شہری حقوق کی آزادی کے حصول کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ ✡✡✡

یکسانیت

احسن متین ایڈووکیٹ نارووال

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن واحد آرگنائزیشن ہے جو یکساں نصاب تعلیم اور یکساں نظام تعلیم کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ علاقائی تعصب کو ختم کرنے کا عزم اس آرگنائزیشن کا حسن ہے۔ بقول مجیب الرحمن شامی صاحب جب پاکستان بنانے کی بات کی گئی تو اس وقت صرف ایک ہی بات تھی کہ مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست چاہیے نہ کہ ہر علاقے یا ہر برادری کے لیے علیحدہ علیحدہ مملکت ہو۔ افراد کی تربیت MSO کا وطیرائے امتیاز ہے، یہی وجہ ہے کہ اس آرگنائزیشن سے جڑا ہر نوجوان با اخلاق اور با کردار نظر آتا ہے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن جہاں پر احیاء دین کا دفاع کرتی نظر آتی ہے وہیں پر شوشل ورک میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی جھلک سانحہ مری میں نظر آئی۔ جب ایم ایس او کے نوجوانوں نے متاثرہ لوگوں کے لیے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس علاقے سے نکالنے کی کوشش کی اور ان کے لیے خوراک کا بندوبست کیا۔ اور اسی طرح حال ہی میں ملک کے سیلاب کی لپیٹ میں آنے پر جس طرح ایم ایس او پاکستان نے کردار ادا کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ یہی وہ اوصاف حمیدہ ہیں جو ایم ایس او کو دوسری تنظیموں سے ممتاز کر دیتے ہیں۔ ✡✡✡

ایم ایس او کو کیسا پایا؟

حافظ رضوان اشفاق ایڈووکیٹ شیخوپورہ

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان وہ واحد طلبہ تنظیم ہے جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں کارنامے سر انجام دیے۔ جن میں ملک و ملت کا تحفظ، اتحاد و یگانگت، محبت و اخوت اور ایثار و قربانی کے جذبے کو فروغ دیا۔ ملا و مسٹر کے درمیان خلا ختم کر کے دونوں طبقات کو ایک ہی پلیٹ فارم پر، ایک ہی پرچم تلے یک جان کر دیا۔ جس نے اپنے اصول ثلاثہ پر عمل پیرا ہو کر نوجوانوں میں خشیت الٰہی، عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور حب صحابہؓ و اہل بیت رضی اللہ عنھم کو پروان چڑھایا۔ نوجوانوں کو مایوسی اور بے راہ روی سے نکال کر پر امید بنایا اور صراط مستقیم پر چلایا۔ طلبہ برادری کا تعلیم سے تعلق مضبوط کیا اور انہیں معاشرے میں بہترین کردار ادا کرنے کے لیے دینی و عصری دونوں تعلیمیں حاصل کرنے کی ترغیب دی۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

ایم ایس او

دینی طلبہ کی نظر میں

ایم ایس او پاکستان پر ایک منصفانہ نظر

محمد صدیق ہزاروی متعلم جامعہ مہد الخلیل الاسلامی کراچی

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے ساتھ وابستہ حیات مستعار کے دس برس گزر چکے، زندگی میں بہت سے نشیب وفراز دیکھے لیکن جو استقامت، لگن، جہد مسلسل، فکر دین وملت ایم ایس او سے منسلک افراد میں دیکھی وہ کہیں اور دور تک نظر نہیں آتی ۔نظریاتی میدان ہو یا سماجی، تعلیمی میدان ہو یا تربیتی، مستحقین کے حقوق کا مطالباتی پہلو ہو یا قابل قبول عمل پر تائیدی مقام، ہر میدان میں ایم ایس او پاکستان پیش پیش نظر آتی ہے۔

اپنے نصب العین غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کے تحت فکر شیخ الہند رحمہ اللہ ملا و مسٹر کی طبقاتی تفریق کا خاتمہ کی امین بنے ملا و مسٹر کو ایک اسٹیج پہ لا کر خدا کی زمین پر خدا کے نظام کی صدا بلند کرواتی نظر آتی ہے۔سماجی میدان ہو تو ایم ایس او کی مرکزی قیادت بذات خود قوم کی خدمت کرتے ہوئے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یاد دلاتی ہے۔

تعلیمی میدان ہو تو وہاں بھی ایم ایس او اپنے کارکنان وطلبہ علوم نبویہ وعصریہ کو تعلیم پر توجہ دلانے کے لیئے مختلف طور وطرق سے برانگیختہ کرتے ہوئے اور ہر جا طلبہ کے حقوق کی صدا بلند کرتے ہوئے اس میدان میں بھی صف اول کا کردار ادا کرتی نظر آتی ہے۔

فکری میدان پر نظر کی جائے تو بھی تمام تر قومی، لسانی، مسلکی، سیاسی تعصّبات کو بالائے طارق رکھتے ہوئے رنگ ونسل کی تفریق کیئے بغیر غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کے عظیم نصب العین کے تحت نظریاتی اور فکری محنت میں کوشاں نظر آنے والی جماعت ایم ایس او پاکستان ہی ہوگی۔اس تنظیم کے اسی خاصہ کے پیش نظر آپ دیکھیں گے کہ اسٹیج تو ہوگا ایم ایس او کا لیکن اس پہ کھڑے صدائے حق کی آواز لگانے والی ہر تنظیم اور ہر طبقہ کی با اثر شخصیات نظر آئیں گی، ایم ایس او پاکستان نے بہت کم عرصہ میں ملک کی تمام تر مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور با اثر ومقتدا شخصیات کا اعتماد حاصل کیا ہے۔

کم مدت میں اپنا لوہا منوانے والی تنظیم

ابو ہریرہ لیاقت عباسی جامعہ محمدیہ اسلام آباد

ایم ایس او پاکستان وہ واحد طلبہ جماعت ہے جس نے انتہائی کم مدت میں بھر پور محنت، کوشش اور سعی کرتے ہوئے اپنا لوہا منوایا ہے۔ایم ایس او پاکستان واضح نصب العین اور بہترین اغراض و مقاصد رکھتی ہے اور طلبہ کی ذہن سازی احسن انداز میں کر رہی ہے اور قرآن مقدس کی آیت ''وقبائل لتعارفوا'' کا مصداق بنتے ہوئے رنگ ونسل اور قوم قبیلے کے افراد کیلو تمام تر تعصّبات سے بالاتر ہو کر ایک نظریے کا آمین بناتی ہے۔ایم ایس او کا مین ایجنڈا کہ وہ قلم جس سے قانون بنتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دینا چاہتی ہے جو محب وطن ہونے کے ساتھ ساتھ پکے سچے مسلمان بھی ہوں، اور اپنی ذمہ داریاں نبھانا جانتے ہوں۔طلبہ کے حقوق کی جنگ ہو یا پھر ناموس رسالت یا ناموس صحابہؓ کا مسئلہ، یا پھر عافیہ صدیقی کی رہائی ہر جگہ ایم ایس او صف اول میں نظر آتی ہے۔یہ تمام تر کوششیں صرف اور صرف غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کے لیے ہیں انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب اس ملک میں پیغمبر اور اصحاب پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی عزت وناموس کا قانون بنے اور گا اور اس ملک پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ہوگا (انشائاللہ)

بقیہ صفحہ 29 پر

ایم ایس او
عہد ساز جدوجہد
عہد ساز شخصیات کی نظر میں

ایم ایس او جامع پروگرام کی حامل ہے

جنرل (ر) حمید گل، سابق ڈی جی آئی ایس آئی

ہر محب وطن نظریہ پاکستان کی بقا اور تکمیل کی جدوجہد میں کوشاں ہے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اس حوالے سے ایک جامع پروگرام رکھتی ہے۔ ایم ایس او کے اغراض و مقاصد بھی بڑے واضح اور دوٹوک ہیں۔ میں اس تنظیم کو اس لیے بھی پسند کرتا ہوں کہ یہ ایک غیر سیاسی تنظیم ہے اور اس کی کوئی سرگرمی ایسی نہیں جو ملکی سلامتی یا دینی اقدار کے خلاف ہو، یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور یہی خصوصیت اسے دوسری تنظیموں سے ممتاز کرتی ہے۔ ایم ایس او تعلیم کے فروغ اور تعلیمی نظام کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اور دوسری اہم بات یہ کہ ہماری تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا، سیکولر تعلیم اور دینی تعلیم، جس سے قوم تقسیم ہو کر رہ گئی، ایم ایس او کا ایک وقت میں دینی مدارس اور عصری طلبہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا دونوں اطراف میں پل کا کردار ہے، جو انتہائی اہم اقدام ہے۔ وطن عزیز کے تمام نوجوانوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے اسی انداز میں اپنے آپ کو مذہبی و سیاسی فرقہ واریت سے دور رکھتے ہوئے ”و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا“ پر کاربند رہتے ہوئے ”غلبہ اسلام و استحکام پاکستان“ کے آفاقی و آئینی پیغام کو مدارس و یونیورسٹیوں کے طلبہ میں عام کریں۔ میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اپنے اصولوں پر کاربند رہے تو بہت جلد کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

شیخ الہندؒ کے خوابوں کی عملی تعبیر

مولانا سمیع الحق شہیدؒ، سابق امیر جے یو آئی (س)

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت شیخ الہندؒ کے خوابوں کی عملی تعبیر ایم ایس او کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ شیخ الہندؒ کی یہی فکر تھی کہ قدیم اور جدید دونوں طبقوں کو بیدار کیا جائے، انہیں یکجا کیا جائے تاکہ قدیم اور جدید مل کر کتاب و سنت کا پیغام لے کر اٹھیں اور اسے گھر گھر پھیلائیں۔ ایم ایس او کے کارکنان جس ولولے کے ساتھ یہ پیغام لے کر اٹھے ہیں میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بہت بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔ ایم ایس او کی سرگرمیاں دیکھ کر یقین کیجیے کہ مجھے ایک نیا حوصلہ مل رہا ہے، اور میری نظر میں آج کل پاکستان اور پاکستانی قوم جن مسائل کا شکار ہے اور جس طرف یہ قوم بھٹک رہی ہے، ایم ایس او ایسے میں ہمارے لیے امید کی ایک روشنی بن کر قوم کے سامنے آئی ہے۔ ایم ایس او اور اس کے نوجوان ہمارا قومی سرمایہ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جب قافلے اسی عزم کے ساتھ نکلیں گے تو ہمارا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر پائے گا۔ میری دعائیں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے ساتھ ہیں۔ ۞۞۞

ایم ایس او سٹوڈنٹس کی تربیت کے لیے کوشاں ہے

شاہد خاقان عباسی، سابق وزیر اعظم پاکستان

آج کا پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب ہے بالخصوص پروگرام کی مینجمنٹ اور ڈسپلن قابل دید ہے۔ اور جو لوگ اس میں شریک ہوئے ہیں وہ رسمی کارروائی کے لیے نہیں بلکہ سننے اور سنانے کے لیے اپنی بات کرنے کے لیے آئے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بڑا مؤثر پروگرام ہے مجھے امید ہے اس اجتماع میں جو نوجوان آئے ہیں وہ کچھ نہ کچھ حاصل کر کے جائیں گے۔ سٹوڈنٹس تنظیم کا رول صرف سٹوڈنٹس تک محدود نہیں ہوتا کیونکہ تو ان کی تربیت تعلیمی اداروں میں ہو رہی ہے اور ان کی تربیت ایسے ہی ادارے کرتے ہیں جیسے ایم ایس او ہے۔ میں نے آج دیکھا ہے ہال کے اندر بھی اور باہر بھی اور بڑا متاثر کرتی ہے کہ ہمارے ملک میں آج بھی ایسی آرگنائزیشن ہے جو صرف سیاست کی بات نہیں کرتی بلکہ سٹوڈنٹس کو تربیت دینے میں کوشاں ہے۔ ۞۞۞

اتحاد و یگانگت کی عملی تصویر

ڈاکٹر مفتی زبیر اشرف عثمانی، استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے دو بڑے طبقات زندگی یعنی طلبہ کو، چاہے وہ کالجز و یونیورسٹی کے ہوں یا مدارس دینیہ کے اور اسی طرح علماء، حکومتی اداروں، سیاسی اداروں اور مختلف طبقات زندگی کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ میں اسے انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں ہمیں انہی طبقات کے ساتھ مل کر اپنے پاکستان کے لیے کام کرنا ہے۔ پاکستان وہ واحد ملک ہے جو کسی نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا اور وہ نظریہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے۔ میری دعا ہے، ہم رہیں یا نہ رہیں لیکن ہمارا یہ ملک، ہمارے ادارے، ہمارے سکول کالجز اور ہمارے مدارس اور مساجد ہمیشہ آباد رہیں۔

دینی وعصری طلبہ کا متفقہ پلیٹ فارم

سردار محمد یوسف، سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور

ایم ایس او پاکستان کا نصب العین ''غلبہ اسلام و استحکام پاکستان'' میں ملک و ملت دونوں کی فلاح ہے۔ ایم ایس او کے پروگرام سے آگاہ ہو کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ایم ایس او پاکستان کی دو انتہاؤں کو قریب لانے میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ دینی و عصری اداروں کے طلبہ کے متفقہ پلیٹ فارم کی کمی کو بڑی شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا، جس کو ختم کرنے کی عملی صورت ایم ایس او پاکستان پیش کر رہی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ قیام پاکستان میں بھی طلبہ نے مثالی کردار ادا کیا تھا اور اب استحکام پاکستان میں بھی طلبہ ہی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ میں ایم ایس او کے تمام کارکنوں اور قائدین کو یوم تاسیس کے موقع پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ایم ایس او میری نظر میں

مولانا زاہد الراشدی، سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن دینی اور اصلاحی ذوق رکھنے والے طلبہ کی تنظیم ہے، جو ایک عرصہ سے طلبہ میں دینی بیداری اور شعور کی فضا قائم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس کا ہدف یہ ہے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں کے طلبہ اور اساتذہ دین اسلام اور نظریہ پاکستان کے مطابق ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل اور نئی نسل کی فکری و دینی تربیت کے لیے مؤثر کردار ادا کریں۔ اس مقصد کے لیے ایم ایس او کی دیگر تنظیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس کا ماہوار آرگن ''نقیب طلبہ'' بھی تسلسل کے ساتھ محنت میں مصروف ہے اور عصر حاضر کے مسائل اور مشکلات کے حوالے طلبہ کی رہنمائی اور تربیت کے لیے خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

ایم ایس او قومی امیدوں کا محور

مولانا عبدالقدوس محمدی، ترجمان وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وطن عزیز پاکستان میں اسلامی نظریات کی داعی طلباء تنظیمیں کئی دہائیوں سے مصروف عمل ہیں۔ ہر ایک کی مصروفیات اور activities دیکھنے کا موقع ملا۔ مجھے ایم ایس او پاکستان ان میں منفرد اور امتیازی حیثیت کی حامل تنظیم نظر آئی۔ غلبہ اسلام و استحکام پاکستان کے نصب العین کی حامل یہ خود مختار طلبہ تنظیم دینی وعصری تعلیمی اداروں میں یکساں طور پر مصروف عمل ہے جو دور جدید کے چیلنجز اور اہداف کو حاصل کرنے کے لیے طلبہ کی فکری و نظریاتی تربیت کر رہی ہے۔ منفرد تنظیمی ڈھانچہ، کارکن سے لے قائد تک خود احتسابی، اپنے مشن سے وابستگی اور اخلاص ایم ایس او کے نمایاں پہلو ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ قافلہ، یہ کارواں تنہا نہیں ہے اور از خود چلنے والا قافلہ نہیں ہے بلکہ اسے اکابر اور بزرگوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ اور ہم اللہ کی رحمت سے امید کرتے ہیں کہ یہ نوجوان ملک و ملت کے لیے ایک بہترین مستقبل کی نوید ثابت ہوں گے۔ ✪✪✪

خوبصورت اور بااعتماد تنظیم

مفتی حبیب الرحمن درخواستی،
مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور

اس پرفتن اور دین بیزاری بلکہ اسلامی تہذیب وتمدن کو بے قدر کرنے کے دور میں نوجوانانِ اسلام جو ملک وملت کے لیے بہت بڑا سرمایہ اور مستقبل کی قیادت ہیں ان کو منظم کرنا اور اسلامی اقدار پر قائم رکھنا، کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ صحابہؓ وآل رسول ﷺ کی حرمت ومقام سے وابستہ رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔اس صراط مستقیم پر ایم ایس او بفضل اللہ وتوفیقہ رواں دواں ہے۔دینی مدارس اور عصری تعلیم کے طلباء پاکستان کو اسلامی اقدار سے روشن کرنے کے لیے اس خوبصورت اور بااعتماد تنظیم کو مضبوط اور منظم کرنا ضروری ہے اس میں بھرپور کردار ادا کرنے کی ہدایت کرتا ہوں، فقیر دعا گو ہے اللہ تعالیٰ اس قافلہ حق کو تمام شرور سے محفوظ فرماتے ہوئے خوب ترقی نصیب فرمائے۔آمین۔

فلسفہ شیخ الہندؒ اور ایم ایس او

مولانا عبدالغفور حیدری، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی جدوجہد میں ایک بڑی پیش رفت یہ ہے کہ یہ مسلم دنیا کو لڑانے کی سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے اپنے دامن میں وسعت اختیار کیے ہوئے ہے۔ضرورت ہے کہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے فلسفے پر عمل کیا جائے، انہوں نے تحریکی انداز سے جو کارنامہ سرانجام دیا ہمیں بھی اسی تحریکی راستے کو اپنانا ہوگا۔شیخ الہندؒ کی تحریک میں ہر مسالک اور مذہب کے لوگ تھے اسی وجہ سے انگریز کو یہاں سے جانا پڑا تھا کہ وہ اتنی بڑی قوت وطاقت کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔مجھے خوشی ہے کہ ایم ایس او فکر شیخ الہندؒ جو لے کر چل رہی ہے۔اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور آپ کی کوششوں کے ثمرات پوری دنیا میں پھیلیں۔

ایم ایس او کو مبارک باد

حافظ حسین احمد، رہنما جے یو آئی

سیرت طیبہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جتنا بڑا مشن ہوتا ہے اس کے لیے اتنی ہی زیادہ محنت اور جہد مسلسل کی ضرورت ہوتی ہے، دنیا کی رہنمائی کے لیے پیغمبر اسلام کی زندگی اور محبت سے رشتہ جوڑنا بہت ضروری ہے، اس سلسلے میں ایم ایس او کی جدوجہد لائق تحسین اور مبارک باد ہے۔یوم تاسیس کے موقع پر ایم ایس او کے ہر ہر کارکن کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

مغربی تہذیب کے خلاف مستحکم آواز

میاں محمد اسلم، مرکزی رہنما جماعت اسلامی (سابق ایم این اے)

میں ایم ایس او کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، ایم ایس او نے نوجوان نسل پر مغربی تہذیب اور ثقافت کی یلغار کی روک تھام اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جدوجہد شروع کررکھی ہے۔جس انداز سے دینی وعصری اداروں میں یہ طلبہ جماعت کام کررہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ امت کا مجموعی نظریہ سامنے لائی ہے۔ہمیں اس مغربی یلغار کے خلاف مزید جدوجہد کرنا ہوگی۔مغرب کو نہ ہماری ٹیکنالوجی سے خطرہ ہے، نہ ایٹم بم سے اور نہ ہی فوجی طاقت سے، مغرب کو اگر خطرہ ہے تو صرف مسلمان کی سوچ وفکر اور ایمان سے ہے، ہمیں انہی خطوط پر بنیادیں استوار کرکے آگے بڑھنا ہوگا۔آپ نوجوان مسلم متحد ہوکر آگے بڑھیں، امت مسلمہ کی قیادت سنبھالیں تاکہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اللہ کے نظام کی ہی حاکمیت ہو اور اسی نظام کے صدقے پوری دنیا امن وآشتی کا گہوارہ بنے۔

ایم ایس او کی جدوجہد کو سراہتا ہوں

علامہ خادم حسین رضویؒ، بانی تحریک لبیک پاکستان

ایم ایس او پاکستان کے وفد نے ناظم اعلی MSO پاکستان برادر سردار مظہر کی قیادت میں علامہ خادم حسین رضوی صاحب ملاقات کی اور ایم ایس او کے نصب العین، اغراض ومقاصد سے تفصیلی آگاہ کیا۔ علامہ مرحوم نے فرمایا تحفظ ختم نبوت کے لیے دیے گئے دھرنے میں ایم ایس او نے بغیر کسی مفاد کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہماری حمایت کی اور مختلف کالجز یونیورسٹیز کے سٹوڈنٹس کو دھرنے میں لے کر آئی، میں اس پر پوری جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ بہت احسن انداز میں کالجز اور یونیورسٹیوں میں کام کر رہے اس میں مزید بہتری اور تیزی لانے کی کوشش کریں۔ نشست کے اختتام پر ایم ایس او کے وفد کی اعزازی طور پر دستار بندی کی گئی۔

ایم ایس او کی جدوجہد

اوریا مقبول جان، سینئر تجزیہ نگار

میں ایم ایس او کو بہت عرصے سے جانتا ہوں، جس طرح ایم ایس او نے دین کے حوالے سے نوجوان نسل اور دینی مدارس کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے اور Western world کے مقابلے میں اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایم ایس او کے دیگر پروگرامات کے ساتھ ساتھ طلبہ اجتماع میں بھی شرکت کا موقع ملا، بہت جاندار پروگرام تھا، ایسا جاندار پروگرام بہت کم دیکھنے کو ملا ہے۔

ایم ایس او میرے دل میں بسی ہے

سینئر تجزیہ نگار مجیب الرحمن شامی

ایم ایس او ایک منفرد تنظیم ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں اپنے طرز کی پاکستان میں واحد تنظیم ہے، جو برسوں سے میرے دل میں بس رہی ہے، جو مدرسے اور سکول کو، دارالعلوم اور یونیورسٹی کو بھی ایک کر رہی ہے۔ آج جبکہ ہر جگہ تقسیم کی باتیں ہو رہی ہیں، بڑے بڑے لیڈر، بڑے بڑے سیاستدان، بڑے بڑے دانشور اور بڑے بڑے مذہبی رہنما جتھے بنانے میں مصروف ہیں، ایسے میں ایم ایس او اتحاد اور پیغام کے لیے رابطے کا کام کر رہی ہے، وہ پیغام جو علامہ اقبالؒ نے دیا، وہ پیغام جس کے لیے ہم نے پاکستان حاصل کیا اور وہ پیغام جس کو اپنا کر ہم پاکستان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

غیر سیاسی طلبہ تنظیم

سمیع ابراہیم اینکر پرسن

میں آج مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالقدیر خان سیمینار میں شریک ہوا، اور یہ دیکھ انتہائی مسرت ہوئی کہ وطن عزیز پاکستان میں ایک ایسی طلبہ تنظیم بھی موجود ہے جو سیاسی چھتریوں سے محفوظ، اور اپنے فیصلوں میں خود مختار ہے، اور انتہائی منظم انداز میں وطن عزیز میں کام کر رہی ہے۔ آج آپ کا نظم دیکھ کر جہاں مجھے خوشی ہوئی وہیں پر امیدیں بھی وابستہ ہوگئیں کہ آپ مشرقی تہذیب کو اجاگر کرنے کے لیے ہمہ تن کوشاں رہیں گے۔ اور مختلف طبقات زندگی سے آپ رابطے قائم کر رہے ہیں، آپ کی تنظیمی جدوجہد کی خبریں پہنچتی رہتی ہیں جو انتہائی خوش آئند ہیں۔

ہمیں ایک قوم بننا ہے

قاسم خان سوری، ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے اس طلبہ اجتماع میں آکر بہت ہی خوشی اور اطمینان محسوس ہوا کہ پاکستان میں ایک ایسی طلبہ تنظیم بھی ہے جس کے مدارس، یونیورسٹی اور کالجز کے تمام طبقہ فکر اور پورے پاکستان سے آج یہاں نوجوان آئے ہوئے تھے جو پورے ملک کی نمائندگی کر رہے تھے۔ کنونشن سنٹر اسلام آباد آج پاکستان کے پرجوش نوجوانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایسے نوجوان جو پاکستان کے بننے کا مقصد سمجھتے تھے کہ پاکستان کیوں معرض وجود میں آیا اور اس ملک کے مستقبل میں وہ کون سے لائحہ عمل ہیں جن کو اپناتے ہوئے ہم ایک عظیم قوم بن سکتے ہیں۔ ملک پاکستان وہ واحد ملک ہے جو سب سے زیادہ نوجوان مسلمان آباد ہیں۔ ہم نے اتفاق، اتحاد، اور تنظیم کے ساتھ رہتے ہوئے اور اسلام کے اصولوں کو سمجھتے ہوئے پاکستان کو دنیا کا وہ چمکتا ہوا ستارہ بنانا ہے جو امن و اتحاد کی روشنی دے اور اسلام کے اصولوں پر چلتے ہوئے امیر اور غریب کی تفریق ختم کر دے۔

ایم ایس او قائداعظم کے نقش قدم پر

سردار محمد یعقوب، سابق وزیر اعظم آزاد جموں کشمیر

طلبہ اجتماع کی کامیابی پر میں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس پروگرام میں شرکت سے دلی خوشی ہوئی۔ پاکستان کی تاریخ کا سب سے کامیاب پروگرام ایم ایس او کا پروگرام ہوا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو نظر بد سے بچائے، آپ کا یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ وہی کام کر رہے ہیں جو بانی پاکستان حضرت قائداعظم نے کیا تھا۔ جتنے بھی لیڈران نے اس پروگرام میں شریک ہو کر تقریریں کی وہ سبھی آپ کو دیکھ کر سمجھ رہے ہیں کہ کوئی نہ کوئی طریقہ کر کے آپ کو آگے بڑھایا جائے۔ اور اچھی تعلیم حاصل کر کے سنجیدہ طریقے سے عملی زندگی میں جانے کی کوشش کریں۔ اور آپ کا مشن بہت اچھا اور خوبصورت ہے، بالخصوص نوجوانوں کے لحاظ ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ آپ جذباتی نہیں بلکہ سنجیدہ، سمجھدار اور اپنے مشن پر گامزن ہیں اس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

آج کا نوجوان کل کا لیڈر ہے

حافظ حفیظ الرحمن، سابق وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان

نوجوان چونکہ کل کے لیڈر ہیں قوم کا سرمایہ ہیں اس لیے ان کے اندر برداشت کا مادا پیدا کرنا بہت ضروری ہے آج اگر ان نوجوانوں کو پاکستان کے چیلنجز کا علم ہوگا تو کل جب عملی میدان میں آئیں گے تو آسانی ہوگی۔ ہماری دعا ہے اور ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ایم ایس او بغیر کسی اندرونی یا بیرونی خاص چھتری کے اپنا نظم وضبط جس طرح چل رہا ہے اس کو آگے بڑھائی گی اور تمام طلبہ تنظیموں سے گزارش کریں گے کہ نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ اجتماعیت کی طرف راغب کریں۔
دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی دے آمین

حرمت قرآن کی محافظ تنظیم

مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی رحمہ اللہ

ناروے میں جب قرآن کریم کی توہین کی گئی اور ایم ایس او نے بھرپور احتجاج کیا، ایم ایس او کا وفد دعائیں لینے کے لیے حضرت جی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی جب پتہ چلا کہ ایم ایس او نے لیاقت باغ سے گارڈن کالج تک حرمت قرآن ریلی نکالی۔ مدارس کے طلباء تو ہمیشہ دین کے لیے قربانی دیتے آئے ہیں لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ ایم ایس او کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو بھی اس عنوان پر تیار کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ایس او کو کامیابی دے آمین۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ممتاز قادری شہید کے کیس کے سلسلے میں جب بھی کچہری جانا ہوتا تو ایم ایس او کے کارکنوں کا ساتھ ہونا ہمارے لیے خوشی کا باعث ہوتا تھا۔ ۞۞۞

ایم ایس او کو ہدیہ تبریک

مولانا قاضی عبدالرشید، ناظم وفاق المدارس العربیہ پنجاب

گزشتہ دنوں متحدہ سنی کونسل کے پلیٹ فارم سے عظمت صحابہؓ عظمت اہل بیت کے لیے جو آواز بلند کی گئی ہمارے ان ایم ایس او کے دوستوں نے اس میں صف اول کا کردار ادا کیا، میں اس جذبے پر اس تعاون پر انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں میں اور نکھار پیدا فرمائے، اور جس انداز میں ایم ایس او کے یہ نوجوان جن جذبوں کو لے کر چل رہے ہیں ان جذبوں میں اللہ اور جلا نصیب فرمائے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے اہداف اور مقاصد میں نے پڑھے اور اس کا خلاصہ میں یہی سمجھا ہوں کہ ایم ایس او کا پروگرام صحیح معنوں میں مسلمان نوجوانوں کی یاد دلاتا ہے۔

ایم ایس او کا پلیٹ فارم

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر

ماشاءاللہ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے ایک بہت اچھے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا ہے۔ غلبہ دین اور استحکام پاکستان کے حوالے سے بلاتفریق مسلک اور بلاتفریق طبقات تمام لوگوں کو جمع کیا ہے۔ میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو مستحکم کرنے کے لیے نظام اسلام کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ اور نظام اسلام کے قیام کے لیے لوگوں کو سیدھے راستے پر چلانا اور ان کو دلائل، براہین اور فکری اعتبار سے ان کی مفلسی کو دور کرنا اور ان کو دلائل و براہین فراہم کرنا یہ وقت کی بہت اہم ضرورت ہے۔ اور ماشاءاللہ ایم ایس او یہ کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے (آمین)

سیاسی سرپرستی سے محفوظ طلبہ تنظیم

علی محمد خان، سابق وفاقی وزیر

ایم ایس او کسی سیاسی جماعت کا ونگ نہیں بلکہ طلبہ کی نمائندہ تنظیم ہے۔ اس تنظیم کو میں نے ہمیشہ کشمیر، فلسطین اور پاکستان میں 14 اگست پر، 06 ستمبر، 23 مارچ، علامہ اقبال اور قائد اعظم ان چیزوں پر میں نے اس تنظیم کو کام کرتے دیکھا ہے۔ میں اس تنظیم کو اس وجہ سے اپریشیڈ کرتا ہوں کہ یہ سیاسی سرپرستی کے بغیر پاکستان اور دین کے لیے کام کر رہی ہے۔ میں ایم ایس او کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ سٹوڈنٹس کا پاکستان بنانے میں اہم کردار ہے اور آج پھر سٹوڈنٹس کو پاکستان بنانے کے مقصد کا احساس دلانے کی ضرورت ہے۔

مدارس و یونیورسٹی کے طلبہ کا گلدستہ

سینیٹر ولید اقبال (پوتا علامہ اقبال مرحوم)

لاہور میں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے پروگرام میں پہلی دفعہ شرکت کا موقع ملا، میں ایم ایس او کے نظم سے بہت زیادہ متاثر ہوا، آپ ملا و مسٹر کی تفریق کے خاتمے کی جو سوچ و فکر لے کر چل رہے ہیں وہ بہت خوش آئند ہے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور مدارس کے طلبہ کا خوبصورت گلدستہ نظر آیا۔ پڑھا لکھا طبقہ دیکھنے کو ملا جن پر ایم ایس او نظریاتی محنت کر رہی ہے۔ حقیقی معنوں میں یہی فکر میرے دادا علامہ اقبال رحمہ اللہ کی تھی۔ الحمدللہ مجھے خوشی اور اطمینان ہوا کہ آج بھی اقبال مرحوم کی فکر و نظر کو لے کر چلنے والی تنظیم موجود ہے۔

آج کا نوجوان اکابرین کی قربانیوں سے ناواقف ہے

سردار تنویر الیاس، سینئر وزیر آزاد کشمیر

ایم ایس او کا پہلا پروگرام تھا جس میں میں نے شرکت کی۔ مجھے اس کی بات کی خوشی ہوئی کہ آپ نے جب اس تنظیم کی بنیاد رکھی تو اسلامک یونیورسٹی سے آغاز کیا چونکہ میں بھی اسلامک یونیورسٹی کے گریجویٹ میں سے ہوں۔ ہمارا ایک ایسا رشتہ ہے جو ہر آنے والے دن مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہماری دینی درسگاہ، ہماری علمی درسگاہ اور ہماری قانونی درسگاہ ایک ہے۔ مجھے آج امید ہوئی ہے کہ ایم ایس او پاکستان کے عام نوجوانوں کے کردار کے بنانے میں اور نظریہ پاکستان کے حوالے سے ایم ایس او بنیادی کردار ادا کر سکتی ہے۔ وہ علم جو ہمارے خزانے تھے، آج کے نوجوان کو بتایا جا رہا ہے کہ تمہارے پاس فخر کرنے کو کچھ نہیں ہے لیکن اس نوجوان کو نہیں پتہ کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کیا تھے، اکابرین دیوبند کا کیا رول ہے اور وہ اکابرین جن کا تحریک پاکستان میں اہم کردار تھا جنہوں نے اپنے خاندان کی قربانی دی ان کے رول سے آج نوجوان ناواقف ہے۔ ان کے کردار نوجوانوں کو بتانے کی ضرورت ہے۔ ایم ایس او پاکستان اس پوزیشن میں ہے کہ یہ نوجوان کو اس کی منزل سے متعارف کرائے اور اس کو واپس اپنی منزل کی طرف لائے۔ آئندہ آپ جہاں ہمیں بلائیں گے ہم آپ کے شانہ بشانہ چلیں گے ان شاءاللہ۔

طلبہ یونین کی نمائندہ تنظیم

خرم شہزاد ورک وزیر قانون پنجاب

میں آپ حضرات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے اس کا اجر اللہ تعالیٰ ضرور دیں گے اور ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے ان شاء اللہ۔ آپ حضرات نے اقبالؒ کی فکر کو اجاگر کرنے کے لیے فکر اقبال سیمینار کا انعقاد کیا یہ انتہائی اہم اقدام ہے۔ آج کے نوجوان کو چاہیے کہ وہ اقبال کی فکر کو ضرور پڑھیں، اقبال کی فکر ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بننے کا درس دیتی ہے۔ آپ کے مطالبات میں جو طلبہ یونین کا مطالبہ ہے اس پر اسمبلی کے فورم پر ضرور آواز اٹھائی جائے گی، کیونکہ میں خود سٹوڈنٹ دور سے گزرا ہوں اس لیے میں بھی چاہتا ہوں کہ سٹوڈنٹس یونین کو بحالی انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ اپنے اداروں اور انتظامیہ پر چیک ان بیلنس ہوتے ہیں، اس لیے اس پر آواز اٹھانا ضروری ہے۔

جیسا سنا تھا آپ کے نظم کو ویسا ہی پایا

علی اعوان مشیر خصوصی سابق وزیر اعظم پاکستان

آج آپ کے اس پروگرام میں شرکت کے لیے انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ذمہ دار چوہدری عبدالقدوس نے دعوت دی، اور بتایا کہ یہ ہماری. برادر طلباء تنظیم ہے اور محنت و لگن سے کام کر رہی ہے۔ ان کی اس قدر تعریف کرنے کی وجہ سے شرکت کا داعیہ پیدا ہوا کہ کیوں نہ اس پروگرام میں اس تنظیم کے نظم و ضبط اور ڈسپلن کو دیکھا جائے۔ کیونکہ جب ایک تنظیم کسی دوسری تنظیم کی تعریف کر رہی ہو تو یہ واضح ہوتا کہ واقعی وہاں کچھ ایسا ہے جسے دیکھا جائے۔ جب میں پروگرام میں پہنچا تو دیکھ کر خوشی محسوس ہوئی کہ جس طرح بتایا گیا تھا بعینہ ویسے ہی خوب رو اور خوب صورت نظام پایا۔ آپ کے ذمہ داران انتہائی متحرک اور چاک و چوبند ہیں۔ آپ کی ملا و مسٹر کی طبقاتی تفریق کے خاتمے کے لیے کوششیں دیکھ کر پاکستان کی 75 سالہ تاریخ پر نظر جا رہی ہے کہ جو حکومتوں کا کام تھا آج یہ تنظیم کر رہی ہے۔

میری جان ایم ایس او، میری پہچان ایم ایس او

میری جند جان ایم ایس او میری پہچان ایم ایس او
مجھے محبوب ہر شے سے رفیع الشان ایم ایس او

خدا پہ ہے یقین پختہ خدا کا خوف دل میں ہے
نبی کے عشق میں سرشار ہے قربان ایم ایس او

سکھایا ہے مجھے ایم ایس او نے کتنا نبوت پر
مرا ختم نبوت پر بھی ہے ایمان ایم ایس او

ابوبکر وعمر عثماں علی حیدر بھی رہبر ہیں
صحابہؓ سے محبت کا ہر اعلان ایم ایس او

نہ فرقہ واریت نہ ملا ومسٹر کی ہے تفریق
یہ ہر مسلم سٹوڈنٹ کا وسیع میدان ایم ایس او

جوانوں کو نئے جذبات سے بیدار کرتی ہے
مدارس کالجوں میں گونجتی آواز ایم ایس او

سٹوڈنٹ ہوں کسی کالج کے یونی کے مدارس کے
تو آجاؤ یہا ں فیضان ہی فیضان ایم ایس او

شریعت ملک میں نافذ ہو ایم ایس او کا مقصد ہے
ہے چاہت اسکی استحکام پاکستان ایم ایس او

صدا حق سچ کی ہے حق سچ ہی کہنا جانتی ہے
مقابل ظلم کے ڈٹ کر کھڑی طوفان ایم ایس او

ہنر سکھلا دیا زینی کو حق پہ ڈٹنے کا تو نے
کبھی نہ بھول پاؤں گا ترا احسان ایم ایس او

ایم ایس او
مذہبی، سیاسی، سماجی شخصیات کی نظر میں

اعتدال پسند طلبہ تنظیم

مولانا منیر احمد علوی، شبان ختم نبوت

الحمدللہ ایم ایس او سے میرے تعلق کو ایک سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ مختلف دوستوں کے زریعے وقتاً فوقتاً ایم ایس او کے کام اور خدمات مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں۔ ایم ایس او آج کے دور میں جس نہج پر، جس اعتدال کے ساتھ، جس طبقے میں کام کر رہی ہے یہ وقت شدید ضرورت ہے۔ اللہ رب العزت ان کی تمام خدمات کو قبول فرمائے۔ اور ناموس رسالت، ختم نبوت اور سیرت رسول کے حوالے سے مزید ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایم ایس او کے رضا کاروں اور کارکنوں میں وہ جذبہ ہے جو پرانی تنظیموں اور جماعتوں کے رضا کاروں کے اندر ہوتا تھا۔ یہ قائدین اور قیادت کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قیادت کو ہمیشہ باقی رکھے اور ان کارکنوں کو اسی طرح جمع رکھے (آمین)

مدارس اور کالج کا عظیم سنگم

مفتی رضوان عزیز، مہتمم دارالعلوم ختم نبوت عارفوالا

ایم ایس او پاکستان سکول و کالج اور مدارس کے اس عظیم سنگم کا نام ہے جہاں پر ملا اور مسٹر کی تفریق ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس حوالے سے ان کا جو کام ہے وہ ایم ایس او کو دیکھنے سے سامنے آجاتا ہے۔ انتہائی مہذب اور منظم انداز میں اور ایک بہترین جذبے کے ساتھ ہمارے ایم ایس او کے سٹوڈنٹس دفاع ختم نبوت کے حوالے سے، ملکی سالمیت اور صحابہؓ و اہل بیت کی عزت و عظمت کی خاطر محنت کر رہے ہیں۔ نوجوان پرعزم ہیں اور ان کا جذبہ انتہائی آہنی اور فولاد جیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ایم ایس او پاکستان کو ہر طرح کی نظر بد سے بچائے اور اندرونی اور بیرونی سازشوں اور فتنوں سے محفوظ کرتے ہوئے ان جوانوں کو ان کے مقاصد میں کامیاب کرے۔

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

ڈاکٹر مفتی خالد محمود ازھر، جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء اسلام پنجاب

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، پاکستان کی واحد غیر سیاسی طلبہ تنظیم ہے جس نے مسلکی، گروہی، لسانی، قبائلی اور فرقہ وارانہ تعصب سے بالاتر ہو کر خالص اسلامی خطوط پر نوجوانوں کی راہنمائی کا بیڑا اٹھایا اور کسی مذہبی سیاسی جماعت کا سہارا لئے بغیر نوجوانوں نے نوجوانوں میں رہ کر کامیابی سے اپنے اہداف حاصل کئے۔ اس تنظیم کی قیادت کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ذمہ داران دینی اور عصری تعلیم سے بہرہ ور اور دینی و عصری علوم کے حسین امتزاج کا بہترین نمونہ ہیں، اس تنظیم کے بانیان، زمانہ ماضی اور حال کے قائدین نے دینی مدارس اور عصری تعلیمی اداروں میں موجود خلیج کو اگر کلی طور پر ختم نہیں کیا تو اس قدر کام ضرور کر چکے کہ دینی مدارس کے فضلاء اور عصری جامعات کے طلباء کو اس قدر قریب کر دیا کہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں اور افہام و تفہیم کی وجہ سے فاصلے سمٹ رہے ہیں، ماضی قریب تک طلباء تنظیموں کا عمومی مزاج کچھ ایسا تھا کہ عصری تعلیمی اداروں میں تعلیم ماحول کی بجائے اپنی تنظیم اور اپنی سوچ کو پروان چڑھانے اور اس کے لئے درسگاہوں، اساتذہ کی بے حرمتی لڑائی جھگڑے اور قتل و قتال معمول بن چکا تھا جس کا نتیجہ تعلیمی زبوں حالی، بدامنی فسادات کے ساتھ ساتھ متحرک سٹوڈنٹس لیڈرز کی تعلیم سے محرومی کی صورت میں سامنے آتا رہا، ایم ایس او نے اس روایت کو توڑا، اساتذہ، درسگاہ کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے طلباء کے تعلیمی حقوق کی پاسداری کا فریضہ عزت و وقار متانت و سنجیدگی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے، اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ایم ایس او نے جامعات سے کلاشنکوف کلچر، باہمی تنازعات کے خاتمے اور اساتذہ و جامعات کے وقار کی بحالی اور طلباء کو خالص تعلیمی ماحول فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا، یہی وجہ ہے کہ ملک کے مقتدر اداروں، جامعات کے سربراہان اور ذمہ داران کے ہاں ایم ایس او عزت، وقار شرافت، دیانت کی علامت ہے اور یہ اعزاز بھی ایم ایس او کو حاصل ہے کہ اس تنظیم سے منسلک طلباء کے والدین اپنے پیاروں کے اس رشتے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

ایم ایس او کی کوششیں ہر جگہ موجود ہیں

مفتی سید عزیز الرحمن ترمذی

ایم ایس او کے پروگرام میں شرکت کا موقع ملا، بہت بہت دل خوش ہوا۔ ان کی کوششیں ہر سطح پر موجود ہیں۔ مدارس کے طلبہ، یونیورسٹی کالجز کے طلبہ میں ان کی کوششیں دیکھ کر اور تمام افراد کو ان کے سٹیج پر یکجا دیکھ کر دل کو بڑی مسرت ہوئی اور یہ امید جاگی ہے کہ ایم ایس او کو اللہ تعالیٰ ہمارے طلبہ میں اسلام کی نشاط ثانیہ کا ذریعہ بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان کاوشوں کو ثمر آور کر کے ان شاء اللہ امت اسلامیہ کے جو حقیقی مقاصد ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان میں ان کو کامیابی عطا فرمائے اور ان کی تمام کاوشوں کو کامیاب فرمائے۔ (آمین)

معاشرے کو اسلامی معاشرت سے آراستہ کرنا

محمد اطہر اعوان، سیکرٹری جنرل پاکستان راہ حق پارٹی

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے یوم تاسیس کے موقع پر میں MSO کے تمام کارکنان و ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ اس اہم ترین دن پر یہ عرض کرتا ہوں کہ انسانی معاشرے کو اسلامی معاشرت سے آراستہ کرنا اور ایک ایسے نظام کی داغ بیل ڈالنا جو منشاء الٰہی کے مطابق ہو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا فرض منصبی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد عقیدہ ختم نبوت کے طفیل یہ فریضہ امت محمدیہ کو نصیب ہوا۔ الحمدللہ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اس اہم ترین فریضہ کی ادائیگی کیلیے برسر کار پیکار ہے آج اس جدوجہد نے بہت سارے سنگ میل عبور کیے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العزت اعلاء کلمۃ اللہ، غلبہ دین، اقامت دین اور اسلامی معاشرت کی تشکیل کے لیے جاری اس کاروان کو منزل مقصود نصیب فرمائے۔ ✡✡✡

امت مسلمہ کے لیے فکر مند نوجوان

تاجر رہنما شرجیل میر راولپنڈی

ایک دہائی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ایم ایس او کے ساتھ تعلقات کو، اس طویل عرصے میں ایم ایس او کے بے شمار پروگرامات میں جانے کا موقع ملا، اس تنظیم کے نوجوانوں کو ہمیشہ امت مسلمہ کے لیے فکر مند پایا۔ اس تنظیم نے ہمیشہ مسلم امہ کی ترجمانی کی ہے۔ اور جب بھی ناموس رسالت کا مسئلہ آیا یہ دیوانے مستانے بے دھڑک نبی کریم ﷺ کی ناموس کے لیے میدان میں کھڑے نظر آئے۔ ہمیشہ ان نوجوانوں کو پاکستان سے محبت کرنے والے پایا اور ان کی آپس کی اور دیگر طبقات سے محبت دیکھ کر رشک آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تنظیم کو اور اس کے تمام رفقاء کو ہمیشہ محفوظ رکھے اور ملک وملت کی خوب خدمات لے۔

دین دار و دنیا دار طلبہ کی کھیپ

عمر شاہین، ڈسٹرک الیکشن افیسر

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں نے ایم ایس او کو جتنا جانا میں نے یہ سمجھا کہ پورے ملک میں اس وقت باقی کوئی تنظیم نہیں دیکھی جو بیک وقت دین دار اور دنیا دار طلباء کی کھیپ تیار کر رہی ہے۔ ایم ایس او نے طلباء تنظیم ہو کر، بہت ساری جماعتوں سے، بہت زیادہ کام کر رہی ہے اس سے، بہت خوشی ہوئی اور دعا ہے کہ ایم ایس او ایسے ہی پھیلتی پھولتی رہے۔ ایم ایس او ریاست کشمیر کی امید ہے۔

اخلاص وللہیت کے جذبے سے سرشار

حاجی خورشید، نائب صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) کراچی ڈویژن، مرکزی رہنما صوبہ ہزارہ تحریک پاکستان

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے پروگرام میں پچھلے سال بھی شرکت کی جو کہ ایک قیمتی تجربہ تھا مقررین طلبہ کرام ذمہ داران کو سُننے سے میں نے یہ سمجھا ہے اس گئے گزرے زمانہ میں یہ طلبہ تنظیم عصری اور دینی علوم کے طلبہ کا حسنِ امتزاج ہے جو غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کے لیے نظریہ پاکستان کی روشنی میں عملی اور منظم جدوجہد طلبہ کے اداروں میں کر رہی ہے Mso مُلاّں اور مسٹر کے فرق کو ختم کرنے کی بھی عملی جدوجہد کر رہی ہے ان کی تربیت سے جلد ہی دینی اور عصری اداروں کے طلبہ مستقبل میں ہر شعبہ زندگی میں اعلیٰ اور قائدانہ کردار ادا کریں گے یہ طلبہ تنظیم للہیت اور اخلاص کے جزبے سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے میری دعا ہے کہ Mso دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے اپنے اعلیٰ مقاصد غلبہ دین اور استحکام پاکستان کی جدوجہد میں کامیاب ہو۔

ایم ایس او کا پلیٹ فارم

مولانا عمر مکی بن مولانا عبدالحفیظ مکیؒ

ایم ایس او کے اس پلیٹ فارم پہ مجھے خوشی بھی ہوئی اور مجھے فائدہ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات سے خوب کام لے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب طالب علموں تک بات پہنچے گی تو آئندہ وہ جب آگے جا کر جہاں کہیں بھی کسی بھی پوسٹ پر یا دینی خدمات سرانجام دیں گے تو جو آج جو بات سیکھی ہے وہ اس وقت اسے نہیں بھولیں گے۔ آج ہمیں اس کام کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

ایم ایس او کی بے حد مشکور ہوں

ڈاکٹر فوزیہ صدیقی، چیئرمین عافیہ مومنٹ پاکستان

آپ جیسے نوجوان ہی ملک پاکستان کو بے راہ روی اور طاغوتی یلغار سے بچا سکتے ہیں اور یہی عافیہ کا کام تھا۔ میں ایم ایس او کی بے حد مشکور ہوں کے آپ نے ہمیشہ عافیہ بہن کے لیے آواز اٹھائی کہ وہ قوم کی بیٹی ہے اور یہ ہمارا دینی و قومی فریضہ ہے۔ اور آپ نوجوانوں کے باعث آج پوری دنیا میں عافیہ کے لیے آواز اٹھ رہی ہے۔ ان شاء اللہ عافیہ بہن آئے گی اور آپ کے ساتھ مل کر ان شاء اللہ ایک ایسی تبدیلی لے کر آئے گی جو پاکستان کی عزت اور توقیر کو روشن کرے گی۔

مبارک باد ایم ایس او کو

مشتاق احمد، سابق کوچ قومی کرکٹ ٹیم

میں بہت بہت مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کو کہ جنہوں نے یہ بہت بڑا پروگرام آرگنائز کیا ہے یہاں جمع ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان کے دل میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بیدار ہو جائے، جیسا کہ علامہ اقبالؒ اپنی شاعری کے ذریعے مسلمان کو جگانے کی کوشش کی تھی۔ اس طرح کے ایونٹس پاکستان میں ہونے چاہیے تا کہ ہمارے دلوں میں ایمان زندہ ہو جائیں، ہمارے ایمان زندہ ہوں گے تو ہمارے لیے نبی کے طریقوں پر چلنا آسان ہو گا۔

ایم ایس او سے کیا سیکھا؟

سعود احمد جامعہ معارف القرآن اسلام آباد

آج سے چار سال قبل ایک دوست کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے فکر اسلاف کے عنوان سے منعقد نشست میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں ایک خوش گفتار نوجوان طلبہ سے مخاطب تھے، نشست کے آخر میں سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا تو میں نے سوال کیا کہ M.S.O کا نصب العین کیا ہے؟ تو جواب ملا کہ غلبہ اسلام واستحکام پاکستان، یہ جواب سن کر وطن اور اسلام کی محبت جو پہلے سے دل میں موجود تھی نے MSO کی دعوت پر لبیک کہنے پر آمادہ کیا۔ نشستوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی رہی، ایک نشست میں حاضر ہوا دل نشیں انداز رکھنے والے مقرر کے یہ الفاظ کہ آپ نوجوان ہیں اور نوجوان جس میدان میں قدم رکھتا ہے تو اسے فتح کر کے دم لیتا ہے۔ تاریخ گواہ ھے کہ دنیا میں انقلاب ہمیشہ نوجوانوں کی وجہ سے آیا ہے۔ یہ الفاظ سن کر اپنی جوانی MSO کے مشن پر صرف کرنے کا عزم مصمم کیا۔ کیونکہ اقبال فرماتے ہیں کہ:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
انہیں اپنی منزل نظر آتی ہے آسمانوں میں

اس وقت سے آج تک MSO کے ساتھ چلنا نصیب ہوا ہے۔ MSO کے ذمہ داران وکارکنان میں بڑوں کے ساتھ ادب سے مخاطب ہونے کا اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنے کا عملی مظاہرہ سیکھا۔ اساتذہ اور درسگاہ کا احترام کرنا سیکھا۔ خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوا۔

اتحاد واتفاق کا عملی مظاہرہ

محمد وسیم جامعہ محمدیہ سوہان اسلام آباد

جس تنظیم سے میرا واسطہ ہے ستاروں سے آگے اس کے مقاصد ہیں۔ جب میں اس تنظیم کا کارکن بنا تو میں پورے طور پر اس میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا ایک دفعہ میں نے سوچا کہ میں جس جماعت کا کارکن ہوں اس کے بارے میں اگر کسی نے مجھ سے سوال کر لیا تو میں کیا بتاؤں گا۔ میں جماعت کے اجلاسوں میں شرکت کرتا اور نشستوں میں جاتا اور اس کے پروگراموں میں شرکت کرتا اور میں اس میں دیکھتا کہ اس جماعت میں جو مقرر ہوتا pti کا ہوتا دوسرا کوئی مقرر آتا وہ pmln کا ہوتا، اور کوئی jui کا ہوتا، میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ کون سی جماعت ہے جس میں سب کچھ چلتا ہے، پھر میں اپنے بڑوں سے سوال کرنے لگا کہ اس جماعت میں میں نے دیکھا ہے pti کا pmln کا jui کا کے لوگ ایک ہی وقت میں آتے اور بیان کر کے جاتے ہیں، اس کا کیا مقصد ہے۔ انہوں نے مجھے سمجھایا کہ اس جماعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اس جماعت کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت اور صحابہ اکرام کی ناموس کی حفاظت کرنا ہے اس کے لیے چاہیے کوئی جس جماعت کا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور صحابہ اکرام کی ناموس کی حفاظت کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ہیں۔ ہر وہ شخص ہمارا دشمن ہے جو ملک وملت کا دشمن ہے۔

نظریاتی سرحدوں کے محافظ

محمد توصیف خالد خانیوال

عصر حاضر میں امت مسلمہ کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اس کے فکری اور نظریاتی بانجھ پن کو دور کیا جائے، نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کا ایمانی اور نظریاتی رشتہ تابناک ماضی سے جوڑا جائے تا کہ اسی خدوخال پر مستقبل کے معمار ملک وملت کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دے سکیں۔ اسی نہج وفکر پر مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کام کر رہی ہے۔ بحمد للہ مجھے بطور ذمہ دار طلبہ برادری کی تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس کی نمایاں اور پسندیدہ خصوصیت، قائد اور کارکن کے درمیان گہرا ربط اور تعلق ہے۔ غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کے لیے بلا تفریق مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے شانہ بشانہ چل کر امت مسلمہ کی تعمیر وترقی میں حصہ ڈالیے۔

نظریاتی تنظیم

حذیفہ معاویہ متعلم جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور

ایک دوست کے توسط سے ایم ایس او کا تھوڑا بہت تعارف ہوا، بعدازاں اسی دوست کے ذریعے برادر ارسلان کیانی اور برادر عبدالرؤف نے رابطہ کر کے جماعت سے متعلق آگاہی دی اور تفصیلی تعارف کرایا۔ پہلی دفعہ ایم ایس او کے کسی پروگرام میں شرکت کا موقع لاہور صوبائی تربیتی کنونشن کے موقع پر ملا اور اس پروگرام میں بہت کچھ نیا دیکھنے اور سیکھنے کو ملا۔ اسی پروگرام سے ہی عزم مصمم کے ساتھ واپسی ہوئی آج تک سلسلہ چل رہا ہے۔ الحمدُ للہ جماعت نے بہت کچھ سکھایا اور ہمیشہ سرپرستی کی اب مجھے جماعت میں پانچواں سال ہے ان شاءاللہ باقی بھی جتنی زندگی ہے جماعت سے وفا کرونگا کیوں کہ اگر اس وقت حقیقی معنوں میں کوئی تنظیم نظریہ کا کام کر رہی ہے تو وہ ایم ایس او ہے جو ملک وملت کی بہترین خدمت اور نوجوان کا مستقبل سنوار رہی ہے ہماری جان مال وقت سب ایم ایس او کا ہے ہمارا سب کچھ ان کیلیے جن کا سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض کیلیے۔ اللہ تعالی ایم ایس او کو مزید ترقیوں سے نوازے اور ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رکھے آمین۔

ایم ایس او

دنیا بھر کے عصری طلبہ کی نظر میں

باہمت، پرعزم طلبہ تنظیم

احمد حسن، پی ایچ ڈی-(برین، مائنڈ اینڈ کمپیوٹر سائنس) یونیورسٹی آف پاڈووا (اٹلی)

نامساعد عالمی وملکی حالات میں دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے چند صالح، باہمت اور پرعزم نوجوانوں کی مساعی جمیلہ بہت ہی کم عرصہ میں ایک مکمل، ہمہ جہت اور ہمہ گیر تنظیم کی شکل اختیار کر کے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے نام سے بلاشبہ کامیابی کے ساتھ ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ انتہائی قلیل عرصہ میں ایم ایس او نے نہ صرف تنظیم سازی کے عمل میں نمایاں کامیابی حاصل کی بلکہ علمی وعملی میدان میں بھی اپنی حیثیت کو ناقابلِ فراموش بنایا ہے۔ ایم ایس او نے نسلِ نو کو جس طرح عشق مصطفی ﷺ اور حب اصحابِ رسول وآل رسول رضوانؓ کے جذبے سے سرشار کیا، نوجوانوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے کا درس دیا اور وطن عزیز اور معاشرے میں سدھار لانے کے لیے اپنے کارکنان کو تیار کرنا تنظیم ھذا کا نمایاں وصف ہے۔ ایم ایس او کا تنظیمی ڈھانچہ، بازپرس کا طریقہ کار، نظم ونسق کارکنان کا منتظمین وذمہ داران پر اعتماد اور اپنے نظریے کے ساتھ والہانہ وابستگی نے ایم ایس او کو دوسری طلبہ تنظیموں کے لیے بلاشبہ مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس پر تنظیم سے وابستہ تمام افراد مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نظم سے متعارف کرایا۔ 2013 سے ابھی تک ایم ایس او کے پلیٹ فارم پر نظریاتی، تربیتی اور نظم کے لحاظ سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ دعا گو ہیں اللہ کرے یہ گلشن یونہی پھلتا پھولتا رہے۔ (آمین)

فکرِ اقبالؒ وقائد کی ترجمان

خلیل الرحمن، پی ایچ ڈی سکالر بیجنگ انسٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (چائنہ)

ایم ایس او پاکستان حقیقی معنوں میں اقبال وقائد کے خوابوں کی ترجمان طلبہ تنظیم ہے جس نے اپنے قیام سے آج تک کے مختصر عرصے میں قیام پاکستان سے قبل معرضِ وجود میں آنے والی طلبہ تنظیموں سے بھی نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کے نعرے کو بلند کرتی یہ تنظیم حقیقی معنوں میں ملک پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تنظیم کے ساتھ اس کے نظم میں چلنے کا موقع عطا فرمایا اور ہم نے جذبہ حب الوطنی صحیح معنوں میں ایم ایس او پاکستان سے سیکھا۔ ایم ایس او نے ہمیں نظریہ پاکستان، اسلام وقیام پاکستان کی حقیقی پہچان کرائی۔

ایم ایس او اک امید سحر

عمران عاکف خان، جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی

پاکستان کی چند طلبہ تنظیموں کی فہرست میں ایم ایس او کا نام سب سے اوپر آتا ہے، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایم ایس او کی تعلیمی جدوجہد اور پاکستان کے نظام کی بہتری کے لیے اس کی سرگرمیوں کی خبریں ہم تک پہنچتی رہتی ہیں، اور اس کے متعلق میری معلومات یہی ہیں کہ ایم ایس او نے معاشرے میں ایک نیا پن متعارف کروایا ہے کہ یہ کسی بڑی جماعت کی بغلی پارٹی نہیں بلکہ یہ سوفیصد طلبہ کی قوت ہے اور یہی ایم ایس او کی نرالی بات ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تمام طلبہ تنظیمیں کسی نہ کسی بڑی جماعت کا سہارا لیے ہوئے ہیں، گو کہ ان کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا مگر بہرحال یہ حقیقت ہے کہ بڑی جماعتیں کہیں نہ کہیں ان طلبہ جماعتوں کو اپنے لیے غلط طور پر استعمال کر جاتی ہیں جس سے طلبہ قوت کو نقصان پہنچتا ہے اور عوام کا اعتماد واعتبار ان سے اٹھ جاتا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایم ایس او اپنی منزل تک پہنچنے تک اپنا سفر جاری رکھے گی اور پاکستان کی عوام نے جو اس سے امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں وہ ان کو ٹھیس نہیں پہنچنے دے گی۔

ایم ایس او کی خصوصیات

حافظ حارث قریشی، ایسٹ اینڈ ویسٹ لاء کالج پنجاب یونیورسٹی

بندہ اس وقت لاء کا سٹوڈنٹ ہے میں اس عظیم جماعت ایم ایس او پاکستان کا حصہ 2018 میں بنا جب میں کالج میں طالب علم تھا۔اس تنظیم کی بیشمار خصوصیات میں سے جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا کہ اس تنظیم میں ہر درجے کی باڈی کو ایک سال بعد تبدیل کر دیا جاتا ہے۔یونٹ سے لے کر مرکز تک ہر ذمہ دار کا سیشن کے اینڈ پر احتساب ہوتا ہے جس میں وہ کارکنان کو جواب دہ ہوتا ہے، اور نئی باڈی کا اعلان کیا جاتا ہے۔اس جماعت کے موجودہ ناظم اعلی ابتدائی طور پر ایک کارکن تھے اور آج اسی نظم کے تحت کام کرتے ہوئے وہ ناظم اعلی کے عہدہ پر براجمان ہیں۔یہ نظم کسی اور تنظیم میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔اس کے علاوہ اس تنظیم کی ضلعی، صوبائی اور مرکزی عاملہ ایک ہی وقت میں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ ایک خوبصورت امتزاج ہے۔جس سے ذیلی سطح کے کارکنان کو بے حد فائدہ ملتا ہے۔

ایم ایس او کا امتیاز

نعیم اللہ کیفی، ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد

دور حاضر میں بہت سی سیاسی و مذہبی تنظیمیں کام کر رہی ہیں ان میں سے ہر ایک کا اپنا نظریہ و منشور ہے، کچھ تنظیمیں ایسی ہیں جن کا دائرہ کار صرف مذہبی حلقوں تک محدود ہے جن سے عامی آدمی استفادہ نہیں کر سکتا، اس کے برعکس عصری اداروں میں کام کرنے والی تنظیموں کو زیادہ تر لبرل قسم کے لوگ لیڈ کر رہے ہیں جو روشن خیالی کے نام پر ملک میں اور بالخصوص تعلیمی اداروں میں بے حیائی، فحاشی و عریانی پھیلا رہے ہیں، جو مسلمانوں اور اہلیان پاکستان کو لادینیت کی طرف دھکیل رہے ہیں، جس کا یہ نقصان ہو رہا ہے کہ مذہبی طبقے اور عام لوگوں کے درمیان دوریاں مزید بڑھتی جا رہی ہیں، کالج یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ مدرسے کے طالب علم سے نفرت کرتا ہے اور مدرسے کا طالب علم اور فاضل عصری طلبہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، لیکن مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ان میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے کہ جس نے دونوں طبقات نہ صرف یہ کہ قریب کرنے کا سوچا بلکہ دونوں کو ایک ہی سٹیج پر لا کھڑا کیا۔یقیناً یہ ایم ایس او کا امتیاز ہے کہ اس کی ضلع باڈی سے لے کر مرکزی عاملہ تک دونوں طبقات کے لوگ ایک ساتھ ذمہ داری پر فائز ہیں۔

ابابیلوں کا لشکر

نثار اللہ نثار ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ایک ایسی باکمال خوشبوؤں سے معطر پھولوں کا گلدستہ ہے کہ جس کے تمام کارکنان وذمہ داران ایمان دار، باادب، ذی شعور، خوش الحان، باصلاحیت، نفیس مزاج اور عمدہ اخلاق کے زیور سے بہرہ ور، الغرض ہر ایک اپنی مثال آپ ہے اور ملک خداداد میں ایک عظیم نظر وفکر "غلبہ اسلام واستحکام پاکستان" کو لیے ہوئے دن رات ایک کر کے اپنے ہی مال ومتاع کے خرچ پر اسلام اور پاکستان کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔عبد ضعیف پر جہاں ایم ایس او اور وفاداران ایم ایس او کے احسانات کے پہاڑ ہیں وہی پر بندہ کے ید شل میں قلم تھما کر قلم نگاری اور مضمون نگاری کے میدان کے سمندر میں غوطہ لگا کر لولو جواہرات کو جمع کر کے لڑی میں پرو کر ہار بنانا اور غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کے لیے ہمہ تن کوشاں رہنے کی سوچ دے کر احسان عظیم کیا ہے۔ایم ایس او وطن عزیز پاکستان کی واحد خودمختار فرقہ واریت سے پاک طلبہ تنظیم ہے جو وطن عزیز کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہر مسلک کے دینی مدارس، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور محلہ جاتی سیٹپ میں اپنے کاندھوں پر لاچار، غریب اور بے بس طلباء کے تعلیمی مسائل کو اٹھائے ہوئے ہے۔ایم ایس او یقینا ابابیلوں کا وہ عظیم لشکر ہے کہ جب وطن عزیز پر قدرتی آفت سیلاب کی شکل آئی تو پاکستان کی بڑی بڑی سیاسی وغیر سیاسی جماعتوں نے جہاں سیلاب زدگان کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر ان کے جزبات سے کھیلتے ہوئے مدد کے نام پر ان کی تصاویر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کر کے واویلا کرتے رہے وہاں مرکزی ناظم اعلیٰ ایم ایس او پاکستان برادر سردار مظہر محسن پاکستان بنے اور اپنے قافلے سمیت عملی میدان میں اتر کر جنوبی پنجاب کے سہراوں میں سیلاب کے بے بہاؤ پانی میں اتر کر اور بلوچستان، سندھ، گلگت اور کوہستان کے بلند پہاڑوں میں دشوار راستوں سے جان ہتھیلی پر رکھ کر گھر گھر جا کر بے بس لوگوں کی امداد کرتے رہے ان بے گھر لوگوں کے رہنے کے لئے خیموں کی پوری کی پوری بستیاں بنائی ان لاچار بچوں کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے وہاں باقائدہ مکتب قائم کئے ان بے بس ولاچار لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی آخرت کی بھی فکر کی وہاں مساجد کا قیام کیا تب دل نے کہا شاعر کے اس شعر مراد ثانی یقینا یہی لوگ ہیں

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

اخوت اور بھائی چارے کی مثال

احمد شریف بھٹی، سکالرز کالج آف سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی مظفر آباد

دور حاضر کے اندر جتنے بھی فتنے سر اٹھا رہیں ہیں ان سب کا مقابلہ کرنے والی کوئی جماعت دیکھی ہے تو وہ ایم ایس او ہے۔ محبت، اخوت، بھائی چارے کا احسن انداز میں اپنے کردار سے جو درس دیا اس کی کوئی مثال نہیں۔ ایم ایس او کو بحثیت طالب علم ایسا پایا کے آج کے نوجوان جو مغرب کے اندھیرے میں ڈوبنے والے تھے۔ ان نوجوانوں کو علم کی روشنی سے آشناس کروانے والی جماعت ایم ایس او ہے۔ ایم ایس او میں اس لیے آیا کے موجودہ دور میں ہر جگہ نفسا نفسی، نفرت، عداوت، بغض، کینا ہے اور کوئی بھی اتحاد کی بات کرنے کو تیار نہیں۔ ایم ایس او اتحاد امت کا درس دیتی ہے اس لیے اس جماعت کا حصہ بنا۔ ایم ایس او کو باقی ساری جماعتوں سے منفرد پایا جیسے صحابہؓ کے دور میں ہر شخص اپنا احتساب پیش کرتا تھا اسی طرز پر ایم ایس او کے زمہ داران سے احتساب لیا جاتا ہے جو سب جماعتوں سے منفرد ہے۔ ہمیں ایم ایس او سے یہ توقع ہے کہ وہ ملک کو تاریکیوں سے نکال کر نظام مصطفی کی روشنی سے روشن کرے گی (ان شاءاللہ)

ایم ایس او ایک نرسری ہے

وسیم الحسن، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال گردش کر رہا ہوگا کہ ایم ایس او کیسے نرسری ہے؟ نرسری میں جب بیج لگایا جاتا ہے تو ہمہ وقت ایک مالی اس کی دیکھ بھال میں مصروف رہتا ہے ایسے ہی جیسے ماں اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتی ہے اس لیے ماں کی گود کو بھی نرسری ہی کہا جاتا ہے، جب تک پودا اپنی جڑیں مضبوط نہیں کر لیتا اس کی شاخیں مکمل نہیں ہو جاتی تب تک مالی نرسری میں ہی رکھتا ہے اور جب وہ تناور درخت کی شکل اختیار کرنا شروع کرتا ہے تب اسے اٹھا کر باغ میں لگا دیا جاتا ہے تاکہ اس کے فوائد سے مستفید ہوا جا سکے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن بھی ایک نرسری ہے جس مین Students کی مکمل دیکھ بھال ایک پودے کی طرح کی جاتی ہے سٹوڈنٹ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ نظریاتی تربیت، خوف خدا، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حب اصحابِ رسول سے اس کے دل و دماغ کو مزین کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی کامیابی قرآن وسنت پر عمل کرنے میں ہی سمجھیں۔ ایم ایس او اپنے کارکن کو اپنے اسلاف کی تاریخ سے روشناس کرواتی ہے کہ انہوں نے کیسے کارنامے سرانجام دیے اور دنیا کو غلامی کی زندگی سے نکال کر ایک ایسے معاشرے میں لا کھڑا کیا جو مہذب اور ترقی یافتہ تھا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے رشتہ داری

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے ایک مضبوط رشتہ داری قائم ہے جس کی تفصیل یہ ہے: ☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح 8 بعثت نبوی، شوال المکرم میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا یہ دونوں والدہ کی طرف سے بہنیں تھیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام "ہند بنت عوف" ہے اور انہیں "خولہ بنت عوف" بھی کہا جاتا ہے۔ یوں اس مبارک رشتے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم زلف ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، 104:8) ☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے (یعنی حضرت اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے) حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھتیجے بھی ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی دادی حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر، حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے داماد بھی ہیں۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت سیدہ ام الحسن رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ ☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جن کی والدہ حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان سے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ چنانچہ اس لحاظ سے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے ہوئے اور حضرت سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ کے علاتی بھائی (یعنی باپ شریک بھائی) ہوئے۔ ☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترم حضرت سیدہ شہر بانو رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ دونوں آپس میں سگی بہنیں تھیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت سیدنا حریث بن جابر جعفی رضی اللہ عنہ نے شاہ ایران یزد جرد بن شہریار کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بڑی بیٹی حضرت سیدہ شہر بانو رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمادیا اور چھوٹی بیٹی کا نکاح حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمادیا۔ (لباب الانساب والالقاب والاعقاب، ظہیر الدین ابوالحسن علی بن زید البیہقی (565)، 22:1) ☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت سیدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا اسم مبارک حضرت سیدنا امام محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ والدہ کی طرف سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والد کی طرف سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتے ہیں۔ (شرح العقائد: 328)

ایم ایس او

اہل قلم اور صحافی برادری کی نظر میں

ایم ایس او کا یوم تاسیس

عظمت علی رحمانی، صحافی و کالم نگار

کسی بھی جماعت، تنظیم یا گروہ کا جب بھی یوم تاسیس آتا ہے تو ان سے وابستہ افراد صرف خوبیوں، بھلائیوں اور اچھائیوں کی پرچھائیوں میں بیٹھنا ہی گوارا کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے موقع پر اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور اپنی خامیوں پر نظر ڈالنی چاہیے تاکہ اپنی کمزوریوں کو ختم کیا جا سکے۔ ایم ایس او دینی وعصری طلبہ کی تنظیم ہے جس کا قیام ایک سوچ کی لکیر پر نظریاتی اینٹوں اور اخلاص کے گارے سے عمل میں آیا تھا۔ گو کہ ایم ایس او آج ایک تناور درخت کا روپ دھار چکی ہے مگر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ رہنمایانِ طلبہ کے اخلاص وللّٰہیت میں شک کی گنجائش ہے اور نہ مشن کی اہمیت وفرضیت کی صحت سے کسی کو انکار ہے، گزارش یہی ہے کہ تخیل کے گھوڑے کھول دیے جائیں، مطالعاتی فکر کو بے لگام کر دیا جائے تاکہ لارڈ میکالے کے نظام کا فقط جواب ہی نہیں، اس کے مقابل نظام مرتب کرنے تک کے مراحل بھی طے کیے جائیں۔ دینی وعصری اداروں میں بیک وقت نیٹ ورک رکھنے والی، ایم ایس او دیگر طلبہ تنظیموں سے کہیں بڑھ کر کام کر سکتی ہے، کیونکہ ایم ایس او کے پاس ایسی سوچ موجود ہے۔

عالمگیر سوچ وفکر کی حامل طلبہ تنظیم

حافظ محمد اقبال سحرؔ، مصنف ومؤلف، کہانی نگار

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن ایک عالمگیر سوچ اور فکر کی حامل طلبہ تنظیم ہے۔ اس کے رگ وپے میں توحید ورسالتؐ اور صحابہ کرامؓ کی محبت سرایت کر چکی ہے۔ ”ایم ایس او“ بلاشبہ جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر قیامِ پاکستان کے پاکیزہ مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ”ایم ایس او“ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ تنظیم نہ صرف اُمت مسلمہ کی نئی پود کی اصلاح کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے بلکہ اُمت مسلمہ کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے اور ان کے حل کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”ایم ایس او“ نے ہر موقع پر اپنی توانا آواز اُٹھائی اور اپنی موجودگی کا بھرپور ثبوت دیا۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ”ایم ایس او“ نہ صرف زمانہ شناس بلکہ نبض شناس بھی ہے۔ یعنی زمانے کی نبض پہ ہاتھ رکھ کر آگے بڑھنے کا ہنر جانتی ہے۔ ”ایم ایس او“ کے بانیان کا لگایا یہ پودا اب تناور درخت بن چکا ہے جس کے برگ وبار نہ صرف لہلہا رہے ہیں بلکہ اپنی بھینی بھینی خوشبو سے جہاں بھر کو معطر بھی کر رہے ہیں۔ قمر الزمان چوہدری صاحب جن دنوں اس پودے کی آبیاری کر رہے تھے، ہم نے اُن دنوں اُن کو بہت قریب سے دیکھا۔ تب ہم اُن کی محنت اور عزمِ مصمم کو دیکھ کر اُنھیں داد دیے بنا نہیں رہ سکے تھے۔ امید ہے آنے والے دنوں میں ”ایم ایس او“ اپنی عظمتوں، رفعتوں اور کامیابیوں کے جھنڈے گاڑ کر رہے گی۔

نقش ماضی کے جو باقی ہیں مٹا مت دینا
یہ بزرگوں کی امانت ہے گنوا مت دینا
صبح صادق میں بہت دیر نہیں ہے لیکن
کہیں عجلت میں چراغوں کو بجھا مت دینا

میری خوش نصیبی

مجیب الرحمٰن سیکرٹری جنرل پاکستان فیڈرل یونین آف کالمسٹ پروڈیوسر ریئل فیس میڈیا گروپ

بلاشبہ تنظیم بڑی شے ہے، یہ انسان کو فرش سے عرش تک پہنچا دیتی ہے، انسان جب معاشرے میں نکلتا ہے تو بے شمار کاوٹیں استقبال میں کھڑی ہوتی ہیں مگر تنظیم ایک ایسی پناہ گاہ ہے جو انسان کو ان رکاوٹوں سے لڑنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ میرا ایم ایس او سے تعارف ابتدائی تعلیم کے دوران ہی ہو گیا تھا، جسے میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ ایم ایس او نے میری بہترین تربیت کی اور اور مجھے شعور دیا، میرا شعبہ "صحافت" ہونے کی ایک وجہ میری تنظیم ہے، جس نے میری صلاحیتوں کو پہچانتے ہوئے میری توجہ اس جانب دلائی۔ بطور صحافی میں نے تقریباً ہر تنظیم کو پڑھا اس کے بارے میں جانا مگر ایم ایس او جیسی کوئی دوسری تنظیم نہ پائی، ایم ایس او افراد کا گروہ نہیں بلکہ ایک نظریے کا نام ہے۔ جو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر نا صرف ملا اور مسٹر کی تفریق کا خاتمہ کر رہی ہے بلکہ ہر معاشرتی برائی کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار ثابت ہو رہی ہے۔ نصاب تعلیم کی تبدیلی کا معاملہ ہو یا فرانس کی گستاخی کا مسئلہ، دفاع صحابہؓ ہو یا ٹرانسجنڈر بل جیسے معاملات، ایم ایس او نے ہمیشہ صف اول کا کردار ادا کیا اور کر رہی ہے۔ آج ایم ایس او ملک پاکستان کی ایک نمایاں طلبہ تنظیم بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پھولوں کا یہ گلدستہ ایسے ہی پھلتا پھولتا رہے۔

میرا پہلا پیار ایم ایس او

حفیظ چودھری، کالم نگار و فیچر رائٹر مشرق سنڈے میگزین لاہور
بانی و چیئر مین اسلامک رائٹرز موومنٹ پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان سے عقیدت و محبت کا رشتہ برسوں پرانا ہے، بچپن سے لڑکپن میں قدم رکھتے ہی قمر الزمان چودھری اور ان کے رفقاء کی رفاقت نصیب ہوئی۔ مستقبل کے معماروں کی تربیت کیسے کی جاتی ہے یہ سب ہم نے انہی نامور شخصیات سے سیکھا، ملک بھر میں چلنے والی طلباء تنظیموں میں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کو جہاں بہت سارے اعزازات حاصل ہیں وہیں یہ اعزاز بھی ان کے حصے میں آیا ہے کہ ملا و مسٹر کی طبقاتی تفریق کے خاتمے کیلئے اول دن سے میدان عمل میں موجود ہے۔ آج MSO سے ہماری وابستگی کو تقریباً 20 سال گزر چکے ہیں الحمدللہ۔ زندگی کے اہم ترین 20 سالوں میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے، بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملے، MSO کا ہر دوست ہی نرالا ہے، آج اگر قمر الزماں چوھدری صاحب ہوتے تو یقیناً دوستوں کی سرگرمیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے، مگر ہوتا وہی ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ قمر الزماں چوھدری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آخری ملاقات یکم نومبر 2015 میں ہوئی تھی۔

زمانہ معترف ہے ہماری استقامت کا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے قافلہ بدلا
راہ الفت میں گو ہم پر بڑے مشکل مقام آئے
نہ ہم "منزل" سے باز آئے نہ ہم نے "راہنما" بدلا

ہمارا مقصد، تحفظِ ناموس رسالت

مرزا ارشد بیگ، پریس کلب شیخوپورہ

انسان جن رشتوں سے جڑتا ہے انہی کے لیے وہ جیتا ہے اور انہی کے لیے مرنے کو تیار ہو جاتا ہے، تعلیم و تربیت کا باب جب بھی کھولیں گے تو کائنات میں سب سے بڑی ہستی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دینگے جن کا اوڑھنا بچھونا ذکر الٰہی اور انسانیت کی خدمت رہا، اعلان نبوت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ، ایمانداری، سچائی اور وعدہ کی پاسداری کو دیکھتے ہوئے لوگ جوک در جوک آپ کی آغوش میں آتے گئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ہی ہو کر رہ گئے۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ اکرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ والہانہ عشق کیا جن کو اللہ کریم اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف القابات سے نوازا۔ تمام صحابہ اکرام

آسمان پر چمکتے ہوئے درخشندہ ستاروں کی مانند ہیں یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ جنہوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر اپنی جانوں کو قربان کرنے سے نہ دریغ کیا اور نہ ہی کسی معاملے میں غفلت کا مظاہرہ کیا۔ ایم ایس او حقیقی معنوں میں اسی طریقہ پر عمل پیرا ہے جن کا مقصد انسانیت کی فلاح، تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانوں کو قربان کر دینا ہے۔ اپنی عزتیں، جانیں، مال، اولاد تک کو قربان کر دینے والوں کو ایمان والا کہا گیا ہے جب تک ہم اسکا عملی مظاہرہ نہیں کرینگے حقیقی معنوں میں مومن نہیں بن سکتے محبت اہلبیت اور محبت صحابہ کے بغیر کوئی مومن مسلمان نہیں ہو سکتا اسلام بھائی چارے کا درس دیتا ہے اور یہی ہماری تنظیم نوجوان نسل کو سکھا رہی ہے۔

ایم ایس او

طلبہ اور یوتھ تنظیموں کی نظر میں

ایم ایس او پاکستان کا دل ہے

عبداللہ حمید گل، چیئرمین تحریک جوانان پاکستان

ایم ایس او تو پاکستان کا دل ہے اور پاکستان کے نظریات کی رکھوالی تنظیم ہے۔ اس کے نوجوانوں میں جذبہء اسلام اور محبتِ پاکستان کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ وہ واحد طلبہ تنظیم ہے جس کا مقصد محض اقتدار حاصل کرنا نہیں بلکہ نوجوانوں کی تربیت اور ذہنی نشوونما کرنا ہے۔ اور جہاں بھی پاکستان کے لیے کوئی مسئلہ ہو تو ایم ایس او لبیک کہتی ہے۔ ملک میں اس وقت نظریاتی سوچ کا فقدان ہے میں سمجھتا ہوں ایم ایس او وہ واحد طلبہ تنظیم ہے جو اس نظریاتی سوچ کے فقدان کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اور ایم ایس او کے قائدین کو میرا مشورہ ہے کہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھا کر سیاست میں بھی قدم رکھیں۔

ایم ایس او کے سنہری کارنامے

عبید عباسی مرکز صدر مسلم طلباء محاذ

میں جب ایم ایس ایف کا ذمہ دار تھا اس وقت سے ایم ایس او پاکستان سے اور اس کے ذمہ داران سے تعلقات ہیں اور میں نے بہت قریب سے اس تنظیم کو دیکھا، اس کا ورکر صالح نوجوان اور ملک وملت سے محبت کرنے والا ہے۔ ایم ایس او پاکستان نے ہمیشہ اول دستے کا کردار ادا کیا۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرانسیسی سفیر کی ملک بدری ہو یا مغربی تہذیب کی یلغار کی روک تھا، ایم ایس او ہمیشہ پیش پیش رہی۔ سب سے اہم چیز جو قابل فخر اور قابل تحسین ہے وہ ''مسلم طلباء محاذ'' کا قیام ہے جس میں ایم ایس او نے قائدانہ کردار ادا کیا اور طلبہ اور یوتھ تنظیموں کا جو ایجنڈا تھا، ناموس رسالت وناموس صحابہؓ و ہل بیت کے تحفظ، قرآن وسنت کی تعلیمات، وطن عزیز کے دفاع وبقا، سٹوڈنٹس کے مسائل کا حل، طلبہ یونین کی بحالی، اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے سب کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر دیا۔ آج 22 ویں یوم تاسیس پر ایم ایس او کے تمام کارکنان وذمہ داران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ایم ایس او کا قیام نوید سحر ہے

ہدایت اللہ پیرزادہ، مرکزی صدر جے ٹی آئی (ف)

حمد ثنا کے بعد! انتشار اور مختلف قسم کی روکاوٹوں کے اس دور میں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کا قیام اور اس کی جدوجہد ان طلبہ تنظیموں کے لیے نوید ہے جو طلبہ تنظمیں محدود تعداد اور مشکلات کی صورت میں کام کر رہی ہیں۔ وحدت فکر کے حوالہ سے اس پلیٹ فارم سے وابستگی ہر اس طلبہ تنظیم کے لیے نیک شگون ہے جو طلبہ تنظیمیں مسلم نوجوانوں کی اخلاقی تربیت اور ان کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور انہیں اصل منزل کی جانب راغب کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے اجتماعی طور پر اسلامی ذہن رکھنے والے طلبہ کے درمیان مزید فکری یکجہتی اور وحدت کا ماحول پروان چڑھا ہے جسے برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے۔

جذبہ وجنون کا نام ایم ایس او

خذیمہ سمیع الحق جنرل سیکرٹری جے ٹی آئی (س)

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن غیر سیاسی طلبہ تنظیم ہے جس کے ساتھ ہمارے ادارے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور ہماری جماعت جمعیت علماء اسلام کا تعلق پہلے دن سے ہے، آج سے بائیس سال پہلے ایم ایس او کی بنیاد رکھی گئی تو اس تنظیم کا پہلا یونٹ اکوڑہ خٹک میں قائم کیا گیا جس کے اکثر ارکان کا تعلق جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے تھا، اس طلباء تنظیم کی اور اس کے ارکان کی حضرت اباجی شہید رحمہ اللہ (مولانا سمیع الحق) کے ساتھ ایک والہانہ عقیدت ہے ایم ایس او کے اکثر بڑے اجتماعات کی سرپرستی حضرت اباجی شہید رحمہ اللہ کرتے تھے۔ اباجی شہید رحمہ اللہ بھی ان کی غلبہ اسلام کے لیے کوششوں اور ان کے جنون وجذبہ اور مملکت خداداد پاکستان سے محبت کو دیکھ کر مصروفیات کے باوجود ان کے اجتماعات و پروگرامات کے لیے وقت نکالتے تھے اور ضرور شرکت کرتے تھے۔ اس وجہ سے میرا بھی کے بطور جمعیت طلبہ اسلام کے خادم کے 2020 میں ایم ایس او کے ساتھ تعلق قائم ہوا جمعیت طلبہ اسلام اور مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے مل کر نصاب تعلیم کے لیے ملک کی تمام طلبہ تنظیموں کو مری کے مقام پر اکٹھا کیا اور مسلم طلبہ محاذ کی بنیاد رکھی، اسی محاذ کی چھتری تلے مدارس اور یونیورسٹی کے طلباء کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے اقدامات اٹھائے۔ ختم نبوت، ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کے لیے اسلام آباد میں تاریخی دھرنا دیا۔ اور اسلام آباد، پشاور، اکوڑہ خٹک، لاہور، کشمیر، ہری پور میں پروگرامات کیے۔ ایم ایس او آج ملک پاکستان کی بڑی طلبہ تنظیموں کی صف میں شامل ہے۔ اس میں دو رائے نہیں کہ پاکستان کی سب سے فعال طلبہ تنظیم ایم ایس او ہے۔

اسلام پسند طلبہ تنظیم

رمیض حسن راجہ، مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان وسابق صدر متحدہ طلبہ محاذ

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اسلام پسند طلبہ کی ایک متحرک تنظیم ہے جس نے کم وقت میں اپنا وجود منوایا ہے۔ دیگر طلبہ تنظیموں کے ساتھ بہترین اشتراک کار قائم کرتے ہوئے ایم ایس او کی جدوجہد قابلِ تحسین ہے۔ انجمن طلباء اسلام کے ساتھ دوستانہ روابط کا سلسلہ بلاشبہ ایم ایس او کے قائدین کی پرخلوص کاوش ہے جس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ ایم ایس او طلبہ برادری کی نمائندہ تنظیموں میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ نیک خواہشات کے ساتھ ایم ایس او کے کارکنان کو یومِ تاسیس کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اسلامی افکار اور نظریہ پاکستان کی محافظ

حافظ محمد سلمان اعظم، سیکرٹری جنرل اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے ذمہ داران وکارکنان کو یوم تاسیس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن جس طرح سٹوڈنٹس کے لیے پاکستان میں ورک کر رہی ہے وہ قابل تحسین ہے جب بھی ان کے پروگرام میں شرکت کرنے کا موقع ملا ہمیشہ ان کی ایک ہی جستجو دیکھنے میں آئی کہ کس طرح نوجوانوں اور سٹوڈنٹس میں اسلامی افکار اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کو اجاگر کیا جائے اللہ تعالی انکا حامی وناصر ہو اللہ تعالی ان کو اور زیادہ اسلام و پاکستان کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

طلبہ تنظیموں میں منفرد مقام کی حامل تنظیم

حافظ عامر، نائب صدر پی ایس ایف پنجاب، ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ طلباء محاذ

میں اپنی برادر طلبہ تنظیم مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کو ان کے 22 ویں یوم تاسیس پر بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آنے والے تمام سال دن دگنی رات چگنی ترقی کریں گے اور ملک پاکستان کے طلبہ کی فلاح وبہبود کے لیے دن رات سرگرم عمل رہیں گے جس طرح وہ 21 سال سرگرم عمل رہے ہیں مس۔ ایم ایس او نے پچھلے سالوں میں طلبہ تنظیمات میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے، ان کی اسلام سے محبت صاف ظاہر ہوتی ہے ان کے افکار میں، ان کے سیمینار میں، ان کے منشور میں۔ اللہ پاک سے یہ دعا ہے کہ اللہ پاک دین اسلام کی اشاعت کے لیے ان کی تمام کاوشیں قبول کرے اور جو اسلام کی اشاعت کے لیے اور دینی وعصری طلبہ میں جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں وہ اسی طرح جاری و ساری رکھیں اللہ پاک آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

ایم ایس او سے تعلق

شہیر سیالوی، چیئرمین پاکستان نظریاتی پارٹی

ایم ایس او کے ساتھ ہمارا ایک بڑا پرانا تعلق ہے اور ہمارے ہر مشکل وقت میں ایم ایس او کی قیادت نے اور کارکنان نے ہمارا ساتھ دیا اور جب بھی ہم نے ایک بڑا موڑ طے کیا تو مل کے طے کیا، چاہے گستاخانہ خاکوں کے خلاف دھرنوں کا ہو، اسلام آباد میں جب مودی مندر بنانے کی بات کر رہا تھا اس وقت کا ہو یا ہماری گرفتاریوں کا ہو ایم ایس او ہمیشہ ایک بھائی کی حیثیت سے اور برادر تنظیم کی حیثیت سے فورمیلٹی نہیں بلکہ پریکٹکلی ہمارا ساتھ دیا اور پاکستان اور اس کے نظریے کے دفاع کے لیے، اتحاد امت کے لیے جہاں بھی انہیں ہماری ضروری پڑے گی تو پاکستان نظریاتی پارٹی ان کے ساتھ ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دینی و عصری طلبہ کی مربی تنظیم

وسیم عباس صدر اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن طلبہ کی ایک ایسی نمائندہ تنظیم ہے جو آج کے نوجوانوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کرتی ہے۔ تعلیمی مسائل ہوں یا معاشرتی ہمہ وقت نوجوانوں کی امداد کے لیے تیار ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں MSO نے عصری تعلیم کیساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی طلبہ کی رہنمائی اور تربیت میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی مرکزی قیادت رانا ذیشان صاحب اور سردار مظہر صاحب نے جس طرح نوجوان طبقے کو سنبھالا اور انکی اصلاح کی، انکے اندر چھپی صلاحیتوں کی شناخت کروائی۔ ان شاء اللہ کل یہی نوجوان ہمارے ملک و قوم کا روشن مستقبل ہوں گے اور ملک پاکستان کی معاشی و سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

حالیہ سیلاب میں ایم ایس او کے رضا کاروں کی خدمات

محمد عارف رند مرکزی سینئر نائب صدر پاکستان تحریک انصاف یوتھ ونگ

میں نے سیاسی طور پر اپنی جماعت کے ساتھ زندگی کے 12 سال گزار دیئے میر اتعلق بلوچستان جیسے پسماندہ علاقے سے ہے میں نظریات، سیاسی اور سماجی بنیاد پر اپنی زندگی میں فیصلے کرتا ہوں۔ میں نے جب ایم ایس او کے پروگرامز میں شرکت کی تو مجھے بہت زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ پاکستان میں ایک بہت بڑی متحرک طلبہ تنظیم ہے اور یہ پہلی تنظیم ہے جو غیر سیاسی ہے۔ میں نے دیکھا قدرتی آفات جن میں زلزلہ ہو یا پاکستان میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے سیلاب، جہاں مختلف ٹیموں کی صورت میں پورے پاکستان میں ایم ایس او کے رضاء کار فوجی دستوں کی طرح پھیل گئے، پنجاب خیبر پختونخواہ کے ساتھ ساتھ سندھ اور خاص کر بلوچستان میں اپنا بہترین کردار ادا کیا یہ سب میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ مل کر کام بھی کیا جس سے مجھے بڑا سکون اور اطمینان ملا اللہ پاک سے دعا ہے اللہ پاک ہر اس رضاء کار کو دنیا اور آخرت میں اپنے محبوب آقا دو جہاں نبی کریم ﷺ کا ساتھی بنائے آمین، جس میں کوئی فرقہ واریت، مذہب پرستی، لسانیت اور قوم پرستی نہیں۔ یہاں لوگ بحیثیت امت محمدی ﷺ متحد اور متحرک ہیں جو دین اسلام کے ساتھ ساتھ حرمت رسول ﷺ، اور شان صحابہ، شان اہل بیت کے لیے محنت اور لگن سے دین کا کام کر رہے ہیں۔ جس میں اسکول کالجز یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ خوبصورتی جو مدارس کے طالب علم ہیں ان کی زیادہ وابستگی دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ واحد تنظیم ہے جس میں نوجوانوں کی اتنی بڑی تعداد شامل ہے اس طرح کی نظم وضبط متحد اور متحرک پاکستان میں کوئی تنظیم کوئی جماعت نہیں جس طرح مسلم اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن ہے۔

ایم ایس او ایک منظم تنظیم ہے

چوہدری محسن صدر انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن سینٹرل پنجاب

ایم ایس او پاکستان کو اس کے یوم تاسیس پر بہت مبارک باد اللہ پاک سے دعا ہے کہ یہ پودا پھلتا پھولتا رہے اور تناور درخت کی شکل اختیار کرے میں سمجھتا ہوں کہ ایم ایس او پاکستان ایک منظم اور وہ واحد تنظیم ہیں جو مسٹر اور ملا کی تفریق سے آگے کام کر رہی ہے۔

اسلام پسند نوجوانوں کی منظم تنظیم

مفتی عبدالقدوس مرکزی مذہبی ہیڈ انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اسلام پسندوں کی ایک منظم جماعت ہے، جو مدارس دینیہ اور جامعات کے طلباء پر مشتمل ہے۔ اس کا منشور و مقاصد اور خیالات کے متعلق

پڑھ کر خوشی ہوئی کیونکہ یہ ایسے نوجوانوں پر مشتمل ہے، جو عملی طور پر ملا و مسٹر کی طبقاتی تقسیم ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں، جو غلامی کے دور میں سامراجی قوتوں نے پیدا کی تھی، یہ اس لئے بھی ضروری ہے، تاکہ ایک ایسی قوم تشکیل دی جائے، جو حقیقی طور پر آزاد ہو، کیونکہ وطن عزیز کی بقاء وسلامتی اور عزت وتکریم حقیقی آزادی میں مضمر ہے۔لہٰذا ہم ان اسلام پسند نوجوانوں کی جماعت کے یوم تاسیس پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔اور ہم امید کرتے ہیں، کہ وہ طلباء کے مسائل خصوصاً طلباء یونین کی بحالی کے لیے اپنا کلیدی کردار ادا کریں گے۔

سیلاب میں تعلیمی درسگاہوں کا قیام اور ایم ایس او

کامران سعید عثمانی

ایم ایس او پاکستان دینی وعصری طلباء کی نمائندہ تنظیم ہے جو ملک بھر میں منظم انداز میں کام کر رہی ہے۔میرا تعلق MSO سے تین چار سال پرانا ہے، جس طریقے سے میں نے MSO پاکستان کو پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرتے دیکھا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ناموس رسالت کی بات ہو، طلبہ یونین کی بحالی کا یا کوئی بھی مسئلہ ہو MSO پاکستان کو ہمیشہ عملی جدوجہد کرتے دیکھا ہے اور پچھلے دنوں وطن عزیز میں جس طرح سیلاب کی تباہ کاریاں ہوئی، اس میں MSO کی طرف سے قائم خیمہ بستیاں اور باقاعدہ درسگاہوں کو دیکھ کر دل کو ٹھنڈک ملی کہ پاکستان میں ایسی طلباء تنظیم کام کر رہی ہے جو محض اپنی تشہیر کو اپنا مقصد نہیں رکھتی بلکہ برے وقت میں پاکستان کے تمام مسائل میں شریک ہونا چاہتی ہے۔

تمام تنظیموں کو مربوط کرنے والی تنظیم

سہیل چیمہ، صدر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (ق)

ایم ایس او کو میں تین چار سال سے دیکھ رہا ہوں کہ انتہائی قلیل عرصے میں ملک کی سب سے متحرک طلبہ تنظیم بن کر ابھری ہے۔خوشی کی بات یہ ہے کہ اس تنظیم نے دیگر تنظیمات کے ساتھ رابطے کی ایک فضا قائم کی ہے۔اور ان کے پروگرام میں اس کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔انہوں اپنا نظریہ وپیغام بلاتفریق ملک کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین وعمائدین تک پہنچایا ہے۔گزشتہ سال ایم ایس او کا طلبہ اجتماع ایک بہت بڑا سبق تھا کہ ایک غیر سیاسی طلبہ تنظیم بھی بہت بڑے بڑے کارنامے سرانجام دی سکتی ہے۔

داڑھی، پگڑی والے نوجوان

ڈاکٹر مجاہد گیلانی، صدر کشمیر یوتھ الائنس

ایم ایس او کے نوجوانوں میں ڈسپلن اور تنظیم پائی جاتی ہے۔دوسری بڑی چیز کہ اس میں موجود ایک بڑا طبقہ جن کو معاشرے کا ایک مُلّا طبقہ سمجھتا جاتا ہے شاید، جن کو ہم داڑھی اور پگڑی والا سمجھتے ہیں یہاں جس طرح سے موجود ہیں، ان کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ داڑھی یہ لباس یہ رنگ، ہی وہ رنگ ہے جو ہمیں اسلام نے سکھایا ہے۔اور دین اسلام نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ اگر آپ نے یہ رنگ اپنا لیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ڈاکٹر نہیں ہو سکتے، آپ انجینئر نہیں ہو سکتے۔اور میں بڑے فخر سے کہہ رہا ہوں کہ آج جتنے بھی احباب سے یہاں ملاقات ہوئی وہ دینی تعلیم میں بھی اور عصری میں بھی بہت بہتر تھے الحمدللہ۔مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی جتنی کوششیں ہیں ان کا اس حوالے سے ایک بہت بڑا کردار ہے۔

❁❁❁

متاعِ عقل

ایران کے ایل خانی بادشاہ غازان محمود کے دربار میں علما مسائل پر گفتگو کر رہے تھے۔ایک اجنبی شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا اور پچھلی صف میں بیٹھ گیا۔کسی موضوع پر اس کی رائے بھی طلب کی گئی۔اس نے ایسا عالمانہ جواب دیا کہ غازان نے اسے دوسری صف میں بٹھا دیا۔اور تیسری تقریر پر اپنے پہلو میں جگہ دی۔جب مجلس برخاست ہوئی اور علماء رخصت ہونے لگے۔غازان نے اسے روک لیا۔اس کے فضل ودانش کی تعریف کی، اسے نئے کپڑے پہنائے اور پھر شراب منگوائی۔جب جام اس کی طرف بڑھا تو اس نے کہا:

"اے غازان! میں آج پچھلی صف سے تمہاری مسند تک صرف عقل کی بدولت پہنچا تو کیا تم شراب پلا کر مجھے اس متاع سے محروم کرنا چاہتے ہو؟"

(دانش عرب وعجم از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

محمد احمد معاویہ

عقیدہ وہ چیز ہے جس پر انسان کا دل اور ضمیر یقین کر لے۔عقیدے کی بنیاد پر ہی انسان کی نجات کا دار و مدار ہے۔مثلاً: اللہ وحدہ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور آخری معصوم ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی، رسول اور معصوم نہیں۔اسی طرح اقرارِ جنت و دوزخ اور بعث بعد الموت پر کامل یقین و ایمان رکھنے کا نام ''عقیدہ'' ہے۔عقائد کے باب میں بعض وہ عقائد ہیں جن کا تعلق ضروریات دین سے ہے۔اور بعض وہ ہیں جن کا تعلق ضروریات اہلسنت والجماعت سے ہے۔پہلی قسم کے عقائد کا انکار کفر ہے اور دوسری قسم کے عقائد کا انکار ضلالت اور اہلسنت سے خروج ہے۔

ضروریات اہلسنت میں انبیاء کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو ماننا ہے۔جسے عقائد کی کتابوں میں ''افضل البشر بعد الانبیاء'' کے عنوان سے معنون کیا گیا ہے۔ملت اسلامیہ میں یہ عقیدہ حضرات صحابہ کرامؓ، تابعین

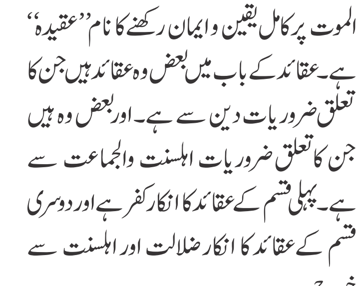

اور آئمہ اربعہ کے بعد سے آج تک امت میں اتفاقی اور اجماعی رہا ہے۔

اس باب میں کبھی بھی اساطین امت، آئمہ کرام اور مجتہدین عظام میں اختلاف واقع نہیں ہوا۔علامہ آمدی اور امام باقلانی رحمہما اللہ جیسے جبال العلم حضرات نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو تمام صحابہؓ میں افضل ماننا واجب لکھا ہے۔صحابہ کرامؓ کا اجماعی مؤقف تھا کہ صحابہ کرامؓ میں سے مطلقاً افضل ذات سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ہے۔حضرات صحابہؓ کرام کے ان تمام اقوال کو علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف لطیف ''الطریقۃ المحمدیہ'' میں نقل کیا ہے۔

صدر اول سے لے کر آج تک اہلسنت کا اس عقیدے پر اتفاق و اجماع رہا ہے۔آنے والی سطور میں اس عقیدے پر حضرات صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، آئمہ اربعہ اور اساطین امت کے اقوال بطور شہادت پیش کیے جاتے ہیں۔

افضلیتِ صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کی نظر میں:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔اور فرمایا میری محبت اور ابوبکرؓ وعمرؓ کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ایک بار حضرت علیؓ نے اپنے دوست احباب سے پوچھا کہ بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ سب نے کہا آپ، تو سیدنا علی المرتضیٰؓ نے فرمایا میں جس سے لڑا اس سے حق کا بدلہ لے لیا، سب سے زیادہ شجاع آدمی کا نام لو، سب نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔سیدنا علیؓ نے فرمایا سب سے زیادہ شجاع حضرت ابوبکرؓ ہیں۔غزوہ بدر کے موقع پر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ تیار کی تھی، تو پوچھا گیا کون یہاں پاسبانی کے لیے رہے گا جو کفار کو آپ ﷺ کے پاس نہ آنے دے، یہ سن کر کوئی شخص آپ ﷺ کے قریب نہ آیا مگر ابوبکرؓ! وہ تلوار تان کر حضور ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے، لہذا سب سے زیادہ شجاع ابوبکرؓ ہیں۔

حضرت علیؓ نے اپنے دور خلافت میں ''مسئلہ افضلیتِ صدیقؓ اکبر'' اس طرح واضح بیان فرمایا کہ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت علیؓ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔(تاریخ اسلام لذہبی)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود، جن کا شمار کبار اور فقہاء صحابہؓ میں ہوتا ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروق کی محبت اور افضلیت سنت کی قبیل سے ہے۔یعنی حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے نزدیک افضلیت صدیقؓ اکبر اہلسنت کی پہچان ہے۔

سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم

اصحاب رسول اکثر کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امت میں افضل ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ فاروق۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد افضلِ امت ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمان ہیں۔ (معجم الکبیر، معجم الزوائد)

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کسی کو بھی ابوبکرؓ پر فضیلت نہ دو کیونکہ وہ دنیا اور آخرت میں تم سے افضل ہیں۔

تابعین کرام اور افضلیتِ صدیقؓ اکبر:

امام شعبیؒ فرماتے ہیں میں نے پانچ سو صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی، تمام صحابہ کرامؓ فرماتے تھے حضرت ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمان پھر علیؓ۔ یاد رہے امام شعبی کے شیوخ میں فرزندانِ علی حضرات حسنین کریمین بھی شامل ہیں۔ (تہذیب الکمال)

حضرت یحی بن سعید الانصاریؒ فرماتے ہیں میں نے صحابہ کرامؓ کو پایا وہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے افضل ہونے میں اختلاف نہیں کرتے تھے۔ واضح رہے حضرت یحی بن سعید امام زین العابدین رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ (شرح اصول الاعتقاد/تہذیب الکمال)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں جس نے حضرت علیؓ کو حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار پر عیب جوئی کی۔ (فضائل صحابہؓ)

حضرت سعیدؒ بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ صدیق پر کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ (مستدرک للحاکم)

آئمہ اربعہ اور افضلیتِ صدیقؓ اکبر:

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ صدر اول میں حضرات صحابہؓ کرام اور تابعین عظام حضرت ابوبکرؓ صدیق کو امت میں سب سے افضل گردانتے تھے۔ بعینہ یہی عقیدہ حضرات آئمہ اربعہ کا بھی تھا۔ چنانچہ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ فرماتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد افضل الامت حضرت ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمان پھر علیؓ ہیں۔

حضرت امام مالکؒ سے تفضیل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تفضیل میں کوئی فرق نہیں۔ (شرح اصول اعتقاد)

امام محمد بن ادریس الشافعیؒ خلافت و تفضیل کے معاملہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمان پھر حضرت علیؓ۔ (الاعتقاد للبیہقی)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اصحاب رسول سے محبت کرتا ہے مگر کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتا، تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو فضیلت دینا سنت ہے (السنۃ لابن خلال)

مندرجہ بالا تصریحات سے یہ بات نکھر کر سامنے آگئی ہے کہ اہل سنت کے چاروں گروہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کے آئمہ کرام حضرت صدیقؓ اکبر کو تمام صحابہ کرامؓ سے افضل جانتے تھے۔ اور اس عقیدے کو اہلسنت کی پہنچان گردانتے تھے۔ تطویل کا خوف نہ ہوتا تو حضرات صحابہؓ کرام، تابعین اور آئمہ کرام کے بعد کچھ اساطین امت اور مشاہیر اہل سنت کے اقوال ذکر کردیے جاتے لیکن طوالت کی گنجائش نہیں اور اسی پر اکتفاء ضروری سمجھا۔

تجدید عہد و وفا

مجیب الرحمن صبیح

یونٹ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جھنگ

ہو کے سرشار حب اصحاب پیغمبر سے
دنیا کو اس حب سے مہکانے کو ہیں
ہوگا کیوں خوف باطل کا ہم کو
ہم تو میدان عمل بھی سجانے کو ہیں
نہ سہی لاکھوں کا لشکر ہمارا
مگر ایوبی سا لشکر بنانے کو ہیں
ہے خطرہ چمن کو بڑھتی خزاؤں کا
کوشش میں ہیں، ہم چمن کو بچانے کو ہیں
تھمایا تھا قائد نے ہمیں جو پرچم
وہ ہر جواں کے دست میں تھمانے کو ہیں
اٹھتے ہیں دست جو حق کے عجب
اٹھو جوانو! کہ یہ دست بڑھانے کو ہیں
مشن پہ وقت تو ہے ہی قرباں ہمارا
اس مشن پہ اپنا لہو بھی بہانے کو ہیں
کٹھن راستوں کی پرواہ نہیں ہمیں
خوشی سے بچھائے جو کانٹے بچھانے کو ہیں
شب ظلمت کی تاریکیوں سے جنگ ہماری
ہم ایک نئی صبح کی فتح لانے کو ہیں
چھٹے گی بہت جلد یہ کہر ظلمت صبیح
کہ ہم عہد وفا نبھانے کو ہیں

خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبرؓ

محمد اسماعیل یوسف

بطورتمہید چند باتیں ذہن نشین فرمائیں:

(۱) خاتم المعصومین پیغمبر سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ آخری رسول ہیں، آپ کی تشریف آوری کے بعد دین کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا اور بعثت نبوت کا سلسلہ بھی ختم کر دیا گیا۔

(۲) اگرچہ آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں مگر آپ کا دورِ نبوت ابھی باقی ہے، اور قیامت کے وقوع تک سارا زمانہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کا ہی ہے اس میں کسی نئے نبی یا کسی نئی شریعت کا انتظار واعتقاد کفر وارتداد ہے۔

(۳) جب آپ ﷺ کا دور نبوت باقی ہے تو پھر لازمی طور پر آپ ﷺ کی شریعت بھی باقی رہے گی، آپ پر نازل ہونے والی کتاب بھی اصلی حالت میں باقی رہے گی۔ وگرنہ لوگ کس پر عمل کریں گے اور کس سے راہنمائی لیں گے۔

(۴) آپ ﷺ کی امت میں دو قسم کے لوگ پیدا کئے گئے۔

(۱) جو انتظامی امور کی ادائیگی میں آپ ﷺ کی نیابت کریں (۲) جو شرعی امور کی نگرانی وراہنمائی میں آپ ﷺ کی نیابت کریں۔

پہلی قسم کے لوگوں کو ''خلفاء'' کہتے ہیں اور دوسرے طبقے کو ''علماء'' کہتے ہیں۔

ان تمہیدی امور کو ذہن نشین کرنے کے بعد اب نفس مضمون کی طرف چلتے ہیں۔

نیابت نبوت بصورت خلافت:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں نبی کی نیابت میں نبی ہی آتا تھا ''کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء'' الخ مگر چونکہ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اس لئے آپ ﷺ کے بعد نیابت کے لئے جو لوگ آئیں گے انہیں ''خلیفہ'' کے لقب سے جانا اور پہچانا جائے گا۔ اور یہ ''خلیفہ'' کی اصطلاح کوئی بعد کی ایجاد نہیں بلکہ قرآن کریم (آیت استخلاف) اور احادیث نبویہ (علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین) میں اس کا استعمال ملتا ہے۔

خلافت بلافصل:

اب تک یہ بات تو واضح ہوگئی کی خلیفہ اسے کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے بعد انتظامی امور میں آپ ﷺ کی نیابت کرے۔ اور ''بلافصل'' کا اطلاق اس فرد پر ہوگا جو وفات نبوی کے فورا بعد مسند خلافت پر متمکن ہوا، یعنی اس کی خلافت کے انعقاد اور نبی کریم ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا فرد نہ آیا ہو۔ اور بالاتفاق یہ سعادت امام الصحابہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوئی۔ یعنی کوئی شخص سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے استحقاق کا قائل ہو یا نہ ہو، مگر اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بلافصل خلافت کی مسند پر آنے والے کا نام ابوبکرؓ ہے۔

انعقاد خلافت:

وفات نبوی کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بشمول سیدنا علی المرتضیٰؓ کے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی، بقول استاذ مکرم علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نور اللہ مرقدہ اصل بات یہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے بیعت کی، اس سے غرض نہیں کہ اسی موقع پر کی یا چھ ماہ کے بعد کی۔ اس لئے کہ جو چیز چھ ماہ قبل باطل ہو وہ چھ ماہ بعد بھی باطل ہی ہوگی۔ اور جو چیز چھ ماہ بعد حق تھی وہ چھ ماہ قبل بھی حق ہی تھی۔

انتخاب صدیقی:

اب رہی یہ بات کہ کئی دیگر نامور حضرات اور نسبی لحاظ سے قرابت رسول رکھنے والے لوگوں کی موجودگی میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب ہی کیوں ہوا تو اس کی وجہ ظاہری طور پر سیدنا صدیق اکبرؓ کے وہ فضائل ومناقب، مرتبت اور حیثیت ہے جو نبی کریم ﷺ کے ہاں انہیں حاصل تھی، بطور مثال چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں

پہلی حدیث:

آپ ﷺ کا اپنی وفات سے قبل بیماری کے ایام میں امامت کی ذمہ داری کے لئے سیدنا صدیق اکبرؓ کا انتخاب کرنا اور ''مروا ابابکر فلیصل بالناس'' فرمانا

دوسری حدیث:

فقیہ امت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ

سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو خاص ولی ، دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔مگر ابوبکر میرا بھائی اور ساتھی ہے (بخاری ومسلم)

تیسری حدیث:

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مجھ پر احسان ابوبکر کی خدمت اور مال کا ہے، اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

چوتھی حدیث:

سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بیماری کے ایام میں ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے کے متعلق گفتگو کی، حضور ﷺ نے اس کو دوبارہ اپنی خدمت میں حاضری کا حکم فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ نہ ہوں تو کیا کروں ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نہ ملوں تو پھر ابوبکر کے پاس چلی جانا (بخاری ومسلم) (نہ ملنے سے اس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ کی وفات ہوجائے)

پانچویں حدیث:

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں ک حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک رہوں سو (میرے بعد) تم ان کی پیروی کرنا ، اور آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا (ترمذی)

اس مضمون کی بے شمار روایات اور آثار صحابہ سے کتب بھری پڑی ہیں ۔سردست ان سب کا احاطہ مقصود نہیں صرف یہ بتلانا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو جو مقام اور مرتبہ حاصل تھا وہ کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں تھا،اسی لئے جب مجلس مشاورت میں حضرت عمرؓ نے آپ کا نام پیش کیا تو سب نے ہی متفق ہو کر آپؓ کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔اور صحابہ کرام کا پہلا اجماع ہی سیدنا ابوبکرؓ کی خلافت پر ہوا،اور ملا علی قاریؒ کے بقول اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے (شرح ملا علی قاری علی الفقہ الاکبر)

اہم بات:

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اگر کوئی اپنی بد باطنی کی بنیاد پر نعوذ باللہ یہ کہے کہ میں تو حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ نہیں مانتا،تو وہ زیادہ سے زیادہ استحقاق خلافت کی نفی کرسکتا ہے (جو اجماع صحابہ کے انکار کی وجہ سے کفر ہے) اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ حضور ﷺ کی وفات اور سیدنا ابوبکرؓ خلافت کے درمیان کوئی اور شخص (بے شک تھوڑے وقت کے لئے ہی سہی) مسند خلافت پر نہیں آیا۔ اسی کو خلافت بلافصل کہتے ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ خلافت صدیق اکبر کی روایات فریق مخالف کی کتب میں بھی موجود ہیں، ملاحظہ فرمائیں

تفسیر صافی:

معروف محدث ملا محمد محسن فیض کاشانی نے اپنی تفسیر ”صافی“ میں سورہ تحریم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خلافت ابوبکرؓ کو ملے گی اور اس کے بعد عمرؓ کو (جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں،اور یہ افضلیت ذاتی ہے ،بوجہ خلافت نہیں۔ اگر بالفرض سیدنا صدیق اکبرؓ کے بجائے کوئی شخص مسند خلافت پر آجاتا تو تب بھی سیدنا صدیق اکبرؓ ہی افضل البشر بعد الانبیاء ہوتے۔

خلاصہ کلام:

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس امت میں نبوت کی نیابت کا نام خلافت ہے،اور مسند خلافت پر آنے والے کو خلیفہ کہتے ہیں، اور آپ ﷺ کی وفات کے فورا بعد بلا کسی ”فصل“ کے اس مسند پر آئے اسے خلیفہ بلا فصل کہتے ہیں، لہذا سیدنا صدیق اکبرؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہونے کے ساتھ ساتھ ”خلیفہ بلافصل“ بھی ہیں۔

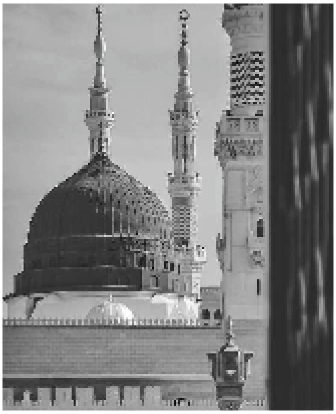

مصطفی کا وہ صدیق ہے

کلام: ابوبکر نادر

ثانی اثنین جس کو کہا ،مصطفی کا وہ صدیقؓ ہے
مانتے ہیں جسے اولیاء،مصطفی کا وہ صدیق ہے
مال وجان اور اولاد تک میرے آقا پہ قربان ہے
عشق جس گھر سے پائے جلا،مصطفی کا وہ صدیقؓ ہے
وہ وفا کا علمدار ہے وہ تو حیدر کا بھی یار ہے
جس کے در پہ پلی ہے وفا،مصطفی کا وہ صدیقؓ ہے
کل صحابہؓ کا سردار وہ میرے آقا کا غم خوار وہ
جو صحابہؓ میں سب سے بڑا،مصطفی کا وہ صدیق ہے
جانشین نبی محترم کون؟ پوچھا جو قرآن سے
رب کا قرآن کہنے لگا!مصطفی کا وہ صدیق ہے
مار کھائے کبھی پیار میں عشق لایا جسے غار میں
ڈنگ ایڑی پہ جس نے سہا،مصطفی کا وہ صدیق ہے

قائدین کا پیغام....

ملک وملت کے لیے نوید سحر

رانا محمد ذیشان، امیر شوری MSO پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان وہ واحد طلبہ تنظیم ہے جو دینی وعصری اداروں میں یکساں طور پر کام کر رہی ہے، اور دینی وعصری طلبہ میں علمی وعملی اعتبار سے احساس ذمہ داری بیدار کر رہی ہے۔ ایم ایس او پاکستان طلبہ تنظیموں کے روایتی انداز سے ہٹ کر طلبہ کی ذہن سازی اور عملی کردار سازی پر محنت کر رہی ہے۔ ایم ایس او پاکستان اسلحہ کلچر کے فروغ کی بجائے اساتذہ ودرسگاہ کے تقدس کو اجاگر کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ طلبہ کو اسلامی شعور سے روشناس کراتے ہوئے اساتذہ کے حقیقی مرتبے کی پہچان کرا رہی ہے۔ ایم ایس او قومی، لسانی، اور مسلکی تعصّبات سے بالاتر ہو کر اعتدال پسند اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے کوشاں ہے۔ ایم ایس او مغربی یلغار کی روک تھام چاہتی ہے اور اپنے نوجوانوں کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ ایک مسلمان کی کامیابی مغربی کلچر میں نہیں بلکہ چودہ سو سال قبل آنے والے نظام میں ہے جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔ ایم ایس او پاکستان شعور و بیداری کی تحریک، فلاح وتقوی کی صدا اور کردار سازی کی علامت ہے۔ ایم ایس او سے وابستہ ذمہ داران وکارکنان خوف خدا، عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حب صحابہ رضی اللہ عنہم واہلبیت کے جذبے سے سرشار ہیں۔ وطن عزیز پاکستان کے دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبہ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ آئیے! ان عظیم مقاصد اور لازوال اہداف کے لیے مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کا ساتھ دیجیے اور بن جائیے ملک وملت کے لیے نوید سحر۔ ۞۞۞

ایم ایس او کی جدوجہد کا مقصد

ملک مظہر جاوید ایڈووکیٹ، سابق ناظم اعلیٰ وسابق امیر شوری MSO پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی تمام تر جدوجہد اسی لیے ہے کہ احیائے اسلام ہو، وطن عزیز مستحکم ہو، نظام خلافت راشدہ کا قیام، فساد فی الارض کا خاتمہ ہو، فرنگی نظام سے خلاصی ہو اور پاکستان کی نوجوان نسل، طلبہ برادری صداقت، عدالت، سخاوت اور شجاعت کا سبق پڑھ کر دنیا بھر کی امامت کا فریضہ سرانجام دے سکے اور ملت اسلامیہ کی باگ ڈور سنبھال سکے۔ ایم ایس او پاکستان اپنے 22ویں یوم تاسیس کے موقع پر تجدید عہد کرتے ہوئے نئے سرے سے عزم کرتی ہے کہ وہ اپنے مشن پر پوری استقامت اور تندہی کے ساتھ قائم رہے گی ان شاءاللہ۔ اس موقع پر ایم ایس او کا ہر کارکن یہ عہد کرے کہ وہ کسی طور پر بھی ایم ایس او کا ساتھ نہیں چھوڑے گا اور اس کا پیغام کوچہ کوچہ عام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ ایم ایس او اس موقع پر ملک بھر کے دینی اور عصری اداروں کی طلبہ برادری، ملا ومسٹر کو کھلی دعوت دیتی ہے کہ آئیے! ہماری فکر، جدوجہد اور نظریے کو جانیے، سمجھیے اور پھر روشن منزل کو پانے کے لیے ہمارے شانہ بشانہ چلیے اور قافلہ میں شامل ہو کر قیام پاکستان کے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ ۞۞۞

ایم ایس او .... چند امتیازی خصوصیات

صفدر صدیقی، سابق ناظم اعلیٰ وامیر شوری MSO پاکستان

ایم ایس او پاکستان معاصر طلبہ تنظیموں سے اس لیے ممتاز حیثیت کی حامل ہے کہ یہ تنظیم روایتی جمود سے بالاتر ہو کر مدارس دینیہ اور کالج ویونیورسٹیز کے طلبہ کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جو ملا ومسٹر کی تفریق ختم کرنے کی عملی صورت ہے۔ ایم ایس او اپنے نظم میں خود مختار، مستقل وجود رکھنے والی محب وطن اور نظریاتی طلبہ کی جماعت ہے۔ جس کی قیادت سے لے کر کارکن تک ہر فرد نظم جماعت کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ متدین، صالح، باصلاحیت اور اسلامی ومشرقی اقدار کے امین نوجوان اس طلبہ تنظیم کی قیادت کو سنبھالے ہوئے ہیں اور اسلامی روایات کی پاسبانی اور پاکستان کے استحکام کے لیے دینی وعصری اداروں کے طلبہ کی فکری ونظریاتی آبیاری میں مصروف عمل ہیں۔ ایم ایس او بانیان پاکستان کے افکار ونظریات کی حقیقی امین ہے۔ ایم ایس او طلبہ میں علمی وتحقیقی ذوق بیدار کرنے اور پروان چڑھانے کے لیے ایک جامع پروگرام رکھتی ہے جس کے لیے مختلف سطح پر ادبی، تحریری وتقریری مقابلے، کوئز پروگرامز اور ذہین طلبہ ونمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی جیسے اقدامات شامل ہیں۔ اسی سلسلہ میں ایم ایس او کا ترجمان ماہنامہ نقیب طلبہ کا پلیٹ فارم بھی طلبہ کی صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہوئے ہے جس پر میں نقیب طلبہ کی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ۞۞۞

ایم ایس او کے تین اصول

محمد احمد معاویہ، سابق ناظم اعلیٰ ایم ایس او پاکستان

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی جہدو جہد دو دہائیوں سے زیادہ عرصے پہ مشتمل ہے۔اس طلبہ تنظیم نے اس دورانیے میں سٹوڈنٹس میں خوف خدا، عشق مصطفیٰ ﷺ اور حب اصحاب واہلبیت کا چراغ روشن کردیا ہے۔اس دور پرفتن میں گمراہی ہر طرف اپنے پنجے گاڑ چکی ہے، ایسے میں ایم ایس او ایسے صالح نوجوان تیار کرنا چاہتی ہے جو اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے ساتھ ساتھ پوری قوم کے لیے کارآمد ثابت ہوں۔اور ایم ایس او پاکستان آنے والی نسلوں کے لیے ناموس رسالت ﷺ اور ناموس صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کی حیثیت قائم رکھنا اوران کے تحفظ کا جذبہ منتقل کرنا چاہتی ہے۔ بلاشبہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عزت واکرام حد درجہ کمال ہمارے دلوں میں ہونا ضروری ہے۔ایم ایس او چاہتی ہے کہ نوجوان نسل کو سیرت طیبہ اور صحابہؓ کرام واہل بیت عظامؓ کی پاکیزہ زندگیوں سے روشناس کرا کر عملی زندگی میں ان مقدس شخصیات کو نوجوانوں کا آئیڈیل بنانا چاہتی ہے۔اس حوالے سے ناموس رسالت ﷺ وناموس صحابہؓ کے تحفظ کے سلسلے میں عملاً ہم ان مقدس ہستیوں کی سیرت وکردار کا مطالعہ کریں، اسے سمجھیں اور اپنائیں تاکہ خود اپنی زندگی میں ان کی ناموس کا تحفظ یقینی بنا سکیں۔

آئیے! پرامن جدوجہد آگے بڑھائیں

محسن خان عباسی، سابق ناظم اعلیٰ ایم ایس او پاکستان

وطن عزیز پاکستان میں اسلامی نظریات کی داعی طلبہ تنظیم ایم ایس او گزشتہ دو دہائیوں سے غلبہ اسلام واستحکام پاکستان اور طلبہ حقوق کی جدوجہد میں مصروف عمل ہے۔غلبہ اسلام واستحکام پاکستان کے نصب العین کی حامل یہ خودمختار طلبہ تنظیم دینی وعصری تعلیمی اداروں میں یکساں طور پر مصروف عمل ہے جو دور جدید کے چیلنجز کا مقابلہ اور اپنے اہداف حاصل کرنے کے لیے طلبہ کی فکری ونظریاتی تربیت کررہی ہے۔ میری ان سطور کے ذریعے سے وطن عزیز کے دینی وعصری اداروں کے طلبہ سے گزارش ہے کہ ہر چیز میں بہتری کی بہرحال گنجائش ہوتی ہے، اس لیے ہمیں بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہنا ہوگا، اپنی جدوجہد کو تیز کرنا ہوگا، وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنی پرامن جدوجہد کو آگے بڑھانا ہوگا، نفرتوں اور تشدد کی دیواروں کو گرا کر صرف امن اور سلامتی کو فروغ دینا ہوگا۔ مجھے یقین کہ اگر ہم نے عزم مصمم، جہد مسلسل اور دلی لگن کے ساتھ محنت جاری رکھی تو ایک دن ضرور آئے گا جب ہم اپنے مقاصد اور اہداف میں کامیاب ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا: ”وحی کا آنا منقطع ہو چکا ہے اور دین مکمل ہو چکا۔کیا یہ ہوسکتا ہے کہ دین کٹے اور میں زندہ رہوں۔“ (مشکوٰۃ المصابیح رقم 6034) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری امت کی طرح حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا اس لیے اب وحی بھی نازل نہیں ہوگی۔ آگے فرمایا کہ ”دین مکمل ہو چکا“ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا کیونکہ دین مکمل ہوگیا ہے اور اب کسی نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ختم نبوت کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا: ”آج ہم سے وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اللہ سے کلام کا ذریعہ چھوڑ گیا“ (کنزالعمال رقم 18760) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا۔

ماہنامہ نقیبِ طلبہ اسلام آباد
MSO

ویل ڈن ایم ایس او

محمد سعید ہزاروی

ہمیں کیوں ناز نہ ہو ایم ایس او پہ

ہمیں تو اس پہ فخر ہے، ہم ایم ایس او کے لیے جان بھی دے سکتے ہیں، کیوں نہ دیں جو دین محمدی ﷺ، سیرت صحابہؓ، نظام مصطفیٰ اور نظام خلافت راشدہ کی بات کرتی ہے۔ جو دشمنان دین دشمنان ختم نبوت ﷺ و دشمنان صحابہؓ سیکولر و لبرل کے راہ میں رکاوٹ بنی ہے۔ ان سیکولر و لبرل اور لادینی قوتوں کا پرچار کرنے والے کو شاید یہ پتا نہیں تھا کہ ایم ایس او 11 جنوری 2002 کو قیام کے بعد اپنی دعوت پوری طریقے اور سلیقے سے دے رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ نہیں کہ حکومت اور اداروں کے ساتھ کوئی ڈیل ہے۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہے۔ ایم ایس او کا کام اللہ کی توحید کی دعوت، اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا پرچار اور نظام خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کی جدوجہد ہے۔ جہاں تک بات ہے طلبہ و نوجوانوں کی تو الحمدللہ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان پورے پاکستان میں اپنے طلبہ اور نوجوانوں کے حقوق کا بھی مقدمہ لڑ رہی ہے۔

نوجوان کسی بھی ماحول و معاشرہ کا وہ اہم حصہ ہوتے ہیں کہ جو سماج پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی انقلاب آئے ہیں ان میں بیشتر انہی نوجوانان کا اہم رول رہا ہے۔ نوجوانوں کی تربیت تین جگہوں پر ہوتی ہے۔ اول: والدین اور گھر کے افراد سے شعور والی تربیت پانے سے نوجوان شعور کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔ دوم: اپنے ماحول و معاشرہ میں موجودہ لوگوں کی صورتحال کو دیکھ کر اپنی تربیت کا اسی صورتحال پر انحصار کرتا ہے۔ تیسرا: دینی و عصری مختلف دینی مدارس و عصری تعلیمی جامعات میں تربیت حاصل کرتا ہے۔

آج اگر انہی نونہال و معمارانِ مستقبل کی صورتحال پر نظر ڈالی جائے اخلاقیات کے پیمانہ پر ان کو تولا جائے تو بڑے افسوس کا مقام ہے کہ والدین اپنی اولاد کی تربیت میں بہت پیچھے ہیں، دنیاوی مصروفیات ہی ان کا اہم رول بن چکا ہے۔ اولاد کی تربیت کے وہ خواہاں نہیں۔ ماحول و معاشرہ تو خرافات کی آغوش میں آچکا ہے۔ دینی و عصری جامعات میں نصابی تعلیم تو بڑے اہتمام سے دی جاتی ہے لیکن نظریاتی، فکری اور اصلاحی تربیت ناپید ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج کا نوجوان اخلاقی اعتبار سے تنزلی کا شکار، اسلامی روایات و اقدار سے کوسوں دور اور مغربی تہذیب و تمدن کی آغوش میں آچکا ہے۔

اسی صورتحال میں ''مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان'' اپنے قیام کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کر رہی ہے تاکہ ہمارا نوجوان ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور ماہر قانون ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک اسلام پسند اور محبِ وطن ہو۔ اسلامی روایات سے سرشار، اعلیٰ تربیت سے ہمکنار ہو اور بالخصوص اسی پلیٹ فارم کے توسط سے ملا و مسٹر کو ایک پیج پر لایا جا سکے۔

اپنے نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے ہر سال نئے سیشن کی منصوبہ بندی مرتب کرتی ہے۔ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کی طرف سے اس طرح کے ماحول کو جنم دینے کے لیے اور نوجوانوں کو اعلیٰ اور مثالی تربیت کی راہ پر لانے کے لیے ملک بھر میں مختلف عنوانات سیرت النبی ﷺ، سیرت صحابہؓ و دیگر تربیتی عنوانات پر کانفرنسز، سیمینارز، تربیتی کنونشنز، دروس قرآن کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان نسل بالخصوص طلبہ کی نظریاتی، فکری، علمی، اصلاحی تربیت کی جا سکے اور عصرِ حاضر کا تقاضا بھی یہی ہے۔

۞۞۞

آیئے! ''پینڈو مارٹ'' کی پروڈیکٹس ایک کال پر گھر بیٹھے حاصل کریں

پینڈو مارٹ

بیری کا شہد
جنگلی شہد
فارمی شہد

خالص دیسی گھی
زعفرانی معجون
شاہی کشتہ

Fb/PiendoMart

برائے رابطہ: محمد احمد معاویہ
03154223953
03004223953

بزم نقیب طلبہ

نقیب طلبہ کے قارئین کے ذوق کو تقویت بخشنے کے لیے ''**بزم نقیب طلبہ**'' کے نام سے ایک مفید سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، آپ کے انتخاب کو ہم نقیب طلبہ کے صفحات کی زینت بنائیں گے، معیاری اور مفید تحاریر ای میل یا وٹس ایپ کریں

03114233952

Naqeebetalaba.isb@gmail.com

ناظم اعلیٰ کا پیغام... پرعزم کارکنان کے نام

میرے عزیز طلبہ ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!

امید ہے تمام احباب بخیر وعافیت علم، شعور اور آگہی کے سفر پر گامزن ہوں گے۔

بحمد اللہ تعالیٰ!

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان اپنے تنظیمی ونظریاتی اکیس سالہ سفر کو بڑی کامیابیوں کے ساتھ طے کر چکی ہے، ملک کے طول وعرض میں دینی وعصری تعلیمی اداروں میں فعال وجود کے ساتھ ''غلبہ اسلام واستحکام پاکستان'' کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے۔ اکابرین امت، زعمائے ملت، قومی، علمی، سیاسی، مذہبی وسماجی شخصیات کا اعتماد آپ کا قابل فخر اثاثہ ہے، جو یقیناً عند اللہ وعند الناس مقبولیت ومحبوبیت کی علامت ہے۔

مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان اپنے 22 ویں یوم تاسیس تجدید عہد ووفا کو ''یکساں نظام تعلیم'' کے عنوان سے منا رہی ہے، جو کہ یقیناً ایم ایس او کے وژن کی عکاسی ہے، کیونکہ ہم ایجوکیشن ریفارمز کے ذریعے ملک بھر میں یکساں نظام ونصاب تعلیم کے نفاذ کی جدوجہد کے امین ہیں، ایم ایس او پاکستان چاہتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قدیم وجدید علوم کو پورے ملک میں یکساں طور پر قومی زبان اردو میں نافذ کیا جائے تاکہ ہم حقیقی طور پر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ اس حوالے سے ملک بھر میں تجدید عہد ووفا کے ساتھ ساتھ ''یکساں نظام تعلیم'' کے عنوان پر پروگرامز، سیمینارز اور کنونشنز منعقد کر کے یکساں نظام ونصاب تعلیم کے موضوع کو اجاگر کیا جائے گا تاکہ شعور وآگہی کے اس سفر کو ہم مربوط اور منظم انداز میں آگے بڑھا سکیں اور اس وطن عزیز کو جو ہمارا گھر ہے اور ہمارے لیے ہر اعتبار سے معزز ومحترم ہے مستحکم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

میں یوم تاسیس کے اس پرمسرت موقع پر بانیان مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان بالخصوص قمر الزمان چوہدری مرحوم ومغفور کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے آخرت کے سفر کو آسان فرمائے۔ (آمین) اور ملک بھر میں موجود ایم ایس او کے تمام کارکنان وذمہ داران کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور تمام ذمہ داران وکارکنان سے کہنا چاہوں گا کہ عزم مصمم اور بلند جذبوں کے ساتھ آگے بڑھیے، کامیابی ہمیشہ اسی کے قدم چومتی ہے جس کے جذبے جواں اور حوصلے بلند ہوں، سستی اور کاہلی سے کام لینے والوں کے لیے دنیا میں کوئی جگہ نہیں، اور شاعر کے اس شعر کو اپنا کر مزید آگے بڑھنے کے لیے جہد مسلسل کیجیے:

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھ کو اگر دریا تو سمندر تلاش کر

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سردار مظہر

ناظم اعلیٰ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

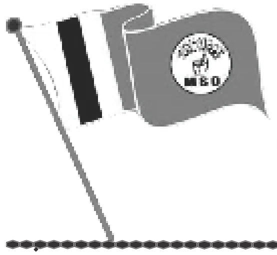

اور کارواں بنتا گیا!!

تعمیر سیرت طلبہ سیمینار خانیوال

تاسیسی رکن مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان برادر قمرالزمان چوہدری مرحوم کی دینی، قومی، تنظیمی اور صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ایم ایس او خانیوال کے زیر اہتمام 03 نومبر کو کبیر والا سٹی مارکی میں ''تعمیر سیرت طلبہ سیمینار'' کا انعقاد کیا گیا۔ مدارس دینیہ، مختلف کالجز کے سٹوڈنٹس اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار سے سابق امیر شوری ایم ایس او صفدر صدیقی، ناظم عمومی ایم ایس او پاکستان ارسلان کیانی، ناظم تربیتی امور ایم ایس او پاکستان عبدالرؤف چوہدری، مدرس دارالعلوم کبیر والا مفتی جاوید اختر فاروقی، جنرل سیکرٹری جے یو آئی (س) پنجاب مفتی خالد محمود ازہر، رہنما مسلم لیگ (ن) رانا محمد عرفان، مولانا واصف الکریم نعمانی، ناظم عمومی ایم ایس او پنجاب علی حیدر فاروقی، معاون ناظم اطلاعات پنجاب عمر اقبال ساقی نے خطاب کیا۔ پروگرام کے آخر میں ناظم خانیوال بلال چوہدری نے آنے والے تمام مہمانان گرامی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا، سیمینار کا اختتام مولانا عبداللہ عمر صاحب کی دعا سے ہوا۔

فکرِ اقبال علیہ الرحمہ طلبہ سیمینار لاہور

09 نومبر یوم اقبالؒ کی مناسبت سے علامہ اقبال کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اور نوجوانوں میں فکرِ اقبال کو اجاگر کرنے کے لیے ایم ایس او لاہور کے زیر اہتمام 10 نومبر بروز جمعرات ایوان اقبال لاہور میں ''فکرِ اقبالؒ طلبہ سیمینار'' کا انعقاد کیا گیا۔ ہال کو اقبالؒ کے مجموعہ شاعری سے چند منتخب اشعار کے فلیکسز سے سجایا گیا تھا۔ کنونشن کا آغاز شام 4 بجے ہوا اور رات 09 بجے تک جاری رہا۔ کنونشن سے ایم ایس او کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی ذمہ داران کے ساتھ ساتھ مختلف سیاسی، سماجی، مذہبی شخصیات اور برادر طلبہ تنظیموں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ جن میں امیر شوری ایم ایس او پاکستان رانا محمد ذیشان، ناظم اعلیٰ سردار مظہر، ناظم عمومی ارسلان کیانی، ناظم تربیتی امور عبدالرؤف چوہدری، وزیر قانون پنجاب خرم شہزاد ورک، اہلحدیث عالم دین علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، سینئر تجزیہ نگار اوریا مقبول جان، سینئر تجزیہ نگار مجیب الرحمن شامی، مشیر وزیر اعظم شبیر احمد عثمانی، سابق کوچ قومی کرکٹ ٹیم مشتاق احمد اور دیگر سر فہرست ہیں۔ سیمینار میں ایم ایس او پاکستان کا نیا ترانہ بھی ریلیز کیا گیا۔ اسلامک رائٹر موومنٹ کی جانب سے بہترین کارکردگی پر ایم ایس او کے ذمہ داران کو شیلڈیں پیش کی گئیں۔

استحکام پاکستان طلبہ کنونشن پنجاب

ایم ایس او پنجاب کے زیر اہتمام چوپڑہٹہ کبیر والا میں علمی، فکری، نظریاتی، تربیتی استحکام پاکستان طلبہ کنونشن 8 دسمبر بروز جمعرات منعقد ہوا۔ جس میں امیر شوری MSO رانا محمد ذیشان، ناظم اعلیٰ سردار مظہر، سابقہ رہنما مفتی نسیم الرحمن خٹک، سابقہ رہنما اکرام الحق چوہدری، مولانا تنویر الحسن احرار ناظم مجلس احرار اسلام، ناظم عمومی ارسلان کیانی، ناظم مالیات اعزاز الحق عباسی، ناظم تربیتی امور عبدالرؤف چوہدری سمیت مختلف حضرات نے خطاب کیا۔ کنونشن میں عمدہ کارکردگی پیش کرنے والے ذمہ داران و کارکنان کو شیلڈیں دی گئیں۔

ڈویژنل تربیتی کنونشن کے پی کے

ایم ایس او کے پی کے کے زیر اہتمام ہزارہ ڈویژن کا تربیتی کنونشن 17/18 دسمبر بروز جمعرات جمعہ ہری پور میں منعقد ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ سردار مظہر، ناظم احباب مسلم شہزاد عباسی، دانش مراد، سابق امیر شوری ملک مظہر جاوید ایڈووکیٹ، مفتی تنویر احمد اعوان، راجہ وسیم، ناظم مالیات اعزاز الحق عباسی اور ناظم اطلاعات حنیف خان و دیگر نے مختلف عنوان پر خطاب کیا۔

بقیہ فلسفہ شیخ الہندؒ کی امین

ایم ایس او پاکستان تو ''رحماء بینھم'' کی عملی تفسیر پیش کرنا چاہتی ہے اور وقتاً فوقتاً اپنے پروگرامات میں مختلف سیاسی و مذہبی شخصیات کو ایک ہی وقت میں بلا کر یہ پیغام دینے کی کوشش کرتی ہے کہ وطن عزیز پاکستان کو مستحکم بنانے کے لیے ہمیں انگلیوں کی طرح منتشر افراد کو ملا کر ایک مکے کی طرح مضبوط ہونا پڑے گا تب جا کر وطن مضبوط ہوگا۔